شریف التواریخ

جلد سوم حصہ ششم

سید شریف احمد شرافت نوشاہی

ادارۂ معارفِ نوشاہیہ

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

تذکرۂ مشائخِ قادریّہ نوشاہیّہ

شیرازۂ اسرار

سیدی

جلد سوم

الموسوم بہ

تذکرۃ النّوشاہیّہ

حصہ ششم ملقب بہ

صحائف الاسرار

تالیف

سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی

پ ۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۷ء ف ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء

ادارۂ معارفِ نوشاہیّہ ساہن پال شریف گجرات پاکستان

Marfat.com

Marfat.com

جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب : شریف التواریخ جلد سوم موسوم بہ تذکرۃ النوشاہیہ حصہ ششم ملقب بہ صحائف الاسرار

مصنف : سید شریف احمد شرافت نوشاہی سجادہ نشین دربار نوشاہی ساہنپال شریف

سالِ تصنیف : ۱۳۹۱ھ ۱۹۷۱ء

ناشر : ادارہ معارفِ نوشاہیہ، ساہن پال شریف

مطبع : مطبعۃ المکتبۃ العلمیۃ لاہور

130500

تعداد : ۵۰۰ بار اوّل

تقطیع : ۱۸×۲۲/۸

خطاط : بخطِ مصنف

تاریخِ طبع ونشر : شعبان المعظم ۱۴۰۴ھ مئی ۱۹۸۴ء

صفحات : ۳۴۶

قیمت : ۵۰/- روپے

ملنے کے پتے

۱۔ ادارہ معارفِ نوشاہیہ : ساہن پال شریف ضلع گجرات

۲۔ ادارہ معارفِ نوشاہیہ : مکان ۱ مری سٹریٹ ۶ شالامار ٹاؤن لاہور

۳۔ ادارہ معارفِ نوشاہیہ : نوشاہی منزل محمدی پارک راجگڑھ لاہور

۴۔ رضا پبلی کیشنز : بازار داتا صاحب لاہور

۵۔ قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی منزل بازار نوشہ پیر پیراں منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ

۶۔ حکیم قدرت اللہ اقبال، نوشاہی منزل، ۸۹ بی غلام محمد آباد، فیصل آباد

Marfat.com
Marfat.com

سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی سجّادہ نشین درگاہ حضرت نوشہ گنج بخش ساہن پال شریف

پیش کردہ: حکیم قدرت اللہ اقبال نوشاہی یونانی فارمیسی ۸۹ بی غلام احمد آباد فیصل آباد

اور اس کتاب کی باقی چھ جلدیں بھی حسب خواہش ۱۹۸۴ء میں طبع ہو جائیں۔

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

منزل ما دور نیست

شریف التواریخ جلد سوم کا چھٹا حصہ آپ کے ہاتھ میں ہے گویا بلحاظِ مجلدات جلد سوم کے بارہ حصوں کی طباعت کا آدھا کام ختم ہوگیا ہے البتہ شریف التواریخ کے مسودات کے مجموعی صفحات ۸۸۸۴ میں سے اب تک ۵۹۵۵ صفحات چھپ چکے ہیں اور اسی طرح ہم نے یہ نصف راستہ پہلے ہی طے کر لیا تھا۔ اب ہماری منزل دور نہیں ہے۔

اگر دیکھا جائے تو پہلی دونوں جلدوں کی طباعت و اشاعت اپنی ضخامت کے اعتبار سے مشکل اور امتحان طلب تھی مگر کتاب کے مؤلف مرحوم نے اپنی پیرانہ سالی کے باوجود انہیں طبع کر کے جس جوان عزمی کا ثبوت دیا اس کی مثال نے ہمیں بھی ہمت عطا کی اور انکے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے شریف التواریخ کی بقیہ مجلدات کی طباعت کا سلسلہ باقاعدگی کے ساتھ جاری ہے۔

جناب مولانا محمد لطیف زار نوشاہی زید عزہ کی عمر بھی ایسی نہیں کہ وہ عکاس خانہ، چھاپہ خانہ اور جلد ساز کے ہاں بھاگ دوڑ کریں لیکن سلسلۂ نوشاہیہ اور سلسلۂ نوشاہیہ کی اِس تاریخ سے انہیں جو عشق ہے وہ انہیں ساری مشکلیں آسان دکھاتا ہے اور بحمد للہ وہ اس تعشق میں سرخرو ہیں۔ خدا ان کی اور دیگر معاونین و معطی حضرات کی عمر اور صحت میں برکت دے اور اس کتاب کی باقی چھ جلدیں بھی حسب خواہش ۱۹۸۴ء میں طبع ہو جائیں۔

Marfat.com
Marfat.com

کچھ فاضل دوستوں نے مشورہ دیا ہے کہ شریف التواریخ کی تیسری جلد کے بارہ حصوں کو جلد سوم، جلد چہارم، جلد پنجم ..... الخ کا شمارہ دے کر چھاپنا چاہیے تھا۔ اس طرح کتاب طلب کرنا آسان ہوتا۔ مگر ہم بوجوہ ایسا نہیں کر سکتے ہیں۔ اوّلاً مصنّف نے اسے اِسی ترتیب کے ساتھ مدوّن کیا ہے اور اُن کی فہارسِ آثار اور مراجع و مآخذ میں اسی ترتیب و تخصیص کے مطابق اندراج ہوا ہے۔ ثانیاً یہ تجویز اس وقت موصول ہوئی جب تیسری جلد کا پہلا اور دوسرا حصہ سابقہ ترتیب کے مطابق چھپ چکا تھا۔ لہٰذا درمیان میں اس ترتیب کو توڑنا معقول نہیں تھا۔

سیّد عارف نوشاہی

۱۰ مئی ۱۹۸۴ء

مادّہ ہائے تاریخ طبع

از سیّد خضر عباسی نوشاہی

تذکرہ الاولیاء

۱۴۰۴ھ

تاریخ بزرگان عالیہ نوشاہیہ

۱۹۸۴ء

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گذارشِ احوال

اللہ تعالےٰ عزّ اسمہٗ وجلّ شانہٗ کی ذاتِ مقدس کا بے حد و حساب شکر ہے کہ اُسنے اپنے فضل و کرم سے ہمیں اپنے محبوبِ پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلاموں اور نام لیواؤں میں پیدا فرمایا اور حضور سیدِ کونین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہِ لطف و رحمت کے طفیل ہماری ہر منزل میں دستگیری فرمائی اور ہر مرحلہ کو حل فرما کر ہر مشکل کو آسان بنادیا ہمارے جسم کا رونگٹا رونگٹا اگر زبان بن جائے اور دبِ کریم جل مجدہٗ کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے لگے تو زبانیں تھک جائینگی اور ہمتیں پست ہو کر رہ جائینگی مگر اس رحیم و رحمان کا کما حقہٗ شکر ادا نہیں ہو سکیگا بس یہ اسکا کرم ہے کہ وہ کرم کئے جارہا ہے اور ہماری زندگی کا سفینہ اسکی رحمت کے سہارے زندگی کے بحرِ ناپیدا کنار میں منزل کی طرف بڑھے چلا جارہا ہے طوفان اٹھتے ہیں حوادث آتے ہیں مگر رحمتِ خداوندی سہارا دئے جارہی ہے اور شفقتِ رحمۃ للعالمینی پشت پناہی کئے جارہی ہے جسکے باعث ہر مشکل آسان اور ہر دشوار گذار گھاٹی عبور ہو رہی ہے خداوندِ قدوس کے اس فضلِ عظیم اور لطفِ عمیم کا منہ بولتا ثبوت شریف التواریخ کی طباعت و اشاعت ہے یہ کتاب اب جس تیسری کے ساتھ منظرِ عام پر آرہی ہے اس سے میرے مذکورہ بالا عقیدہ کی صحیح ترجمانی ہے قارئین کرام کے پیشِ نظر جلد سوم کا یہ چھٹا حصہ ہے اور ہم اسکو بس غنیمت سمجھتے تھے کہ یہ حصہ ۱۹۸۴ء کے چھوٹے مہینے میں طباعت کی منازل سے گذر سکے لیکن ادارہ حسابِ زندگی ہے کی کتنی بڑی خوش نصیبی ہے کہ بفضلہٖ ابھی پانچواں مہینہ اپنے شباب سے نہیں ڈھلا ہے کہ چھٹا حصہ بینِ نگاہ شائقین ہو گیا ہے یہ کتنا بڑا

Marfat.com
Marfat.com

...ان رب کریم ہے اور اسپر مستزاد یہ کہ ہم پروردگار عالم کی رحمتوں اور
...بانیوں کے طفیل امید واثق رکھتے ہیں کہ شریف التواریخ جلد سوم کا ساتواں
...بھی اسکے فضل سے اس ماہ یعنی مئی ۱۹۸۲ء کے اختتام تک دستوں تک پہنچ
...جائیگا یہ رب رحمان و رحیم کا خاص فضل ہے جسکے سامنے ہم اپنی عبودیت کی
...ین ہمیشہ جھکی رہنے کی توفیق مانگتے ہیں

طباعت کی اس سرعت رفتار کا سہرا نامور سید رضا اللہ شاہ عارف نوشاہی
...م ظفر صاحبزادہ خانوادہ عالیہ نوشاہیہ کے سر ہے جنکی لگن امداں تھک
کوشش نے بات کہاں سے کہاں تک پہنچا دی ہے متزین و بے نقص طباعت
کے اہتمام کے ساتھ ساتھ انکی وجہ سے کتاب کے لکاس کو بھی تقویت ملی ہے اور
اخراجات کی مد میں ہم کافی حد تک مطمئن ہو گئے ہیں صاحبزادہ سید سعید الظفر نوشاہی
...ظلہ بھی فرائیمی زر میں کافی دلچسپی لیتے ہیں اور میرے محترم دوست حکیم قدرت اللہ قبال
نوشاہی فیصل آباد والے تو باقاعدگی کے ساتھ ہر حصہ کیلئے مبلغ دو ہزار روپے عطیہ دے رہے ہیں
چوہدری فضل الٰہی چک منڈی مرید کے والے نے بھی فون پر میرے ساتھ کچھ اچھی رقم فراہم کرنے
کا وعدہ کیا ہے اور میرے عزیز القدر محترم عبدالرزاق نے سعودی عرب سے مجھے خط لکھکر اس
کار خیر میں حصہ لینے کا یقین دلایا ہے انکے علاوہ حاجی قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی
منڈی مرید کے چوہدری محمد سعید ریٹائرڈ اکونٹس آفیسر میاں خوشی محمد ملازم محکمہ تعلیم نارنگ منڈی
چوہدری محمد اشرف ماڑگا ضلع سیالکوٹ ہر ایک نے مبلغ ایک سو روپے کا عطیہ دیا ہے
اور مولوی محمد شریف ابدال ضلع گوجرانوالہ کی طرف سے بھی وعدہ ہے رب کریم معطی حسنات کے حسن
عقیدت کو منظور فرمائے اور انکے اسم میں برکت عطا فرمائے بفضلہ و منہ

نوشاہی منزل محمدی پارک
گوجرہ لائلپور
دوشنبہ ۱۰ مئی ۱۹۸۲ء

محمد لطیف زار نوشاہی
خطیب مسجد غوثیہ گوجرہ لائلپور

Marfat.com
Marfat.com

روضہ اقدس حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش ؒ ساہن پال شریف

پیش کردہ: حکیم قدرت اللہ اقبال نوشاہی یونانی فارمیسی ۸۹ بی غلام محمد آباد فیصل آباد

Marfat.com
Marfat.com

سان رب کریم سے اور اسی پر مستزاد یہ کہ ہم پروردگار عالم کی رحمتوں اور

Marfat.com
Marfat.com

فہرست مضامین

کتاب صحائف الاسرار حصہ ششم از کتاب تذکرۃ النوشاہیہ جو کتاب شریف التواریخ کی تیسری جلد ہے تصنیف سید ابوالظفر شریف احمد شرافت نوشاہی برخورداری ساہنپالوی عافاہ اللہ تعالیٰ بطریق اجمال

	مقدمہ		۲
		الف	
۱	احمد بخش	مولانا سید احمد بخش برخورداری ساہنپالوی ؒ	۳
۲	آلہ الدین	فقیر آلہ الدین برقندازی لاہوری ؒ	۶
۳	آلہ داد	چودھری آلہ داد تارڑ ساہنپالوی ؒ	۱۱
۴	آلہی بخش	میاں آلہی بخش بچیاری نوشہروی ؒ	۱۳
۵	امام الدین	مولوی حافظ امام الدین روشن شاہی کھرلانوالہ ؒ	۱۵
۶	امام الدین	فقیر سید امام الدین اطہر بخاری برقندازی لاہوری ؒ	۲۸
		ب	
۷	بابر شاہ	فقیر مولانا بابر شاہ برقندازی پشاوری ؒ	۳۰
۸	برخوردار	مولانا برخوردار ولد ارث کوٹی ؒ	۳۱
۹	بہادر شاہ	بابا بہادر شاہ شمس والہ ؒ	۳۵
۱۰	بھرپور شاہ	بابا بھرپور شاہ دتو والہ ؒ	۳۹
		ت	
۱۱	پہلے خاں	میاں پہلے خاں چاریاری ؒ	۴۰

Marfat.com
Marfat.com

۱۲	پیر شاہ	بابا پیر شاہ جلالپوری رح	۴۱

ج

۱۳	جمعہ شاہ	بابا جمعہ شاہ لاہوری رح	۴۲
۱۴	جواہر شاہ	بابا جواہر شاہ لاہوری رح	۴۴

چ

۱۵	چراغ	میاں شاہ چراغ جھنگی والا رح	۴۷
۱۶	چراغ دین	فقیر چراغ دین برقندازی گوندلانوالیہ رح	۴۹
۱۷	چوغطے شاہ	بابا چوغطے شاہ کنگ بلگن والا رح	۵۰

ح

۱۸	حسن محمد	میاں حسن محمد لکھنوالی رح	۵۳
۱۹	حیات شاہ	میاں حیات شاہ نہر پانوی رح	۵۴
۲۰	حیدر شاہ	سید حیدر شاہ ناکھہ والا رح	۵۵

خ

۲۱	خدا بخش	میاں خدا بخش پنڈی والا رح	۵۶

س

۲۲	رمضان شاہ	سید رمضان شاہ بخاری فاضل شاہی لاہوری رح	۵۸
۲۳	روشن دین	میاں روشن دین شرقپوری رح	۵۹

س

۲۴	ساون شاہ	بابا ساون شاہ برقندازی راہول والا رح	۶۳
۲۵	سدے شاہ	بابا سدے شاہ روشن شاہی لاہوری رح	۶۷
۲۶	سلطان احمد	مولوی سلطان احمد فاروقی ددالوی رح	۶۸

Marfat.com
Marfat.com

۲۷	سلطان مست	میاں سلطان مست سپچیاری نوشہروی ح	۷۰
۲۸	سونے شاہ	بابا سونے شاہ فاضل شاہی لاہوری ح	۷۲

ش

۲۹	شاہ محمد	خواجہ شاہ محمد دہلوی ح	۷۳
۳۰	شاہ محمد	میاں شاہ محمد رسولپوری ح	۷۵
۳۱	شمس الدین	سید شمس الدین برخورداری دھلوالہ ح	۷۷
۳۲	شیر شاہ	سید شیر شاہ کرہالوی ح	۷۸

ع

۳۳	عبدالحکیم	بابا عبدالحکیم برقندازی پٹیالوی ح	۸۰
۳۴	عزیز الدین	حکیم فقیر سید عزیز الدین رضا بخاری برقندازی لاہوری ح	۸۱
۳۵	عطا محمد	حاجی عطا محمد جھنگی والہ ح	۹۷
۳۶	علم الدین	مولوی علم الدین کاتب بنڈی والہ ح	۱۰۰

غ

۳۷	غلام حسن	میاں غلام حسن انصاری برقندازی جالندہری ح	۱۰۱
۳۸	غلام حسن	فقیر غلام حسن برقندازی گوندلانوالیہ ح	۱۰۵
۳۹	غلام حسین	میاں غلام حسین برقندازی بڑھکی والہ ح	۱۰۷
۴۰	غلام حسین	فقیر غلام حسین برقندازی گوندلانوالیہ ح	۱۰۹
۴۱	غلام دین	میاں غلام دین ابدالوی ح	۱۱۰
۴۲	غلام رسول	سائیں غلام رسول برقندازی بڑھکی والہ ح	۱۱۱
۴۳	غلام محمد	سائیں غلام محمد برقندازی پوٹھوہاری ح	۱۲۰
۴۴	غلام محمد	میاں غلام محمد جھنگی ۱۱۰	

Marfat.com
Marfat.com

۴۵	غلام محمد	میاں غلام محمد قصوری ؒ	۱۲۳

ف

۴۶	فتح الدین	خلیفہ فتح الدین مجذوب برقندازی پوٹھوہاری ؒ	۱۲۴
۴۷	فضل شاہ	سید فضل شاہ مجذوب گردیزی لاہوری ؒ	۱۲۸
۴۸	فقیر اللہ شاہ	سید فقیر اللہ شاہ رضوی مشہدی برقندازی بدوملہی ؒ	۱۳۲

ق

۴۹	قادر بخش	مولانا قادر بخش مانوچک ؒ	۱۵۷
۵۰	قادر شاہ	سائیں قادر شاہ برقندازی کشمیری پوٹھوہاری ؒ	۱۵۹
۵۱	قُل احمد	مولانا حکیم سید حافظ قل احمد پاکدات نوشاہی ثانی ؒ	۱۶۰

ک

۵۲	کرم الدین	میاں کرم الدین برقندوزی بگوالی ؒ	۱۶۳
۵۳	کرم شاہ	میاں کرم شاہ گاجرگولیہ ؒ	۱۶۵
۵۴	کلیم اللہ	شیخ کلیم اللہ گجراتی ؒ	۱۶۶

گ

۵۵	گامے شاہ	میاں گامے شاہ برقندازی جمال پوری ؒ	۱۷۰
۵۶	گلو شاہ	بابا گلو شاہ کوہے کے ۱۱ ؒ	۱۷۲

ل

۵۷	لال شاہ	بابا لال شاہ گوجرپوری ؒ	۱۸۳

م

۵۸	ماہن شاہ	بابا ماہن شاہ ترسکوی ؒ	۱۸۵
۵۹	محمد	سید محمد برقندازی ؒ	۱۸۶

Marfat.com
Marfat.com

۶۰	محمد ابراہیم	مولانا خلیفہ محمد ابراہیم انصاری برقندازی جالندہری ؒ	۱۸۷
۶۱	محمد بخش	میاں محمد بخش برقندازی پاک پتنی ؒ	۱۹۵
۶۲	محمد بخش	میاں محمد بخش کوٹلی والہ ؒ	۱۹۷
۶۳	محمد جمیل	مولانا شیخ محمد جمیل جلالوی ؒ	۱۹۸
۶۴	محمد دین	میاں محمد دین شرقپوری ؒ	۲۰۴
۶۵	محمد شاہ محمد یار شاہ	مولانا مولوی محمد شاہ و محمد یار شاہ قریشی ؒ	۱۱۳
۶۶	محمد غوث	میاں محمد غوث وزیر آبادی ؒ	۲۱۶
۶۷	مستان شاہ	میاں مستان شاہ کشمیر والے	۲۱۷
۶۸	سکھن شاہ	سید سکھن شاہ برخوردار لاہوری ؒ	۲۲۲
۶۹	مولا شاہ	بابا مولا شاہ مجیٹھوی امرتسری ؒ	۲۲۴
۷۰	مہتاب دین	میاں مہتاب دین ڈھیوی ؒ	۲۳۲

(ن)

۷۱	نتھا	سائیں نتھا فاضل شاہی لاہوری ؒ	۲۳۳
۷۲	نظام الدین	شیخ نظام الدین سلیمانی گھنگوالی ؒ	۲۳۴
۷۳	نواب علی شاہ	حاجی الحرمین میاں نواب علی شاہ قندھاری ؒ	۲۳۶
۷۴	نور الدین	حکیم فقیر سید نور الدین بخاری برقندازی لاہوری ؒ	۲۵۱

و

۷۵	وارث علی شاہ	سید وارث علی شاہ حسینی بھاکھری جالندہری ؒ	۲۶۹

ہ

۷۶	ہیبے شاہ	بابا ہیبے شاہ لاہوری ؒ	۲۷۱
		کتابیات	۲۷۲
		خاتمہ - دستخط کاتب و مولف	۱۸۲

Marfat.com
Marfat.com

مفصل فہرست

مضامین کتاب صحائف الاسرار حصہ ششم از تذکرۂ نوشاہیہ

کہ جلد سوم ست از کتاب شریف التواریخ

از تصنیف

سید ابوالظفر شریف احمد شرافت نوشاہی برخوردار ری

ساہنپالوی عفا اللہ عنہ

مقدمہ ۲

الف

۱ - مولانا سید احمد بخش برخورداری ساہنپالوی رح ۳

دستخط انشائے خلیفہ 〃

دستخط انشائے ہرکرن 〃

دستخط سکندر نامہ ۴

دستخط کریما 〃

اولاد ۵

تاریخ وفات 〃

مدفن 〃

مادۂ تاریخ 〃

۲ - فقیر اکرالدین برقندازی لاہوری رح ۶

مدح و توصیف 〃

Marfat.com
Marfat.com

	مکتوب میاں احمد یار مُرالوی رح در عرض احوال خود	۶
۳ -	چودھری الٰہ داد "تارڑ" ساہنیالوی رح	۱۱
	حضرت بادشاہ عالیجاہ رح سے عقیدت راسخہ	〃
	گاؤں کا جنگ سے محفوظ رہنا	〃
	اولاد	۱۲
	تاریخ وفات	〃
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۴ -	میاں الٰہی بخش سیالوی نوشہروی رح	۱۳
	فوج خالصہ میں کمیدان ہونا۔	〃
	وقائع ۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۲ء	〃
	وقائع ۱۲۳۲ھ / ۱۸۱۷ء	۱۴
	وقائع ۱۲۳۳ھ / ۱۸۱۸ء	〃
	اولاد	〃
	تاریخ وفات	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۵ -	مولوی حافظ امام الدین روشن شاہی کھرلانوالہ رح	۱۵
	چلہ نشینی	〃
	عملیات	〃
	ترکیب رکوۃ سورۂ یٰسٓ خب کے لئے	〃

Marfat.com
Marfat.com

شعرگوئی	۱۶
علمی مقالہ	〃
جوازِ سماع و وجد	〃
اولاد	۲۲
یارانِ طریقت	۲۳
تاریخِ وفات	۲۴
مدفن	〃
عرس	〃
مادۂ تاریخ	〃
مختصر تذکرہ اولادِ مولوی حافظ امام الدین کھرلانوالہ	۲۵
شجرۂ فقرائے مولوی حافظ امام الدین کھرلانوالہ	۲۷
۶ - فقیر سید امام الدین اظہر بخاری ہرتفندازی لاہوری	۲۸
تاریخ ولادت	〃
تولیتِ قلعہ گوبند گڑھ	〃
محافظتِ خزائن	〃
شاعری	۲۹
فقیر سید امام الدین اظہر معاصرین کی نظر میں	〃
اولاد	〃
تاریخ وفات	〃
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃

Marfat.com
Marfat.com

ب

۷۔ تقریر مولانا بابر شاہ برقندازی پشاوری رح ۳۰

دستخط کتاب پشتو ″

۸۔ مولانا برخوردار وارثکوٹی رح ۳۱

اولاد ″

مدفن ″

مختصر تذکرہ اولاد مولانا برخوردار وارثکوٹی رح ۳۲

۹۔ بابا بہادر شاہ شمس والی رح ۳۵

تاریخ ولادت ″

خلوت ″

حرارتِ عشق ″

توکل علی اللہ ″

کرامات ۳۶

ایک سکھ کو عہدہ سے معزول کرنا ″

بکری کا تین سال تک شیر دار رہنا ″

سکھوں کا مطیع ہونا ″

یارانِ طریقت ″

تاریخ وفات ۳۷

مدفن ″

مادہ تاریخ ″

شجرۂ نسب بابا بہادر شاہ شمس والی رح ۳۸

Marfat.com
Marfat.com

۱۰۔ بابا بھرپور شاہ دلّوالہ رح ۳۹

مختصر تذکرہ اولادِ بابا بھرپور شاہ ″

پ

۱۱۔ میاں پہلے خاں چاریاری رح ۴۰

نیاز نامہ کی تحریر ″

۱۲۔ بابا پیر شاہ جلالپوری رح ۴۱

یارانِ طریقت ″

مدفن ″

شجرۂ فقرائے بابا پیر شاہ جلالپوری رح ″

ج

۱۳۔ بابا جمعہ شاہ لاہوری رح ۴۲

ابتدائی حالات ″

سکونت ″

یارِ طریقت ″

تاریخِ وفات ″

مدفن ۴۳

۱۴۔ بابا جواہر شاہ لاہوری رح ۴۴

واقعۂ بیعت ″

تولیتِ درگاہِ شاہ کنٹھ ″

حلیہ و لباس ۴۵

اولاد ″

Marfat.com
Marfat.com

یارانِ طریقت	۴۵
تبرکات	〃
تاریخ وفات	〃
مادۂ تاریخ	〃
مختصر تذکرہ اولادِ بابا جواہر شاہ رح	〃
شجرۂ فقرائے بابا جواہر شاہ رح	۴۶
ج	
۱۵۔ میاں شاہ چراغ جھنگی والا رح	۴۷
عبادت و ریاضت	〃
اولاد	〃
تاریخِ وفات	〃
مادۂ تاریخ	۴۸
مختصر تذکرہ اولادِ شاہ چراغ جھنگی والا رح	〃
۱۶۔ فقیر چراغ دین برقنداز کی گولہ لانوالیہ رح	۴۹
قابلیت	〃
یارِ طریقت	〃
۱۷۔ بابا چوغطے شاہ کنگ بلگن والا رح	۵۰
خدماتِ شیخ	〃
عطائے خلافت	〃
رعبِ ولایت	〃
کرامات	۵۱

Marfat.com
Marfat.com

کشفِ کونی ۵۱

آپ کی بکریوں کا احترام 〃

یارانِ طریقت ۵۲

مدفن 〃

شجرۂ فقرائے باباچوغطے شاہ کنگ بلگن والا رح 〃

ح

۱۸۔ میاں حسن محمد لکھنوالی رح ۵۳

اولاد 〃

۱۹۔ میاں حیات شاہ تھریالوی رح ۵۴

اولاد 〃

یارِ طریقت 〃

تاریخِ وفات 〃

مادہ تاریخ 〃

شجرۂ اولادِ میاں حیات شاہ رح 〃

۲۰۔ سید حیدر شاہ ماکھ والا رح ۵۵

اولاد 〃

مدفن 〃

خ

۲۱۔ میاں خدا بخش پنڈی والا رح ۵۶

ادب و خدمتِ شیخ 〃

وجد و ذوق 〃

Marfat.com
Marfat.com

	اولاد	۵۶
	تاریخ وفات	۵۷
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃
	س	
۲۲ -	سید رمضان شاہ بخاری فاضل شاہی لاہوری ؒ	۵۸
	اولاد	〃
	تاریخ وفات	〃
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۲۳ -	میاں روشن دین تھرپارکری ؒ	۵۹
	اولاد	〃
	تاریخ وفات	〃
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃
	مختصر تذکرہ اولادِ میاں روشن دین تھرپارکری ؒ	〃
	تھرپارکر	۶۱
	س	
۲۴ -	بابا ساون شاہ برقندازی راہوں والے ؒ	۶۳
	واقعہ بیعت و تعلیم	〃
	مجاہدات و ریاضات	〃

Marfat.com
Marfat.com

	کرامات	۶۳
	بارش کا بند ہونا	〃
	مغویہ عورت کا واپس آنا	۶۴
	عملیات	〃
	چیل کو بلانا	〃
	یارانِ طریقت	〃
	مدفن	〃
	آبادی راہیوں کا تذکرہ	۶۵
	شجرۂ فقرائے بابا ساون شاہ راہیوں والا رح	۶۶
۲۵ -	بابا سندے شاہ روشن شاہی لاہوری رح	۶۷
	یارانِ طریقت	〃
	تاریخِ وفات	〃
	مدفن	〃
	مادہ تاریخ	〃
۲۶ -	مولوی سلطان احمد فاروقی وڈالوی رح	۶۸
	دستخط یوسف زلیخا (حاشیہ)	〃
	دستخط دارالشفا (حاشیہ)	〃
	دستخط اسرار قادر	۶۹
	دستخط شمس العارفین	〃
	اولاد	〃
۲۷ -	میاں سلطان مست پچیاری نوشہروی رح	۷۰

Marfat.com
Marfat.com

	اولاد	۷۰
	تاریخ وفات	//
	مادۂ تاریخ	//
	شجرۂ تعلق میاں سلطان مست نوشہروی رح	۷۱
۲۸۔	بابا سونے شاہ فاضل شاہی لاہوری رح	۷۲
	سکونت	//
	تکیہ سبحان شاہ والا واقعہ موضع اچھرہ	//
	زمانہ حیات	//
	نش	
۲۹۔	خواجہ شاہ محمد دہلوی رح	۷۳
	واقعہ بیعت	//
	ریاضت و مجاہدہ	//
	درگاہِ سلیمانیہ کی مجاورت	۷۴
	یارِ طریقت	//
	مدحیہ اشعار	//
	وفات	//
۳۰۔	میاں شاہ محمد رسول پوری رح	۷۵
	بیعتِ طریقت	//
	اولاد ہونے کی دعا دینا	//
	اولاد	//
	تاریخ وفات	//

Marfat.com
Marfat.com

	مدفن	۷۵
	وفات نامہ	۷۶
	مادۂ تاریخ	"
۳۱ -	سید شمس الدین برخورداری دھلوالہ	۷۷
	دستخط دلائل الخیرات	۶
	اولاد	۵
	تاریخ وفات	"
	مدفن	"
	مادۂ تاریخ	"
۳۲ -	سید شیر شاہ کرہالوی رح	۷۸
	ذکر الٰہی	۰
	سخاوت	۰
	کرامات	۰
	دولتمندی کی دعا	"
	تصرف	"
	یارانِ طریقت	۷۹
	تاریخِ وفات	"
	مدفن	"
	مادۂ تاریخ	"
	شجرۂ نسب سید شیر شاہ کرہالوی رح	۰

Marfat.com
Marfat.com

ع

۳۳ - بابا عبدالحکیم برقندازی پٹیالوی رح مدفن ۸۰

۳۴ - حکیم فقیر سید عزیز الدین رضا بخاری برقندازی لاہوری رح ۸۱

تاریخ ولادت "

تحصیل علوم "

مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دربار میں اعزاز یابی "

حکومت گجرات ۸۲

اخلاق و عادات "

کتابی شوق ۸۳

تصنیفات ۸۴

دیوان آزاد "

روزنامچہ فقیر سید عزیز الدین "

بیاض متعلقہ ختم شریف غوثیہ "

شعر گوئی ۸۵

شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی "

بدیہہ گوئی "

معما طرازی "

معمار چیستان تیغ یا شمشیر "

معمائے قوس "

معمائے کمان "

Marfat.com
Marfat.com

معمائے شیر	۸۷
مکتوبات	〃
مکتوب بنام سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات برخورداری ؒ	〃
مکتوب بنام پیر قلندر شاہ قریشی ؒ	۸۸
مکتوباتِ احباب بنام فقیر سید عزیز الدین ؒ	〃
مکتوب مولانا احمد الدین گنگوی ؒ	〃
مکتوب بصنعت غیر منقوط	۹۰
مکتوب پیر مراد شاہ بن کرم شاہ قریشی ؒ	〃
مکتوب پیر قلندر شاہ قریشی ؒ	۹۱
مکتوب پیر سکندر شاہ قریشی ؒ	〃
فقیر سید عزیز الدین حور عین کی نظر میں	۹۲
اولاد	۹۴
تاریخ وفات	۹۵
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
مختصر تذکرہ اولادِ فقیر سید عزیز الدین بخاری ؒ	۹۶
۳۵۔ حاجی عطا محمد جھنگی والا ؒ	۹۷
عبادت	〃
حج بیت اللہ شریف	〃
سماع اور وجد	〃
اولاد	۹۸

Marfat.com
Marfat.com

یارانِ طریقت ۹۸

مدفن ″

شجرہ فقرائے حاجی عطا محمد جھنگی والا رح ۹۹

۳۶۔ مولوی علم الدین کاتب بنڈی والا رح ۱۰۰

دستخط کریما ″

غ

۳۷۔ میاں غلام حسن انصاری برقندازی جالندھری رح ۱۰۱

ریاضات ″

کرامات ″

متعدد مکانات میں ظہور ″

طعام بڑھ جانا ۱۰۲

یارانِ طریقت ″

تاریخ وفات ۱۰۳

مدفن ″

مادہ ہائے تاریخ ″

شجرۂ فقرائے میاں غلام حسن جالندھری رح ۱۰۴

۳۸۔ فقیر غلام حسن برقندازی گوندلانوالیہ رح ۱۰۵

عہدہ داری ″

مکتوب بنام میاں غلام محی الدین

۳۹۔ میاں غلام حسین برقندازی بڑھکی والا رح ۱۰۷

فن کتابت

Marfat.com
Marfat.com

	ایک شخص کو بددُعا	۱۰۷
	یارانِ طریقت	۱۰۸
	مدفن	〃
۴۰ -	فقیر غلام حسین برقندازی گوندلانوالیہ رح	۱۰۹
	تجدیدِ جاگیر	〃
	سندِ جاگیر	〃
۴۱ -	میاں غلام دین ابدالوی رح	۱۱۰
	اولاد	〃
	مدفن	〃
	مختصر تذکرہ اولادِ میاں غلام دین ابدالوی رح	〃
۴۲ -	سائیں غلام رسول برقندازی بڑھکی والا رح	۱۱۱
	تعلیم و اخلاق	〃
	بزرگوں کی زیارتیں	〃
	ذوق و شوق	〃
	مریدوں پر شفقت	۱۱۲
	کرامات	۱۱۳
	سگ گزیدہ مویشیوں کا شفا پانا	〃
	ایک شخص کو قید سے بچانا	〃
	اولاد	۱۱۴
	مکتوب سائیں سید رسول بڑھکی والا	۱۱۵
	یارانِ طریقت	۱۱۷

Marfat.com
Marfat.com

واقعہ وفات	۱۱۸
تاریخ وفات	〃
مدفن	۱۱۹
مادۂ تاریخ	〃
۴۳۔ سائیں غلام محمد برقندازی پوٹھوہاری رح	۱۲۰
واقعہ بیعت۔	〃
چلہ کشی	〃
مدفن	〃
۴۴۔ میاں غلام محمد جھنگی والا رح	۱۲۱
معمولات	〃
علم کا فیض دینا	〃
تحریر کتب	۱۲۲
اولاد	〃
یارانِ طریقت	〃
مدفن	〃
۴۵۔ میاں غلام محمد ترقپوری رح	۱۲۳
تاریخ ولادت	
اخلاق و عادات	〃
کرامت	〃
اولاد	۱۲۴
یارانِ طریقت	

Marfat.com
Marfat.com

تبرکات	۱۲۴
تاریخِ وفات	〃
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
مختصر تذکرہ اولاد میاں غلام محمد شرقپوری رح	۱۲۵
مکتوب میاں سلامت علی تنویر شرقپوری	〃

ف

۴۶ - خلیفہ فتح الدین محبذوب سرفندازی پوٹھوہاری رح	۱۲۷
سر کی خدمات	〃
اولاد پیدا ہونے کی دعا	〃
اولاد	〃
مدفن	〃
۴۷ - سید فضل شاہ مجذوب گردیزی لاہوری رح	۱۲۸
تعلیم	〃
عینک سازی	〃
بیعتِ طریقت	〃
خدماتِ شیخ اور استفاضہ روحانی	۱۲۹
امامتِ مسجد	〃
حالتِ جذب و سُکر	〃
لوہاری منڈی میں نشست	۱۳۰
چوک دُرِ عدن میں بیٹھنا	〃

130500

Marfat.com
Marfat.com

باغچہ سرکار میں بیٹھک	۱۳۰
بادشاہوں اور امیروں وزیروں کی عقیدت مندی	״
طرزِ معاشرت	۱۳۱
سماع	۱۳۳
حلیہ	״
کرامات	״
روشن ضمیر ہونا	״
ایک انگریز کا مسلمان ہونا	۱۳۴
راجہ دینا ناتھ کو منصب دیوانی ملنا	״
راجہ دینا ناتھ کو جاگیر ملنا	۱۳۵
مہاراجہ رنجیت سنگھ کو فتح کی دعا	۱۳۶
چودھری رسل وائیں کو دولتمندوں کی دعا	״
ایک معاند کا سزا پانا	״
راجہ ہیرا سنگھ کے قتل کا اشارہ	۱۳۷
مہاراجہ رنجیت سنگھ کے انتقال کا اشارہ	״
ایک کنجر کو سزا	״
وفات کے بعد کرامت	۱۳۸
ارشادات	״
سید فضل شاہ مجذوب لاہوری، مؤرخین کی نظر میں	״
اہلیہ اور اولاد	۱۴۰
یاران طریقت	״

Marfat.com
Marfat.com

تبرکات	۱۴۲
واقعہ وفات	〃
تجہیز وتکفین	۱۴۳
تاریخ وفات	〃
مدفن	۱۴۴
کتبہ مزار	〃
مادۂ تاریخ	〃
عرس مبارک	〃
۴۸۔ سید فقیر اللہ شاہ رضوی مشہدی تفنگ اندازی بدو ملہی والے	۱۴۶
تاریخ ولادت	〃
عبادت وکمالات	〃
معمولات ۔ اوراد وظائف	۱۴۷
ختم شریف غوثیہ	۱۴۸
گیارہویں شریف اور لنگر کا اہتمام	۱۵۱
حلیہ ولباس	〃
کرامت	〃
اولاد	۱۵۲
یارانِ طریقت	〃
مدحیات	۱۵۳
تاریخ وفات	۱۵۵
مدفن	〃

Marfat.com
Marfat.com

مادۂ تاریخ	۱۵۵
مختصر تذکرہ اولاد سید فقیر اللہ شاہ بدوملہی رح	۱۵۶
شجرہ فقرائے سید فقیر اللہ شاہ بدوملہی رح	〃

ق

۴۹۔ مولانا قادر بخش مانوچک رح	۱۵۷
دستخط صلوٰۃ مسعودی	〃
اولاد	۱۵۸
مدفن	〃
۵۰۔ سائیں قادر شاہ برقندازی کشمیری پوٹھوہاری رح	۱۵۹
۵۱۔ حضرت مولانا حکیم سید حافظ قل احمد پاکدرت نوشاہۂ ثانی سرخوردلاری سیالوی رح	۱۶۰
تصنیفات	〃
تحریر کتب	۱۶۱
دستخط قرآن مجید	〃
حضرت مولانا سید حافظ قل احمد نوشاہۂ ثانی مورخوں کی نظر میں	〃
اولاد	۱۶۳
تاریخ وفات	〃
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃

ل

۵۲۔ میاں کرم الدین برقندازی بگوالی رح	۱۶۴
آداب شیخ	〃

Marfat.com
Marfat.com

	عبادت	۱۶۳
	ایک چشتی بزرگ کی پیشگوئی	〃
	فقر کی تلقین	〃
	یارانِ طریقت	۱۶۴
	تاریخِ وفات	〃
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۵۳۔	میاں کرم شاہ گجرکولیہ رح	۱۶۵
	وحدکرانا	〃
	بوھڑ کو سیدھا کرنا	〃
	اولاد	〃
	یارانِ طریقت	〃
	مدفن	〃
۵۴۔	شیخ کلیم اللہ گجراتی رح	۱۶۶
	پیرانِ طریقت سے عقیدت	〃
	سادگی کے واقعات	〃
	سکھ تجھے کھاتا تو نہیں	〃
	اللہ اور رسول کا نام	۱۶۷
	مسلمان ہونا	〃
	جی بھی کہہ کہتا ہوں	〃
	غوثوں قطبوں کی بیٹیاں	۱۶۸

Marfat.com
Marfat.com

روپوں کی ٹنڈ ۱۶۹

یادِ طریقت "

تاریخِ وفات "

مادۂ تاریخ "

گ

۵۵۔ میاں گامے شاہ برتنداری جمال وری رح ۱۷۰

ریاضت و مجاہدہ "

مطالعۂ کتب "

اولاد "

یادِ طریقت "

تاریخ وفات "

مدفن ۱۷۱

مادۂ تاریخ

مختصر تذکرہ اولادِ میاں گامے شاہ جمال پوری رح "

۵۶۔ بابا ہلونا شاہ لوریکے والا رح

واقعہ بیعت

آدابِ شیخ

خدماتِ مرشد

رقص کا عجیب مظاہرہ

خدمتِ خلق

وفات

Marfat.com
Marfat.com

صفائے باطن کا تاثر	۱۷۵
کپڑا بُننے کا نیا انداز	〃
وفات کے بعد کرامت	〃
شکاری کا سزا پانا	〃
بابا گلوشاہ مورخین کی نظر میں	۱۷۶
یارانِ طریقت	۱۷۸
واقعۂ وفات	۱۷۹
تاریخِ وفات	〃
مدفن	۱۸۰
مادۂ تاریخ	〃
میلہ شریف	〃
شجرۂ فقرائے بابا گلوشاہ کوریکے والے ح	۱۸۲

ل

۵۷۔ بابا لال شاہ گوجرطوری ح	۱۸۳
ارشادِ والا	〃
اولاد	〃
یارانِ طریقت	〃
تاریخِ وفات	۱۸۴
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃

Marfat.com
Marfat.com

م

۵۸۔ بابا ماہن شاہ ترسکوی ؒ ۱۸۵

وفات کے بعد دوبارہ ظہور "

تاریخ وفات "

مدفن "

مادۂ تاریخ "

۵۹۔ سید محمد برقندازی ؒ ۱۸۶

۶۰۔ مولانا خلیفہ محمد ابراہیم انصاری برقندازی جالندھری ؒ ۱۸۷

شجرہ بیعت "

حقایق علمی "

تصنیفات "

گلزار معانی ۱۸۸

کلید گنج الاسرار ۱۸۹

معترفین کمالات ۱۹۰

شاگردان رشید ۱۹۱

یاران طریقت ۱۹۳

تاریخ وفات ۱۹۴

مدفن "

مادۂ تاریخ "

۶۱۔ میاں محمد بخش برقندازی پاک پتنی ؒ ۱۹۵

پوتھوہار میں سلسلہ ارشاد "

Marfat.com
Marfat.com

	سفر کا معمول	۱۹۵
	فقیرانہ بھنڈارہ	〃
	ندرت سے کنارہ کش ہونے کی نصیحت	۱۹۶
	اولاد	〃
	یارانِ طریقت	〃
	مدفن	〃
۶۲۔	میاں محمد بخش کوٹلی والے رح	۱۹۷
	کوٹلی شہبانی میں سکونت	〃
	یارانِ طریقت	〃
	مدفن	〃
۶۳۔	مولانا شیخ محمد جمیل جلالوی رح	۱۹۸
	تاریخ ولادت	〃
	اخلاق	〃
	وظیفہ تسبیح	〃
	کرامات	〃
	جنات کا مسخر ہونا	〃
	آسیب دور ہونا	۱۹۹
	قاتل کا رحم ہونا	〃
	قلب ذاکر کرنا	〃
	مشی کا شیریں ہونا	۲۰۰
	بارش ہونا	〃

Marfat.com
Marfat.com

	دریا سے پایاب گذرنا	۲۰۰
	وفات کے بعد کرامت	〃
	ذکر کے طریقے بتانا	〃
	نقشبندیہ فیض	۲۰۱
	یارانِ طریقت	〃
	مدحیات	〃
	تاریخ وفات	۲۰۳
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۶۴۔	میاں محمد دین ترقیوری رح	۲۰۴
	تاریخِ ولادت	〃
	تعلیم	〃
	بیعتِ طریقت	〃
	خلوت نشینی	〃
	معمولات	۲۰۵
	اذکار و افکار	〃
	اشعار خوانی	〃
	زیارتِ مشائخ	〃
	سماع و وجد	۲۰۶
	ارشادات	〃
	معترفینِ کمالات	۲۰۷

Marfat.com
Marfat.com

	بیویاں اور اولاد	۲۰۸
	یارانِ طریقت	〃
	تاریخِ وفات	۲۱۰
	مدفن	〃
	قطعہ تاریخ	〃
	شجرۂ اولاد دختری میاں محمد دین ترقیوری رح	۲۱۱
۶۵ -	مولانا مولوی محمد شاہ و محمد ماہ قریشی نوشہروی رح	۲۱۳
	نسب نامہ	〃
	وطن اور سکونت	〃
	کرامت 〃	۲۱۴
	شجرہ اولاد مولوی محمد شاہ قریشی نوشہروی رح	〃
۶۶ -	میاں محمد غوث وزیر آبادی رح	۲۱۶
	قدم نبوی کی سند شریف	〃
۶۷ -	سائیں مستان شاہ کلیر والے رح	۲۱۷
	واقعہ توبہ	〃
	مجاورت درگاہِ رحمانیہ اور عطائے خلافت	〃
	کرامات	〃
	دشمن کا سزا پانا	۲۱۸
	مخالف کو سزا ملنا	〃
	اولاد	〃
	یارانِ طریقت	〃

Marfat.com
Marfat.com

	واقعہ وفات	۲۱۹
	تاریخِ وفات	〃
	مدفن	۲۲۰
	مادۂ تاریخ	〃
	شجرۂ اولادِ سائیں مستان شاہ کلیر والے رح	〃
	شجرۂ فقرائے سائیں مستان شاہ کلیر والے رح	۲۲۱
۶۸۔	حضرت سید مکھن شاہ برخورداری لاہوری رح	۲۲۲
	مولانا آزاد سے تعلقات	〃
	اولاد	〃
	تاریخ وفات	۲۲۳
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۶۹۔	بابا مولا شاہ مجیٹھوی امرتسری رح	۲۲۴
	ولادت۔ تربیت۔ بیعت۔ سکونت	〃
	تصنیفات	۲۲۵
	قصہ شبنو گھائل	〃
	خاتمہ کتاب و حالاتِ مصنف (قصہ مذکور)	۲۲۷
	باراں ماہ دکافیاں	۲۲۸
	در صفتِ توشہ	۲۳۰
۷۰۔	میاں مہتاب دین دھیوی رح	۲۳۲
	ایک بے ادب کا سزا پانا	

Marfat.com
Marfat.com

	سیدہ فاطمہ زہرا رضؓ کی غلامی	۲۳۲
	ن	
۷۱ -	سائیس منتھا فاضل شاہی لاہوری رح	۲۳۳
	درگاہِ فاضل شاہی کی تولیت	〃
	اولاد	〃
۷۲ -	شیخ نظام الدین سلیمانی کھنگوالی رح	۲۳۴
	اولاد	〃
	تاریخ وفات	〃
	مدفن	〃
	قطعہ تاریخ از مولوی نجم الدین شائق دربرآبادی رح	〃
	منہ	۲۳۵
	دیگر از مولوی محمد حفیظ قریشی عباسی جوکالوی رح	〃
۷۳ -	حاجی الحرمین میاں نواب علی شاہ سندربوری رح	۲۳۶
	ریاضت و مجاہدہ	〃
	حجرہ نشین ہونا	〃
	آداب شناسی	۲۳۷
	حضرت نوشاہ عالیجاہ رح کی اولاد کا احترام	〃
	اخلاق و عادات	〃
	درویشوں کا لباس	۲۳۸

Marfat.com
Marfat.com

کھاری کنوؤں کا میٹھا بن جانا	۲۳۹
فیضانِ رسالت	〃
گھوڑی کی عمر بدل جانا	〃
ایک مرید کو جن سے بچانا	۲۴۰
اولاد	〃
یارانِ طریقت	〃
مدحیہ اشعار	۲۴۶
تاریخِ وفات	۲۴۷
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
مختصر تذکرہ اولاد میاں نواب علی شاہ سندربوری رح	۲۴۸
شجرۂ فقرائے میاں نواب علی شاہ سندربوری رح	۲۴۹
۶۴۔ حکیم فقیر سید نورالدین بخاری برقندازی لاہوری رح	۱۵۱
تاریخِ ولادت	〃
امارت و فقری	〃
طبی کمالات	〃
سجادگی و خلافت	۲۵۲
باغ فقیر نورالدین	〃
شاہ شرف کے مزار کی تعمیر	۲۵۳
تصنیفات	
دیوان منور	

Marfat.com
Marfat.com

تاریخِ کوہِ نور	۲۵۴
نسیار نامہ اہلِ بیت	〃
فقیر سید نورالدین بخاری رح مؤرخین کی نظر میں۔	۲۵۵
اولاد	۲۵۷
فقیر خاندان کے نوادر	۲۵۸
تاریخِ وفات	۲۶۴
مدفن	〃
قطعہ تاریخ از مفتی مرزا محمد تقی پشاوری رح	〃
قطعہ تاریخ از مفتی غلام سرور لاہوری رح	۲۶۷
قطعہ تاریخ از مولانا فیض اللہ لاہوری رح	〃
مختصر تذکرہ اولاد خلیفہ فقیر سید نورالدین لاہوری رح	۲۶۸
انتساب	〃
۷۵۔ سید وارث علی شاہ بھاکھری جالندھری رح	۲۶۹
نمازِ تہجد	〃
ذکرِ کبیر	〃
پاس انفاس	〃
مراقبہ اسم ذات	۲۷۰
تصنیف	〃
اولاد	〃
۷۶۔ بابا ہیبے شاہ لاہوری رح	۲۷۱
زمانہ حیات	〃
کتابیات ۲۷۲ خاتمہ ۲۵۲ دستخط ۲۰۰	

Marfat.com
Marfat.com

شریف التواریخ

جلد سوم موسوم بہ

تذکرۃ النوشاہیہ

حصہ ششم

الملقب بہ

صحائف الاسرار

اس میں

اُن حضرات کا ذکر ہے جو حضرت نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہٗ

کے سلسلہ بیعت میں چھٹی پشت مرید ہیں۔ بترتیب حروف تہجی لکھے گئے ہیں

از تصنیف

احقر العباد فقیر ابوالظفر سید شریف احمد شرافت نوشاہی رحمۃ اللہ

عافاہ اللہ تعالیٰ

مقیم سابنمال شریف تحصیل ہالیہ ضلع گجرات

Marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین۔ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین۔

اس سے پہلے کتاب شریف التواریخ کی تیسری جلد موسوم بہ تذکرۃ النوشاہیہ کے پانچ حصے لکھے جا چکے ہیں۔ اب یہ چھٹا حصہ بنام صحائف الاسرار ناظرین کے پیش نظر ہے۔ اس میں اُن حضرات کے حالات درج ہیں۔ جو سلطان الاولیاء برہان الاصفیا۔ فخر الانام۔ شیخ الاسلام حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ العزیز کے سلسلہ عالیہ میں چھٹی پشت مرید ہیں۔ ان کے حالات بترتیب حروف تہجی تحریر کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے برکات سے متمتع و مستفیض فرماوے۔ آمین۔ ھوا اللہ المعین۔

ساہن پال شریف۔ ضلع گجرات
منگلوار ۲۰ ذیقعد ۱۳۹۱ھ
۲۱ دسمبر ۱۹۷۱ عیسوی
۶ پوہ ۲۰۳۸ بکرمی

سید شریف احمد شرافت نوشاہی
اصلح اللہ حالہ ومآلہ۔

Marfat.com
Marfat.com

الف

(۱)

احمد بخش

مولانا سید احمد بخش برخورداری سانپیالوی رح

فرزند ارجمند سید اللہ دتہ صاحب دھلوالہ اپنے دادا صاحب سید فتح الدین بن سید محمد عظیم صاحب نوشاہی برخورداری رح کے مرید و خلیفہ تھے۔

آپ کے حالات کتاب شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے دوسرے طبقہ کے ساتویں باب میں گذر چکے ہیں۔ یہاں آپ کے چند علمی کارنامے یعنی کتابوں کی تحریر اور ان کے دستخط نقل کئے جاتے ہیں۔

(۱)

دستخط انشائے خلیفہ | "صورت تمامیت رسید بوقت ظہر تمام شد بعون اللہ من تصنیف برگزیدہ ایزد جہان آفرین خلیفہ شاہ محمد تاریخ نہم ربیع الاول ۱۲۳۸ھ بید احقر العباد فقیر حقیر پر تقصیر بندہ احمد بخش در مکان نزہت نشان موضع دھل[1] تعلقہ کھڑی وکریالی ایں تمام شد۔ جامع القوانین تحریر نمود۔"

دستخط انشائے ہرکرن | "تمت ھذا النسخۃ المیمونۃ المبارکۃ الھرکرن بوقت زوال دست خط فقیر حقیر احمد بخش نبیرہ حضرت نوشہ صاحب تاریخ یازدہم شہر رمضان المبارک ۱۲۳۹ھ۔

---

[1] سید احمد بخش رح کبھی کبھی موضع دھل متصل راہیاں علاقہ سرائے عالمگیر ضلع گجرات میں بھی رہتے تھے۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

ے

قاریا برمن مکن زجر وعتاب　　من نوشتم آنچہ دیدم درکتاب

ے

ہرکہ خواند دعا طمع دارم　　زانکہ من بندۂ گنہ گارم "

حاشیہ پر یہ لکھا ہے۔

" بدستخط فقیر احمد بخش از بنائر قدوۃ الواصلین زبدۃ العارفین ہادی فی سبیل اللہ حضرت میانصاحب میاں عصمت اللہ غفرا اللہ لہٗ "

(۳)

دستخط سکندر نامہ | " باتمام رسانید توفیق ایزد منان واعانت خالق سبحان نسخہ متبرکہ سکندر نامہ من تصنیف حضرت نظام الدین گنجوی قدس سرہٗ بروز سہ شنبہ بوقت چاشت تاریخ بیست یکم شہر شعبان نیل الامانی والآمال ۱۲۵۱ھ بدستخط فقیر حقیر احمد بخش نبیرہ قدوۃ الواصلین زبدۃ العارفین حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری قدس اللہ سرہ العزیز

ے

ہرکہ خواند دعا طمع دارم　　زانکہ من بندۂ گنہ گارم

ے

قاریا برمن مکن زجر وعتاب　　من نوشتم آنچہ دیدم درکتاب "

(۴)

دستخط کریما | " تمام شد کتاب پند نامہ روز یکشنبہ تصنیف حضرت شیخ سعدی شیرازی قدس سرہ بتاریخ بیست دویم ماہ ربیع ثانی ۱۲۵۶ھ دستخط فقیر حقیر احمد بخش برائے پاسخاطر برخوردار غلام حسن تحریر یافتہ اللہ تعالیٰ نصیب کناد "

ے

قاریا برمن مکن زجر وعتاب　　من نوشتم آنچہ دیدم درکتاب "

Marfat.com
Marfat.com

اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند حافظ غلام محمد تھے۔ جو لاولد فوت ہوئے۔

تاریخ وفات | سید احمد بخش کی وفات آٹھویں محرم ۱۲۷۴ھ ایکہزار دو سو چوہتر ہجری مطابق انتیسویں اگست ۱۸۵۷ء ایکہزار آٹھ سو ستاون عیسوی میں بعہد سلطنت ابوالظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر بن اکبر شاہ ثانی بادشاہ دہلی ہوئی۔ سنہ بائیسواں جلوسی تھا۔

اُسوقت انگریزوں کی طرف سے ہندوستان کا گورنر جنرل لارڈ کیننگ تھا۔ اُسوقت اُس کی گورنری کا تیسرا سال تھا۔

مدفن | آپ کا مزار، گورستانِ نوشاہیہ۔ ساہنپال شریف۔ ضلع گجرات میں ہے۔

ماده تاریخ

" ریاضِ ربانی " ۱۲۷۴ھ

Marfat.com
Marfat.com

(۲)

آکرالدین

فقیر آکرالدین برقندازی لاہوری؟

آپ فقیر سید غلام محی الدین بخاری برقندازی لاہوری رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ صاحب علم و فضل تھے۔ علم توحید و تصوف کے علاوہ نجوم۔ جفر اور رمل وغیرہ سے بھی واقف تھے۔ عملیات میں بھی خاصی دسترس تھی۔ لاہور میں سکونت رکھتے تھے۔

مدح و توصیف | آپ کے مریدوں میں سے مولوی احمد یار مُرالوی رح مشہور شاعر تھے۔ انہوں نے فارسی نظم میں ایک مکتوب آپ کی طرف بھیجا۔ جس میں آپ کی بہت تعریف کی ہے۔ اور عسل جمہوری اعدا۔ اور عمل محبت۔ طلب کئے ہیں۔ اور علم رمل سیکھنے کی التماس کی ہے۔ اس میں پہلے حمد۔ نعت۔ مناجات۔ مدح خلفائے راشدین۔ اور مدح غوث اعظم میں اٹھتیس ۳۸ اشعار لکھے ہیں۔ اس کے بعد اپنی عرض پیش کی ہے۔ وہ مضمون یہاں درج کیا جاتا ہے۔

مکتوب میاں احمد یار مُرالوی در عرض احوال خود

اے ز غیر حق رخت برتافتہ — زیورِ الفقر محمدی یافتہ

مرآت اللہ از جمالت آشکار — بستہ الانسان سرّی را نگار

رونقِ ارباب دیں از روئے تو — روح را مشکیں مشام از بوئے تو

کسوتِ ابرار را دادہ نوی — صورتِ پاکت دلیلِ معنوی

مقدمت این سرزمیں را از قدوم — کردہ خجستہ با نوارِ علوم

دردہ غرضِ مستمنداں را نظام — متقیِ دیں اِ کرالدین نام

بر درت نامحرماں را راہ نیست — غیر خاصاں ہیچ کس آگاہ نیست

Marfat.com
Marfat.com

در خمِ تو شاہ صبّاغِ ازل — احسن صبغ من اللہ عزّ و جل
در مکانِ لامکاں تمکینِ تو — وَرع را کحل البصر آئینِ تو
این درِ تو بارگاہِ کبریاست — ذاتِ حق زیرا کہ ذاتِ او بیاست
کاشفِ اسرارِ حق عند الوجوب — اے تو سند الصالحین کشف القلوب
غیرِ حق را حالِ من معلوم نیست — سائلِ راز درگاہِ تو محرومِ نیست
دُونِ یزداں چوں ولی اللہ نیست — کاز اتمّ الفقر غیر اللہ نیست
سائلے نومید دیدہ ام آشفتہ حال — میکنم در بارگاہِ تو سوال
صاحبِ ارشاد اے عالی نژاد — مادرِ گیتی چو تو پورے نزاد
دستِ من گیر اے جنابِ قادری — بر ہمہ زیرا کہ شانِ فاخری
راہِ حق میجویم از امدادِ تو — میکنم بیعت باسترشادِ تو
مہربانی کُن بحالِ زارِ من — مژدہ دہ بر دلِ غمخوارِ من
از رہِ یزداں جدا افتادہ ام — دُور از کیشِ خدا افتادہ ام
این دل از افسردگی چوں سنگِ سخت — از تو بیداری ست اے بیدار بخت
از توجہ وارز کمالِ التفات — بخشیم از پنجۂ شیطاں نجات
فردِ کامل چوں توئی مردِ خدا — میکنم از دل بذاتت اقتدا
آرزو دارم بہ لطفِ عام تو — خواہم از فیضِ خدا انعامِ تو
از کرم وجہِ معیشت کُن بروں — تا خیالِ دُوں نگردد از درُوں
باز شوقِ ایزدی دارم ہوس — اے ترا بر دین و دنیا دسترس
از غمِ نان و غمِ خرجِ عیال — میدہم آزادی اے صاحب کمال
اوّلاً از بہرِ انفاسِ کریم — محض بہرِ ذاتِ غفّارِ قدیم
باز غم برداری اے اہلِ مدار — تا فرد ننشیند از پیشِ این غبار

Marfat.com
Marfat.com

باز متجلی شود نورِ ازل — پاک بینم ذرتِ پاکِ لَمْ یَزَل

از پئے عشقِ خدا لبریز جام — نہ بکف اے ساقیِ کاس الکرام

جرعۂ پیرِ محمد پیرِ خویش — برفشاں برخاکِ دامنگیرِ خویش

ہیکساں را آشکارا و نہاں — ہست از صد نوع دشمن درجہاں

بہرِ ایشاں اسلحہ خواہم درست — تا کہ باشم از بداں بیباک و چُست

آنچناں خنجر بنہ برکف مرا — تا کہ نتواند عدو زد نف مرا

سیف بہرِ دشمنانِ جسم و جاں — تا کہ باشد حرزِ عالم جاودان

خواہم از درگاہِ والائے فقیر — تا نگردد دشمنے گردِ حقیر

گاہے افتد بہرِ مطلب اتفاق — بار فیقے آرزوئے اتفاق

نے مونث باشد آں مطلوبِ دہر — نے کسے باشد زمعشوقانِ شہر

نے بود از غرضِ دُوں کارِ کدام — نے بدونِ راستی وجہِ حرام

گرچہ در خانہ نباشد اتفاق — کار آید زود بے حب و شاق

یا کسے تعویذ از بہرِ حلال — کشتِ خود را افتد بوقتِ اختلال

نقشِ بستن یا کسے خواندن کلام — کو دہد مر خستگاں را انتظام

چوں حسد در تو ندیدم مرشدا — از حسد دُور راندم مردانِ خدا

لاجرم آدیختم در دامنت — دستِ ہمت گشتہ ام پیرامنت

از جنابِ تو تمنائے من ست — زانکہ از یمنِ جمیلت روشن ست

مہربانی تو آمد کارساز — دردمندانِ حزیں را چارہ ساز

چونکہ حُب و بغض از بہرِ خداست — بغض بہرِ آنکہ او در حق جداست

حب باید مجلسِ احباب را — در رہِ دین و ذکا ارباب را

در کفِ من ایں گُل و ایں تیغِ تیز — در شتن شاید نمے باید دریغ

Marfat.com
Marfat.com

گل بپیچید اہلِ نظام — تا کنند از عشقِ حق مشکیں مشام

تیغِ رخشاں گر بود بر کف پدید — باشد ابوابِ مقاصد را کلید

رعبِ ابدائے سیفِ اہلِ نفاق — دشمناں را آتشِ دی احتراق

از برائے آنکہ دادت علم و دیں — در جہاں کردت سراجِ راہ بیں

ایں کرم مبذول داری بر سرم — دستِ من گیری خدا را از کرم

آنکہ ازوے ینفع الناس آمدہ — در حدیث مہترین ناس آمدہ

باز دارم سومیں دیگر سوال — اے مسوّر ذاتِ از نورِ تعالیٰ

از تلامیذی خویشم شرف دہ — دستِ شفقت بر سرِ شاگرد نہ

سبق خواہم از تو در علمِ رسل — تا شود ایں نکتہ تعلیمِ عمل

گرچہ منسوخ ست ایں علمِ قدیم — نیز ہے دانِ خلد و نے ایں

عملِ او اکثر نگیرم ز اشتداد — تا نخواہم داشت ہرگز اعتقاد

نے کنم مشہور ایں علمِ کہن — از کہ مستور ست ہر دانا و

ہم چو استادِ گرامی در جہاں — نزد خود ہم یافت دگر

آرزو دارم بنامِ چند کس — در ...

نیک ایشاں اہلِ دنیا بودہ اند — لاجرم ...

ایں سوال ہر تہ دارم آشکار — اے اگر ...

بر جنابت آرم امید وار — ...

از تو ایں ہر مدتِ ایام تمنا — ...

اے رفعت روشن ز انوار اگر — ...

از تہمن ہائے ذاتِ پاک تو — ...

آنکہ ظلم بر فضیلت ہائے خیال — ...

Marfat.com
Marfat.com

صحبتِ تو علمِ دیں روشن کند — جامۂ تقوائے بتن جوشن کند

زانکہ خواندم در کتاب مثنوی — از زبانِ موسوئ معنوی

یک زمانے صحبتے با اولیا — بہتر از صد سالہ بودن در تقا

بخش تبدیلم باخلاقِ کریم — رزتہ افعال و اوصافِ ذمیم

خستۂ رامرہمے از مرحمت — از کمالِ عاطفت کن مرحمت

دردمندم اے دوائے دردِ من — از دمِ مسیحِ ضلالت را بکن

اَلْمَدَدْ اے پیرِ نوشاہی فقیر — سینہ از افسردگی شد زمہریر

جرعۂ از سوئے خود بہ بر لیم — بگذرد در عشقِ یزداں تا بتم

اے کرم فرما مرا فریاد رس — از زبانِ ذاکرانِ چوں جرس

کاندرونِ شاں ز حق آگاہ نیست — نام مستی را در ایشاں راہ نیست

غیرِ حق را در دلِ خود دادہ جا — ہم چو طشتِ خالی از بیروں صدا

اعتقادِ من بر ایشاں گشت سُست — بے لقا بے خیمہ کے باشد درست

از ہمہ شورُو بہ تو آوردہ ام — چشمِ جاں را جادہ جو آوردہ ام

از درِ خویشم مراں اے نیک نام — کیں ذرت آمد درے دار السلام

کیف حالی عند آلام شدید — ہست احمد یار عاصیِ مرید

Marfat.com
Marfat.com

(۳)

آلہ داد

چودھری آلہ داد تارڑ ساہنپالوی رح

چوہدری غازی خاں ولد محمد یار ولد خان محمد تارڑ کا بیٹا تھا۔ اور موضع ساہن پال شریف کی نمبرداری سکھوں کے عہد حکومت میں اسی کے نام تھی۔

حضرت مولانا سید حافظ الٰہی بخش منظور حق برخورداری سجادہ نشین ساہنپال شریف کی جناب میں ارادت رکھتا تھا۔ مستشرع اور شب بیدار تھا۔

حضرت نوشاہ عالیجاہ رح سے عقیدت راسخہ حضرت نوشہ صاحب رح اور اُن کی اولاد امجاد کے ساتھ اس کو خاص عقیدت تھی۔ ایک مرتبہ دریائے چناب میں کشتی پر سوار تھا۔ کوئی بات ہوئی تو ایک اجنبی سید نے جو وہاں موجود تھا۔ اس کی پشت پر لات ٹھوکر ماری اور کہا۔

"واہ مرید تو نے اچھی بات کہی ہے" جب یہ شام کو گھر آیا تو چوپایوں نے گنا یا کہ چار بھینسیں گم ہو گئی ہیں۔ اس نے کہا مجھے گم ہونے کی وجہ معلوم ہے۔ اسی وقت درگاہ شریف حضرت نوشہ صاحب رح پر حاضر ہوا۔ اور عرض دیا۔ یا حضرت میں نے تو اس سید کو نہیں کہا تھا کہ میں تیرا مرید ہوں۔ وہ خود ہی اپنی زبان سے مرید بنا۔ میں تو آپ کا مرید اور خادم ہوں۔ جب گھر آیا تو بھینسیں خود بخود آ گئیں۔

گاؤں کا جنگ سے محفوظ رہنا اس کا پوتا چودھری حاکم ولد [illegible] رجب ۱۲۶۵ھ ایلچی اردو سو پینسٹھ ہجری مطابق ۱۸۴۸ء ایلچی اٹھ سو اٹھالیس عیسوی میں سکھوں اور انگریزوں کی لڑائی ہوئی سکھوں کی فوج نے ساہن پال شریف سے مشرق کی طرف کیمپ لگا دیئے اور یہ میدان جنگ کے لئے مناسب سمجھا۔ اس

Marfat.com
Marfat.com

گاؤں کی بربادی کا سخت خطرہ لاحق ہوا۔ اُسوقت چودھری الٰہ داد نے درگاہ شریف کی طرف منہ کرکے کہا۔ "یا گنج بخش دیہو بھورے دا پلّہ" پھر سکھوں کی طرف منہ کرکے آواز دی "مہاراج کا حکم ہے۔ کہ گاؤں کے پاس ڈیرہ نہ کرو۔" امراکئی سے یہ آواز سرموجی کے کان میں پڑی۔ اُسی وقت اُنہوں نے کیمپ اُٹھا لئے۔ اور سعد اللہ پور کے پاس لڑائی ہوئی اور گاؤں غارت ہونے سے بچ گیا۔[1]

اولاد | اس کے دو بیٹے تھے۔

۱ چودھری گوھر رہ

۲ چودھری "ناجار"

تاریخ وفات | چودھری الٰہ داد کی وفات سنہ ۱۲۷۰ھ ایکہزار دوسو ستر ہجری مطابق سنہ ۱۸۵۴ء ایکہزار آٹھ سو چون عیسوی میں بعہد سلطنت سراج الدین بہادر شاہ ظفر بادشاہ دہلی ہوئی اُسوقت انگریزوں کی طرف سے ہندوستان کا گورنر لارڈ ڈلہوزی تھا۔ اُس کی گورنری کا ساتواں سال تھا۔

مدفن | اس کی قبر گورستان لوشاھیہ۔ ساہنیال شریف۔ ضلع گجرات میں ہے۔

مادہ تاریخ

"نیک منظر" ۱۲۷۰ھ

---

[1] سید محمد شاہی قلمی جلد اول۔ ص ۱۵۶ = خدا اولیاء اللہ کی امداد روحانی ممکن ہے "جب جواہر سنگھ جاٹ نے دہلی کو لوٹا۔ اُس وقت ایک برہمن نے درگاہ خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی رح میں عرض کی تو وہ بستی لوٹ مار سے محفوظ رہی۔ اسیطرح گورنمنٹ انگریزی کی لوٹ مار میں بھی وہ بستی محفوظ رہی" [تذکرہ اولیائے ہند۔ ج ۱ ص ۱۳۰] شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

(۴)

آلہی بخش

میاں آلہی بخش سپہیاری نوشہروی رح

آپ میاں ہر بخش ولد سلطان محمد سپہیاری نوشہروی رح کے فرزند اور مرید و خلیفہ و سجادہ نشین تھے۔ آپ کا ذکر شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات الشاھیہ کے چھٹے طبقہ کے چھٹے باب میں لکھا جا چکا ہے۔ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

فوج خالصہ میں کمیدان ہونا آپ جوانی کے زمانہ میں سکھوں کی فوج میں ملازم تھے۔ بڑے جوانمرد اور بہادر تھے۔ لڑائیوں میں داد شجاعت دیتے تھے۔ اور کمیدان کے عہدہ پر مقرر تھے۔ آپ کے جنگی کارناموں کے چند تاریخی حوالے یہاں لکھے جاتے ہیں۔ ظفر نامہ رنجیت سنگھ میں ہے۔

۱۔ **وقائع** سمت ۱۸۵۹ بکرمی۔ سنہ عیسوی ۱۸۰۲ سنہ ۱۲۱۸ ہجری۔

" نیز دریں سال آلہی بخش نامی از کردہ علاقہ بندان در چوب ظرفہ ناجرائے بر زدے کار آوردہ کہ لفظ آفرین بر زبان دراقشان گذشت فی الحال دفیع الدراسپاہیانہ دیدہ در اندک زمانے توپ خانہ کلان تحویلش دادہ بہ میاں آلہی بخش کمیدان رشتہ بار نمودہ ممتاز فرمودند " [1]

اس سال میں آلہی بخش نامی ایک علاقہ بندوں کے گروہ سے ایسا کام کیا کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی زبان پر "آفرین" کا لفظ گذرا۔ اس کی دفیع الدراسپاہیانہ دیکھ کر تھوڑے ہی عرصہ میں اس کو توپ خانہ کلان اس کی تحویل میں دے دیا اور اس کو کمیدان کے اعزاز سے مشہور کیا۔

---

[1] ظفر نامہ رنجیت سنگھ ص ۲۶ ۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

۲ - وقائع سمت ۱۸۷۴ بہ ۱۸۱۷ء / ۱۲۳۲ھ - قلعہ ملتان کے متعلق لکھا ہے۔

"چوں ہشت روز بریں عنوان گذشت
و توپخانہ آلہی بخش کمیدان در گوشۂ متحصنان
آریہ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا برخوانند
و در بارود خانہ نواب گولہ آتشیں بر افتاد
قریب دو ہزار آدم ہدف گلولہ تقدیر شدند
و کنگرہ ہائے قلعہ از ہم شکست۔ و سخت
شورشے دراں سرزمین افتاد" [۲]

جب آٹھ روز اسی طرح گذرے اور آلہی بخش
کمیدان کے توپ خانہ کی آواز قلعہ بندوں کے
کان میں آیت اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ پڑھی،
اور نواب کے بارود خانہ میں آگ کا گولہ پڑ گیا۔
دو ہزار اشخاص کے قریب تقدیر کا نشانہ بنے۔
اور قلعہ کے کچھ کنگرے بھی ٹوٹ گئے۔ اور اس
علاقہ میں بڑا شور پڑ گیا۔

۳ - سمت ۱۸۷۴ بہ ۱۸۱۷ء - ۱۲۳۲ھ

بسرکردگی کنور کھڑک سنگھ دلدر نجیت سنگھ، کوٹ کمالیہ پر چڑھائی ہوئی۔ اس کے ساتھ میاں آلہی بخش کمیدان - دیوان رام دیال بسر دیوان چند - دیوان مونی رام - اور دیوان بھوانی داس بھی تھے۔ ظفر نامہ میں ہے۔ "طرفہ شورشے در گنبد نیلگوں انداختند" [۳]

۴ - سمت ۱۸۷۵ بہ ۱۸۱۸ء - ۱۲۳۳ھ

"آلہی بخش کمیدان را بہ قلعہ ملتان
تعینات شد" [۴]

آلہی بخش کمیدان کو قلعہ ملتان پر متعین
کیا گیا۔

اولاد | آپ کا ایک ہی بیٹا میاں سلطان بالا نام تھا۔

تاریخ وفات | میاں آلہی بخش کی وفات ۱۲۶۴ھ ایکہزار دو سو چونسٹھ ہجری مطابق ۱۸۴۸ء ایکہزار آٹھ سو اٹھتالیس عیسوی میں بعہد سلطنت سراج الدین بہادر شاہ ظفر بن اکبر شاہ ثانی بادشاہ دہلی ہوئی۔ سنہ بارہ جلوسی تھا۔ اسوقت انگریزوں کیطرف سے ہندوستان کا گورنر لارڈ ڈلہوزی تھا۔ اسکا پہلا سال تھا۔ آپ کا مزار نوشہرہ شریف متصل جلال پور جٹاں ضلع گجرات میں ہے۔ مادہ تاریخ "بیدار مغز" ۱۲۶۴

---

[۲] ظفر نامہ رنجیت سنگھ ص ۱۰۲ [۳] ایضاً ص ۱۰۲ [۴] ایضاً ص ۱۲ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

(۵)

امام الدین

مولوی حافظ امام الدین روشن شاہی کھرلانوالہ

آپ مولوی حافظ نور محمد ولد یوسف خاں کھوکھر۔ کھرلانوالہ کے فرزند اکبر اور مرید وخلیفہ وسجادہ نشین تھے۔ بچپن سے ہی علم وفضل اور حفظِ قرآن کی دولت سے مشرف تھے۔ یادِ الٰہی کا شوق تھا۔

چلہ نشینی آپ اپنے والد صاحب کے حکم سے بھڑی شاہ رحمان میں گئے اور حضرت سید شاہ عصمت اللہ صاحب حمزہ پہلوان برخورداری ساہنیالوی رح کے حجرہ متبرکہ میں جو حضرت شاہ عبدالرحمن پاک صاحب رح کے روضہ اطہر سے جنوبی طرف ہے پچاس روز تک چلہ نشین رہے اور فیضیاب ہو کر واپس ہوئے۔

عملیات

آپ کو عملیات میں بھی خاصی دسترس تھی۔ بیاض اوراد نقشبندیہ سے دو عمل لکھے جاتے ہیں

ترکیب رکوۃ سورہ یٰسین فرمایا، روزانہ نماز عشا کے بعد بہتر مرتبہ سورہ یٰسین پڑھے سلام هر مبین پر سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ گیارہ مرتبہ پڑھ کر آگے پڑھے اکتالیس روز تک بلا ناغہ پڑھا کرے۔ کوئی بدبودار چیز نہ کھائے۔ چلہ پورا ہو جانے کے بعد گیارہ مرتبہ روز پڑھا کرے

حب کے لئے فرمایا، نماز عشا کے بعد یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ قَلِّبْنِیْ [illegible] سو مرتبہ پڑھا کرے۔ [1]

ان کے بعد بیاض میں لکھا ہے" اجازت از حضرت امام الدین کھرلانوالہ صاحب کرفتہ شد"

[1] بیاض اوراد نقشبندیہ قلمی۔ مملوکہ سید عاشق علی واحمد علی برخورداری ساہنیالوی۔ ترادف

Marfat.com
Marfat.com

شعر گوئی آپ کبھی کبھی شعر بھی کہتے تھے۔ آپ کی سیحرفی سے ایک شعر لکھا جاتا ہے۔

ے

د درشن پیاریاں سجناں دا ساں وچ قصور ضرور دا نا
بانکے نیناں دا بانکڑا کٹک چڑھیا وچ بنیسر جالا ہیو نے آن تھانا

امام دین کیے گل ایہا چنگی ہووے یار دے کول ہمیش رہنا

علمی مقالہ

میاں ولد بخش لاہوری سوانحعمری سید چراغ علی شاہ چشتی سبزواری میں آپ کے متعلق لکھتے ہیں۔

جواز سماع و رقص مولوی امام الدین صاحب سکنہ کھرل، عالم اجل اور مولوی فاضل، نوشاہی خاندان کے رکن رکین تھے۔ ..... ایکدفعہ موقعہ سماع و مجلس میں مولوی صاحب شریک و جلیس تھے۔ اکثر صوفیا کو وجد ہوتا تھا۔ کوئی تو حالت وجد و جذبۂ سکر کی حالت میں آہ و زاری کرتا تھا اور کوئی ان میں سے شور و فریاد کر کے ناچتا اور تالی بجاتا تھا۔ اس غلام نے حضرت مولوی صاحب سے اس کی نسبت دریافت کیا کہ ایسا کرنا ان صوفیوں کا شرعاً درست ہے یا کیا؟ مولوی صاحب نے فرمایا کہ اگر یہ سب عشق الٰہی سے بحالت اضطرار ہو تو اس کے درست ہونے پر کچھ کلام نہیں ہے۔ اگر اختیاری ہو تو دو حال سے خالی نہیں۔ اوّل اگر نیت میں اخلاص ہے اور یہ خیال کرتا ہے کہ کسی کی مانند اچھا حال ہمارے اندر ہووے۔ تو یہ تکلیف بھی جائز ہے اور عمدہ درس ہے۔ اس کو اصطلاح صوفیا میں تواجد کہتے ہیں۔ اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف صحیح میں وارد ہے۔ اور فتاوائے شامی میں بھی لکھا ہے کہ تکلف سے وجد لانے میں کچھ حرج نہیں۔ اگر نیت میں اخلاص ہے۔ دوڑے بھی تو ثواب ہے۔ اس شخص کو جس کو بلاوے مولا۔ وہ دوڑے سر کے بل یعنی جس کو جذب الٰہی ہو

Marfat.com
Marfat.com

لائق ہے کہ وہ پاؤں سے رقص نہ کرے۔ بلکہ سر کے بل رقص کرے۔ تب ہی احسن و محمود ہے۔ دیکھو بھائی تکلیف سے وجد لانے میں کچھ حرج نہیں کشش ربانی، تجلی نیض سبحانی سے اگر عاشق جانباز گشتہ خنجر تسلیم تڑپا کرے۔ تو کیسے ممنوع ہو سکتا ہے۔ اس کی لذت اور کیفیت بیان کرنا محال ہے۔

عشق کیا شے ہے کسی کامل سے پوچھا چاہیے　　کس طرح جاتا ہے دل بسمل سے پوچھا چاہیے
کیا تڑپنے میں مزا ہے قتل ہونا پیارے کے ہاتھ　　اس کی لذت کو کسی بسمل سے پوچھا چاہیے

اور امام غزالی رح فرماتے ہیں کہ وجد کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک تو وہ کہ خود بخود دل پر ہجوم کرے۔ دوسرے یہ کہ بتکلف وجد کیا جائے۔ اس دوسری صورت کے وجد کو تواجد یعنی حال لینا کہتے ہیں۔ اور تواجد میں اگر مقصود یاد ہو۔ یا احوال شریفہ کا اپنے اندر لانا ہو لطریق ریا حالانکہ واقع میں اس سے وہ مفلس ہے۔ تب تو برا ہے۔ اگر اس لیے ہے کہ احوال شریفہ کا اپنے اندر حاصل کرنا مقصود ہو تو نیک کسب کرتا ہے۔ اور تدبیر سے کھینچ لانا چاہتا ہے۔ اس لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تلاوت قرآن مجید میں فرمایا کہ جس شخص کو رونا نہ آوے وہ رونے کی صورت بنا وے۔ اور بتکلف حزن کرے۔ کیونکہ یہ احوال اگرچہ ابتدا میں تکلف کیا جاتا ہے مگر انجام میں ثابت اور مستحکم ہو جاتا ہے۔

مولانا حضرت کرامت علی صاحب زاد اللہ فیوضہ میں فرماتے ہیں۔ کہ وجد اس کو کہتے ہیں کہ بندہ کے باطن پر کسب سے یعنی ذکر شغل سے ایک خوشی یا حزن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ تب بندہ بے ہوش ہو جاتا ہے۔ اور تعریف میں کیا حضرت ابو القاسم [illegible] کہ وجد ایک شعلہ ہے۔ باطن میں ابھرتا ہے۔ اور شعلہ شوق کے سبب سے [illegible] تب ہاتھ اور پاؤں وغیرہ سب اعضا اس وجد کے وارد ہونے کے سبب سے بلا اختیار حرکتیں تمام کے بے قرار ہوتے ہیں۔ اور وجد آیا [illegible] قتل دلی کے۔ اور غلبہ ایک وجد ہے کہ [illegible] دوسرے وجد میں آتا ہے۔ سو وجد قتل عرق کے لئے [illegible] اس کو وارد نہیں ہوتا

Marfat.com
Marfat.com

آیا اور چلا گیا۔ اور غلبہ ایک ایسا حال ہے۔ جیسے بجلی جب پے در پے چمکنے لگتی ہے۔ تو پہلی چمک دوسری چمک میں آملتی ہے۔ سو غلبہ باطن اس کو بے ہوش کر دیتا ہے۔ غلبہ ایک حال ہے کہ بندے پر ظاہر ہوتا ہے یعنی اس حالت میں سب کا ملاحظہ اور ادب کی رعایت باقی نہیں رہتی یعنی شریعت کے ادب کو نگاہ نہیں رکھ سکتا۔ اور بغیر قصد کے بے اختیار اس سے بے ادبی کے کام ہو پڑتے ہیں۔ اس کی خودی اور ہوش کو ایسا لے لیتے ہیں کہ جو کام آئندہ ہونے والا ہے اور جو بات آگے آنے والی ہے اس کی تمیز نہیں رہتی اور غلبہ کے سبب آدمی بیہوش اور مغلوب ہو جاتا ہے۔ اور مولانا صاحب نے دلیل معذور ہونے صاحب غلبہ کے دو قصے بیان کئے ہیں۔

۱ - حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو حدیبیہ کی لڑائی میں صلح کرنی چاہی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعتراض کیا۔ حالانکہ حضرت پر اعتراض کرنا ممنوع ہے، جناب پیغمبر خدا علیہ السلام نے عمر رضی اللہ عنہ کو معذور رکھا۔ کیونکہ حالت غلبہ میں معترض ہوئے تھے۔

۲ - حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی۔ تو ابو طیبہ اس سینگی کا خون پی گئے۔ اور آنحضرت ص نے معذور رکھا۔ کیونکہ انہوں نے حالت غلبہ میں یہ حرکت کی تھی۔ بلکہ بشارت دی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو طیبہ کو کہ تو دوزخ کی آگ سے بچا۔

اس طرح کے اور بہت سے قصص مشہور ہیں جس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ غلبہ حالت اچھی ہے۔ اور جو بات غلبہ کی حالت میں درست ہوتی ہے سکون کی حالت میں وہ درست نہیں ہوتی۔ حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی رح نے وجد اور سماع کی بابت بہت سے دلائل حدیث اور قرآن اور پیران طریقت کے افعال اور اقوال سے ثابت کر کے بڑی طوالت اور خوبی کے ساتھ تحریر فرمائے ہیں۔ جن میں سے مختصراً چند بطور نمونہ کے بیان کرتا ہوں

Marfat.com
Marfat.com

باقی اس سے زیادہ کتاب کیمیائے سعادت وغیرہ کے دیکھنے سے بخوبی اطمینان دلاتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود پڑھا یا کسی نے آپ کے سامنے پڑھا۔ انّ لدینا انکالاً وّ جحیماً وّ طعاماً ذا غصّۃٍ وّ عذاباً الیماً۔ پس آپ بے ہوش ہو گئے اور منجملہ حالات رفیعہ مذکورہ کے اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔ اسطرح اُس کا اثر بدن پر ظاہر ہو جاتا ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت عثمان غنیؓ ایک قبر پر کھڑے ہوئے اور اتنا روئے کہ داڑھی مبارک تر ہو گئی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت تھی کہ جب تہجد کی نماز پڑھتے تو سینہ مبارک سے جوش کی آواز آتی تھی جیسے دیگ میں جوش ہوتا ہے۔

مولانا نے فرمایا کہ حدیث میں وارد ہے دوزخ میں نہ داخل ہو گا وہ جو رویا اللہ کے خوف سے۔ یہاں تک کہ دُودھ تھن میں پھر جاوے۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مرد کثیر البکا تھے۔ آنکھیں نہ تھمتی تھیں آنسوؤں سے جبکہ وہ قرآن پڑھتے تھے۔ اور حبیب ابن مطعم رض نے کہا کہ جب میں نے یہ آیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی ام خُلقوا من غیر شیٍٔ ام ھم الخالقون۔ تو گویا میرا قلب اُڑ گیا خوف سے۔

احیاء العلوم میں ہے زرارہ بن ابی اوفی رقہ میں لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے کسی رکعت میں یہ آیت پڑھتے تھے۔ فاذا نقر فی الناقور فذٰلک یومئذ یوم عسیر۔ اس کو پڑھتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑے اور محراب ہی میں مر گئے۔

اور حضرت عمر خطاب رض نے سنا کہ ایک شخص پڑھتا ہے ان عذاب ربک لواقع مالہ من دافع آپ نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہو کر گر پڑے۔ لوگ مکان پر اُٹھا لائے۔ ایک ماہ بیمار رہے۔

اور ابو جریر تابعی رح کے سامنے صالح سری نے قرآن مجید میں سے کچھ پڑھا۔

Marfat.com
Marfat.com

سنتے ہی چیخ ماری اور گر کر مر گئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

اور فضیل بن عیاض رح نے کسی قاری کو پڑھتے سنا۔ ھٰذا یوم لا ینطقون ولا یؤذن لھم فیعتذرون۔ آپ غش کھا کر گر پڑے۔

ایسے بہت سے دلائل کتب معتبرہ میں موجود ہیں اور امام غزالی رح کی کتاب احیاء العلوم چار جلد ہے۔ اور مکہ معظمہ وغیرہ میں پڑھائی جاتی ہے۔ کیمیائے سعادت اور سراج السالکین اور منہاج العابدین یہ بھی امام صاحب کی ہیں۔ ملاحظہ فرمالو۔ اور صحابہ کرام رض جو قرآن مجید پڑھ کر متاثر ہوئے۔ ان کی نقلیں بہت سی ہیں۔ بعض نے پچھاڑ کھائی۔ بعضے روئے۔ بعض غشی کی حالت میں مر گئے۔ اور اولیائے کرام کی بھی یہی حالت تھی۔ چنانچہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح حالت سماع میں، جب قوال احمد جام کا یہ شعر پڑھتے تھے۔ ؎

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را ہر زماں از غیب جانِ دیگر ست

سمع اول پر بروایت مختلف چالیس گز اچھلتے تھے۔ اور سمع ثانی پر گرتے تھے۔ بعد تین دن کے جامِ وصال سے روح نے پرواز کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جب کسی کو وجد ہو جاوے حضار مجلس پر لازم ہے کہ سب تعظیماً کھڑے ہو جاویں جو لوگ حالتِ وجد میں کھڑے ہوتے ہیں۔ اور تالی بجاتے ہیں اور ناچتے ہیں۔ عام لوگ ہوں یا خاص لوگ۔ اگر بے اختیاری سے یہ حالت ہووے تو معذور ہے۔ شارع نے اس کو معذور رکھ کر معاف کیا ہے۔

اور حجۃ الاسلام امام غزالی رح کیمیائے سعادت میں فرماتے ہیں کہ جو شخص صوفیوں کے وجد و حال سے انکار کرتا ہے۔ وہ اسکی تنگدلی اور کم ظرفی کی وجہ سے ہے۔ وہ اس انکار میں محض بے قصور اور معذور ہے۔ مثال اس کی یہ ہے جیسا کہ غنی اس سے جاکر کہا جاوے کہ صحبت کرنے میں بڑی لذت ہے۔ تو وہ انکار سے پیش آئے گا

Marfat.com
Marfat.com

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے شہوت ہی نہیں دی، جو لذتِ شہوت سے بہرہ یاب ہو اور وہ مثل اندھے کی ہے کہ اگر اندھے سے کہا جاوے کہ سبزہ اور آبِ رواں دیکھنے میں بڑی لذت ہے۔ تو وہ انکار کرے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اُسے آنکھ ہی نہیں دی جو نظارہ بازی کی لذت کو جانے۔ اور وہ مثال لڑکے کی ہے۔ مُلک داری ریاست وغیرہ میں جو لذت ہے۔ اگر لڑکا انکار کرے تو کیا تعجب ہے۔ کیونکہ وہ کھیل جانے۔ مُلک داری کی لذت کیا پہچانے۔ اے بھائی! تو عاقل ہے یا جاہل صوفیوں کے وجد و حال اور سماع سے انکار کرنے میں مثل لڑکے کی ہے۔ جو بات تجھے ابھی حاصل نہیں اُس کا انکار کرتا ہے۔

دوسری جگہ باب سماع میں فرماتے ہیں کہ جو لوگ صوفیوں کے وجد و حال و سماع سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جاہل لوگ جو حالتِ سماع میں وجد کرتے ہیں اور عربی زبان سے ناواقف ہیں۔ اُن کو چاہیے کہ وہ عربی اونٹ سے مناظرہ کریں کہ اے اونٹ تو عربی سمجھتا ہے یا نہیں، یہ تجھ میں کیا جوش ہے۔ اونٹ حدی پر وجد کرتا ہے۔ اور مارے خوشی کے بوجھ بھاری لدے ہوئے لے کر راہ بعید طے کرتا ہے مارے وجد کے شوق سے رقص کرتا ہے۔ اوچھلتا ہے۔

برادرم۔ جو لوگ اشعار کے معنے نہیں سمجھتے وہ معنے سے کچھ غرض نہیں رکھتے صرف آواز پر قلب میں جنبش ہوتی ہے۔ وہ روحانی آواز اور اصوات ملائمہ غذائے روحی ہے۔ اس لئے قلب احیاء العلوم، کیمیائے سعادت و غذاء القلوب اور راحت القلوب وغیرہ کے باب السماع ملاحظہ فرماویں۔

اسقدر فرما کر آپ [مولوی صاحب] حالت وجد میں [illegible]

مسکرا کے فرمانے لگے

یار رامے بیں تو در ہا بید — سوز ساز او صف در نہ گنجد

ہر چہ آید در نظر از خیر و شر — ہمہ ذاتِ حق بود اے بے خبر

Marfat.com
Marfat.com

اوست در ارض و سما و لامکاں — اوست در هر ذرّه پیدا و نہاں

سُنبل از گیسوئے او شد تابدار — لالہ از رُخسارِ او شد داغدار

صد زباں در وصفِ او سوسن تنید — غنچہ با صد شوق پیراہن کشید

نرگسِ بیمار چشم از سر کشاد — جامِ زرّیں در کفِ سیمیں نہاد

نخل سرو از قامتِ رعنائے او — سبزہ خرّم گشت سر تا پائے او

بلبل و قمری بہ بُستاں نوحہ گر — ہر یکے با نطق و اقرارے دگر

ہر طرف برخاست از وے ہا و ہُو — ہر زباں دارند از وے گفتگو

ہر چہ آید در نظر از جزر و کُل — بُوَد صحرا بلبلِ بُستان و گُل

ہر چہ بینی در حقیقت جملہ اوست — شمع و گُل پروانہ ہم بلبل از دست

ہر چہ باشد آب و آتش باد و خاک — جملہ را مخلوق کرد از امرِ پاک

یار در تو پس چرا اے بے خبر — یار در خود تو چہ گردی در بدر

ہر کہ او سر با خت اندر کوئے او — بنگرد ہر بار جاناں سوئے او

تو مباش اصلاً کمال این ست بس — تو در و گم شو وصال این ست بس

ترا این بس در ہر دو عالم — زجانت بر نیاید بے خدا دم[1]

اولاد آپ کے چار بیٹے تھے۔

۱ مولوی حافظ شمس الدین المعروف شام دین۔ سجادہ نشین۔

۲ حافظ قائم الدین صاحب رح

۳ حافظ غلام محی الدین صاحب رح

۴ حافظ فتح الدین صاحب رح

---

[1] سوانحعمری سید چراغ علیشاہ چشتی سبزواری متوفی ۱۲۷۳ھ تا ۱۲۷۹ھ۔ مملوکہ مولانا محمد اقبال مجددی دارالمورخین رابطہ ثقافت

Marfat.com
Marfat.com

یاران طریقت | آپ کے خواص احباب و خلیفے یہ تھے۔

۱	مولوی حافظ شمس الدین المعروف غلام دین۔ فرزند اکبر	کھرل شریف	ضلع ساہی وال
۲	حافظ قائم الدین فرزند دوم	〃	〃
۳	حافظ غلام محی الدین فرزند سوم	〃	〃
۴	حافظ فتح الدین فرزند چہارم	〃	〃
۵	میاں علاؤ الدین ولد بدر الدین۔ برادر زادہ	〃	〃
۶	مولوی الٰہی بخش رح	موہل	〃
۷	میاں امیر بخش بھدرو	مہیال کے	〃
۸	میاں مراد۔ سنگو کا کھرل	چک سنگو کا۔ ادکار تحصیل	〃
۹	مولوی محمد شریف ولد مولوی ناصر الدین رح	مہر پور	شیخوپورہ
۱۰	مولوی شاہ محمد ولد مولوی ناصر الدین رح	〃	〃
۱۱	میاں شہابل قوم جوئیہ	خونی بھٹیاں	〃
۱۲	رائے عیسیٰ ولد صدر الدین قوم بھٹی	ٹھٹھہ عیسیٰ	〃
۱۳	میاں ستار حجام۔ خادم حافر باش ساکن خونی بھٹیاں۔ مدفون خونیاں		لاہور
۱۴	میاں وارث الدین قوم جوئیہ	شمس آباد	〃
۱۵	بابا جوائے شاہ رح		〃
۱۶	بابا کھیون شاہ رح		〃
۱۷	میاں بوٹے شاہ رح		〃
۱۸	میاں جانی شاہ رح		〃
۱۹	میاں فتح الدین درزی۔		〃
۲۰	سائیں نواب شاہ۔	راجگڑھ	〃

Marfat.com
Marfat.com

۲۱ سید عادل شاہ رح — بڈھیال سیدوں ۔ ریاست جموں

۲۲ سید خیر شاہ رح — دولر سیدوں

۲۳ میاں اللہ جوریا رح

تاریخ وفات | مولوی حافظ امام الدین کھرلانوالہ کی وفات اتوار ۔ ساتویں ربیع الاوّل ۱۲۸۲ھ ایکہزار دو سو بیاسی ہجری ۔ مطابق تیئسویں جولائی ۱۸۶۵ء ایکہزار آٹھ سو پینسٹھ عیسوی ۔ موافق پندرھویں ساون سمت ۱۹۲۲ بکرمی کو بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی ۔ سنہ آٹھواں جلوسی تھا ۔

مدفن | آپ کا مزار موضع کھرل تحریف ۔ جھگیاں عظیم تحصیل دیپال پور ۔ ضلع ساہی وال میں اپنے والد صاحب کے جوار میں ہے ۔

عُرس | کتاب سوانحعمری سید چراغ علی شاہ چشتی مسند داری ، ص ۱۷۹ میں ہے ۔

" مولوی امام الدین صاحب موصوف کا عرس تحریف ہر پندرہ ماہ ساون کو دو جگہ پر بڑے تزک و شان و شوکت سے ہوتا ہے ۔ رات کو میاں فتح دین صاحب درزی اپنے مکان واقع لاہور میں نہایت ارادت سے کرتے ہیں ۔ اور اسی رات کی صبح کو حضرت سائیں نواب شاہ صاحب بمقام رائے کرکھ ۔ متصل انارکلی لاہور بدرجہ خلوص نیت سے اس خدمت کو بجا لاتے ہیں ۔ اللہ تعالےٰ ان احباب کو سلامت رکھے ۔ "

مادۂ تاریخ

" اکرام عظیم " ۱۲۸۲ھ

Marfat.com
Marfat.com

مختصر تذکرہ اولاد مولوی حافظ امام الدین

کھرلانوالہ

- مولوی حافظ امام الدین صاحب رح کے چار بیٹے تھے۔ حافظ شمس الدین۔ حافظ قائم الدین حافظ غلام محی الدین۔ اور حافظ فتح الدین۔
- حافظ شمس الدین المعروف شام دین سجادہ نشین کے دو بیٹے تھے۔ میاں قمر الدین سجادہ نشین اور میاں محمد عارف۔ دونو لاولد فوت ہوئے۔
- حافظ قائم الدین ولد حافظ امام الدین کے دو بیٹے تھے۔ میاں عمر الدین۔ اور میاں وہاب الدین۔
- میاں عمر الدین کے ایک فرزند میاں ابراہیم تھے۔
- میاں ابراہیم کے ایک فرزند میاں واصل حق ۱۳۷۶ھ میں موجود ہیں۔
- میاں وہاب الدین ولد حافظ قائم الدین۔ اپنے چچازاد بھائی کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔ ان کے چار بیٹے ہوئے۔ میاں شیخ محمد۔ میاں ولی محمد۔ میاں علی محمد۔ اور میاں نذر محمد
- میاں شیخ محمد سجادہ نشین تھے۔ ان کے چھ بیٹے ہوئے۔ میاں نصیر الدین۔ محمد اسحاق۔ سلطان احمد۔ محمد لطیف لاولد۔ محمد اکبر لاولد متوفی ۱۰ محرم ۱۳۶۴ھ۔ اور عبد المجید۔
- میاں نصیر الدین ۱۳۸۴ھ میں سجادہ نشین موجود ہیں۔
- میاں ولی محمد ولد میاں وہاب الدین کے ایک فرزند میاں عبد الحق موجود ہیں۔
- میاں عبد الحق کا ایک لڑکا غلام سرور موجود ہے۔
- میاں علی محمد ولد میاں وہاب الدین ۱۳۷۶ھ میں بمعہ اپنے درویشوں کے درگاہ عالیہ حضرت نوشہ گنج بخش رح پر زیارت کے واسطے آئے۔ یہ سارا شجرہ اُن کی زبان سے مرتب کیا گیا۔ ان کے دو بیٹے ہوئے۔ محمد امین یہ موجود ہے۔ محمد حنیف بچپن میں فوت ہو گیا۔
- میاں نذر محمد ولد میاں وہاب الدین کا ایک بیٹا محمد یٰسین نام موجود ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

محمد لسین کے تین لڑکے ۔ ظہور احمد ۔ محمد طفیل اور محمد نسیم موجود ہیں ۔

حافظ غلام محی الدین ولد مولوی امام الدین صاحب رح کے دو بیٹے تھے ۔ میاں قادر بخش اور میاں نبی بخش لاولد ۔

میاں قادر بخش کے ایک فرزند میاں حسن محمد المعروف نور حسن تھے ۔

میاں حسن محمد المعروف نور حسن کے دو بیٹے میاں محمد شفیع اور میاں منظور الٰہی اس وقت ۱۳۸۴ھ میں موجود ہیں ۔

حافظ فتح الدین ولد مولوی امام الدین صاحب رح کے ایک فرزند میاں صادق محمد المعروف صبح صادق تھے ۔

میاں صادق محمد المعروف صبح صادق کے ایک فرزند میاں مفضل حق اس وقت ۱۳۸۴ھ میں موجود ہیں ، صاحب عشق و محبت و ذوق و شوق ہیں ۔ ایک مرتبہ مجھے بھڑی شاہ رحمان میں حضرت شاہ عبدالرحمٰن پاکدامن رح کی درگاہ پر ملے تھے ۔ بڑے ادب اور عقیدت سے پیش آئے ۔

سلمہ اللہ تعالیٰ

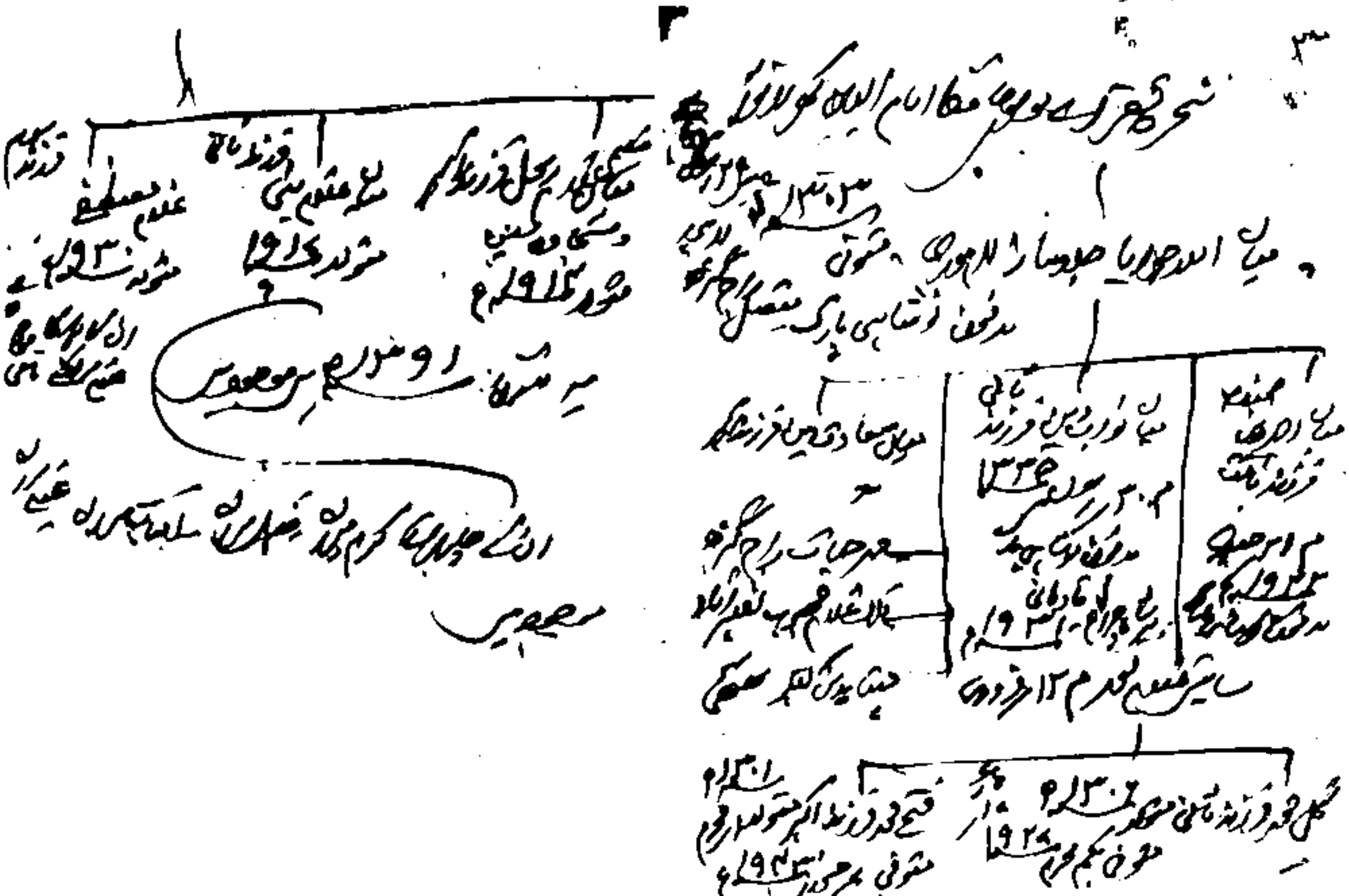

Marfat.com
Marfat.com

شجرۂ فقرائے مولوی حافظ امام الدین صاحب کھرلانوالہ

- مولوی حافظ شمس الدین المعروف شام دین صاحب
  - میاں صادق محمد ولد فتح الدین کھرلانوالہ
    - مولوی صدرالدین ساکن بہڑوال تحصیل چونیاں ضلع لاہور
    - میاں علما محمد ولد اللہ یار کھرلانوالہ
    - میاں ابراہیم ولد عمر الدین کھرلانوالہ
    - مولوی عبداللہ قوم وانور ساکن چک وانور تحصیل اوکاڑہ ضلع ساہیوال
      - سائیں سلطان اوکاڑہ چک لکھاں
    - میاں فضل حق ولد صادق محمد
      - میاں برکت علی ولد محمد فاضل کھرلانوالہ
      - مولوی خلیل احمد امام مسجد چجا کلاں ضلع لاہور
      - محمد امین ولد رحیمہ ڈوگر چک ۵۷ ضلع لائل پور
      - صوفی نور احمد چوہدری امام مسجد ڈوگھر ضلع شیخوپورہ
      - مولوی محمد شریف امام مسجد ساسو شریف ضلع شیخوپورہ
      - ماسٹر بشیر احمد۔ شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ
      - رائے غلام سرور ولد سلام بھٹی ساکن مکھی تحصیل شکار ضلع شیخوپورہ یہ میرے ساتھ بھی عقیدت رکھتا ہے سنہ ۱۳۸۲ھ میں موجود ہے یہ شجرہ اسی نے مرتب کرایا ہے ۱۲
    - میاں حسن محمد المعروف سلور حسن ولد قادر بخش
      - میاں محمد شفیع فرزند اکبر حسن محمد
      - میاں منظور الٰہی فرزند اصغر حسن محمد
      - مولوی سلامت اللہ ولد عبداللہ۔ چک نور
      - مولوی کرامت اللہ ولد عبداللہ "
      - مولوی رحمت اللہ ولد عبداللہ "
      - میاں فضل حق ولد ابراہیم کھرلانوالہ
      - میاں احمد ڈوگر۔ چک ۵۵ جیوں ضلع لائل پور
      - میاں سراج ولد احمد ڈوگر چک ۵۵
      - میاں سوہنا ڈوگر۔ چک ۵۵
      - سائیں بلند اکبار ساکن واں پوریاں تحصیل و ضلع لاہور
      - میاں محمد شفیق۔
    - میاں منظور شاہ۔ اس کے ایک بیٹے پنجاب میں ایک شجرہ منظوم [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

(۶)

امام الدین

فقیر سید امام الدین اطہر بخاری برقندازی لاہوری

آپ کا نام امام الدین، اور تخلص اطہر تھا۔ فقیر سید غلام محی الدین بن سید غلام شاہ بخاری برقندازی لاہوری رح کے دوسرے بیٹے تھے۔ بیعت خلد فقیر فضل الدین نوشاہی برقندازی ساکن گوندلانوالہ، ضلع گوجرانوالہ۔ مدفون لاہور جو ارادت ظاہر بندگی سے رکھتے تھے۔ اپنے والد سے بھی فیض پایا۔

تاریخ ولادت | آپ کی پیدائش چوتھی ربیع الاول ۱۱۹۶ھ ایکہزار ایک سو چھیانوے ہجری مطابق ستارہویں فروری ۱۷۸۲ء عیسوی میں ہوئی۔ مادہ تاریخ ہے۔ "منظور"

تولیت قلعہ گوبندگڑھ | تذکرہ شعرائے پنجاب میں ہے۔

"در زمان سلطنت مہاراج رنجیت سنگھ ے زیستہ و تولیت قلعہ گوبندگڑھ را در شہر امرتسر عہدہ داشتہ" [۲]

مہاراجہ رنجیت سنگھ کے زمانہ حکومت میں شہر امرتسر میں قلعہ گوبندگڑھ کے متولی اور عہدہ دار تھے۔

محافظت خزائن | کتاب عبرت نامہ میں ہے۔

"فقیر امام الدین انصاری الفصال مقدمات امرتسر میکند۔ و عمارت رام باغ و قلعہ و تھانہ و محافظت خزائن وغیرہ و اسباب توشہ خانہ قیمتی لاکھہا روپیہ است بر ہر اس مقرر" [۳]

فقیر امام الدین۔ امرتسر کے مقدمات کے فیصلے کرتے ہیں۔ اور رام باغ کی عمارت اور قلعہ اور تھانہ اور خزانوں کی نگہبانی۔ اور توشہ خانہ کی حفاظت جس میں لاکھوں روپیہ کا سامان ہے ان کے متعلق ہے

---

[۱] بیاض قلمی خاندان فقیر صاحبان لاہور [۲] تذکرہ شعرائے پنجاب ص ۳۷ [۳] عبرت نامہ ج ۲ ص ۸ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

شاعری | آپ فارسی میں شعر کہتے۔ اور اظہر تخلص کرتے تھے۔ مگر آپ کا کوئی شعر نہیں ملا۔[۴]

فقیر سید امام الدین اظہر معاصرین کی نظر میں

آپ کے معاصرین آپ کی خوبیوں اور کمالات کے معترف تھے۔

(۱)

پیر قلندر شاہ قریشی متوفی ۱۲۴۸ھ / ۱۸۳۲ء اپنی ایک غزل میں آپ کے متعلق لکھتے ہیں۔

"

با دو صد شوخی قلندر سوز دارد طبع غزل — از امام الدین اظہر چشم میدارم جواب[۵]

(۲)

مولوی حمد یار نوشاہی برقندازی مُرالوی رح کتاب شاہ نامہ میں لکھتے ہیں۔

"

دگر مالکِ مخزنِ افتخارم — فقیرِ جہاں بخش دیں را امام[۶]

(۳)

منشی گنیش داس بڈھیرہ قانونگوئے گجرات چار باغ پنجاب میں لکھتا ہے۔

"

"دوئم امام الدین کہ در دینِ خود متین بود"[۷] متولد ۱۲۵۸ھ / ۱۸۴۲ء

اولاد | آپ کا ایک بیٹا فقیر سید تاج الدین تھا۔ اُس کا بیٹا فقیر سید معراج الدین۔ اور آگے اُس کا بیٹا جمیل الدین تھا۔ ..... متولد ۱۲۸۰ھ / ۱۸۶۳ء۔

تاریخ وفات | فقیر سید امام الدین اظہر کی وفات بعمر ستاسٹھ سال ہفتہ کے دن جمعیں[۸] ذی الحجہ ۱۲۶۳ھ ایکہزار دو سو ترسیٹھ ہجری[۹] مطابق پانچویں دسمبر ۱۸۴۷ء ایکہزار آٹھ سو سینتالیس عیسوی میں بعہد سلطنت سراج الدین بہادر شاہ ظفر بن اکبر شاہ ثانی بادشاہ دہلی ہوئی سنہ گیارہ جلوسی تھا۔ اُسوقت لارڈ ولیم رڈنگ کی گورنری کا دوسرا سال تھا۔ فقیر لاہوریں[۱۰] تاریخ وفات فرمایا۔

---

[۴] تذکرہ شعرائے پنجاب ص ۳۶۷ [۵] ایضاً ص ۱۵ [۶] نسیم محمد شاہی قلمی ص ۲ ورق ۳ [۷] شجرہ نسب قلمی ورق ۳ [۸] ساعت ۱۱ [۹] ساعت ۱۲ [۱۰] ساکن لاہور

Marfat.com
Marfat.com

ب

(۷)

بابرشاہ

فقیر مولانا بابرشاہ برقندازی پشاوری ح

آپ حضرت فقیر سید غلام محی الدین نوشاہ ثانی بخاری لاہوری ح کے مرید اور خلیفہ تھے۔ صاحب علم و فضل اور خط نسخ اور نستعلیق کے خوشنویس تھے۔ پشاور میں سکونت رکھتے تھے۔

دستخط کتاب پشتو ایک قلمی کتاب پشتو زبان میں مخطوطات پروفیسر سراج الدین خان اذر پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہے جس کے مصنف کا نام افضل خان بن اشرف خان بن خوشحال خان خٹک کرلانی۔ اور سال تصنیف ۱۱۲۰ھ / ۱۷۰۸ء ہے۔ اس کے متن کا کاتب خان محمد اور فارسی ترجمہ کا کاتب بابرشاہ نوشاہی ہے۔ وہ پورا دستخط یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

"تمت تمام شد نسخہ میمون بروز ہمایون روز چہارشنبہ وقت زوال بحسب فرمائش جالیجناب فیض مآب حضرت محمدی صاحبزادہ جیو طال اللہ عمرہ ددرجتہ بدستخط فقیر پرتقصیر خاکپائے علما و فقرا عامی خان محمد ساکن و متوطن پشاور در محلہ سید میر شاہ محمد در مسجد یار خان خلیل مرحوم مرقوم نمودہ شد۔ تحریر بتاریخ یازدہم شہر صفر سنہ ۱۱۸۱[1] ہجری اللھم اغفر لکاتبہ و ناظرہ و قارئہ ولوالدیہم ولجمیع المؤمنین اجمعین۔"

"ترجمہ یعنی افغانی بزبان فارسی از دستخط فقیر بابرشاہ نوشاہی بخدمت فیضدرجت مستقبل حاجات وسیلہ مرادات افتخاری مرشدہ حقیقی ابر سخا حضرت مخدوم نوشاہ ثانی رحمۃ اللہ علیہ[2] بروز پنجشنبہ بتاریخ یازدہم شعبان المعظم سنہ ۱۲۳۳ھ[3] ہو تحریر یافت عاقبت بخیر باد۔"

---

[1] مطابق ۹ جولائی ۱۷۶۷ء [2] نوشاہ ثانی غلام محی الدین کا سال وفات ۱۲۱۲ھ ہے کاتب ان کو ۱۲۳۳ھ میں رحمۃ اللہ علیہ لکھ رہا ہے یہ اسکی عبارت "بخدمت فیضدرجت الخ" سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ترجمہ اُن کے سامنے لکھا گیا۔ رحمۃ اللہ علیہ کا لفظ ہوا لکھا گیا ہوگا۔ [3] ۲۵ جون ۱۸۱۸ء

Marfat.com
Marfat.com

(۸)

برخوردار

مولانا برخوردار رح تنکوٹی

آپ قوم بھٹی راجپوت سے تھے۔ صاحب علم وفضل بزرگ تھے۔ حضرت اعلیٰ مولانا حکیم سید حافظ الٰہی بخش صاحب مظہر حق برخورداری ساہنپالوی رح کے اکابر خلیفوں سے تھے۔ آپ نے بوقت بیعت اپنے پیر روشن ضمیر سے عرض کیا تھا کہ میرا آخری وقت بہتر ہو اور دنیا سے ایمان سلامت لے جاؤں۔ چنانچہ حضرت اعلیٰ رح کی دعا سے آپ کا خاتمہ بہت اچھا ہوا۔

اولاد | آپ کے چار بیٹے تھے۔

۱ مولوی نظام الدین کاتب رح

۲ مولوی امام الدین رح

۳ مولوی علم الدین رح

۴ مولوی چراغ دین رح

— آپ کی چار بیٹیاں تھیں۔

۱ حسن بی بی، منکوحہ سید فضل الٰہی بن سید غلام قادر برخوردار ساہنپالوی رح

۲ مہتاب بی بی۔

۳ کرم بی بی۔

۴ ستار بی بی۔

مدفن | مولانا برخوردار بھٹی موضع کوٹ وارث علاقہ تلکھر ضلع گوجرانوالہ میں سپرد خاک ہوئے

Marfat.com
Marfat.com

مختصر تذکرہ اولادِ مولانا برخوردار وارثکوٹی ؒ

- مولانا برخوردار بھٹی وارثکوٹی کے چار بیٹے تھے ۔ مولوی نظام الدین ۔ مولوی امام الدین ۔ مولوی علم الدین اور مولوی چراغ دین ۔

- مولوی نظام الدین خوشنویس تھے ۔ ان کے تین بیٹے تھے حکیم سراج الدین ۔ میاں نور الدین اور میاں جلال الدین لاولد ۔

- حکیم سراج الدین کے تین بیٹے تھے ۔ منشی محمد خاں ۔ میاں احمد خاں ۔ میاں رحمت خاں مدرس ۔

- منشی محمد خاں ۔ ہائی سکول رسولنگر ضلع گوجرانوالہ میں ہیڈ ماسٹر تھے ۔ ان کے آٹھ بیٹے ہوئے محمد سلم ۔ محمد اکرم ۔ محمد فضل ۔ محمد اشرف ۔ محمد اصیل ۔ محمد انور ۔ محمد اکمل اور محمد اکبر لاولد ۔

- محمد سلم آجکل ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۵ء لاہور بادامی باغ ٹیکنیکل سپروائزر ہیں ۔ ان کے دو لڑکے ہیں محمد ارشد اور محمد اظہر ۔

- محمد ارشد ۔ لاہور میں بی ۔ ایس ۔ سی کا طالب علم ہے ۔

- محمد اظہر ولد محمد سلم ۔ وہاڑی ضلع ملتان میں گھڑی سازی سیکھتا ہے ۔

- محمد اکرم ولد منشی محمد خاں بلڑی میں حوالدار تھا ۔ فوت ہو چکا ہے ۔ اس کا ایک لڑکا محمد ہمایوں موجود ہے

- محمد فضل ولد منشی محمد خاں لاہور میں ٹھیکیداری کرتا ہے ۔ صاحب اولاد ہے ۔

- محمد اشرف ولد منشی محمد خاں گھوٹکی (سندھ) میں ریلوے میں ملازم ہے ۔

- محمد اصیل ولد منشی محمد خاں ۔ وہاڑی ضلع ملتان میں ایجنسی سیمنٹ پر ملازم ہے ۔ صاحب اولاد ہے ۔

- محمد انور ولد منشی محمد خاں ۔ نوشہرہ ضلع پشاور میں ریلوے پولیس کا حوالدار ہے ۔ صاحب اولاد ہے ۔

- محمد اکمل ولد منشی محمد خاں ۔ وہاڑی ضلع ملتان میں گھڑی سازی کی دکان رکھتا ہے ۔ یہ سب بھائی ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۵ء میں موجود ہیں ۔

- میاں احمد خاں ولد حکیم سراج الدین طبیب و کاتب بھی تھے ۔ ان کا ایک بیٹا سعید احمد خاں ہے ۔

- سعید احمد خاں نے لاہور میں ریڈیو کی دکان کھولی ہے ۔ اس کا ایک لڑکا شمس نام موجود ہے ۔

Marfat.com
Marfat.com

- میاں رحمت خاں ولد حکیم سراج الدین۔ بدر تخلص رکھتا مرزائی مذہب اختیار کر لیا تھا لاہور احمدیہ بلڈنگس میں کتب فروش تھا۔ اس کے دو بیٹے ہیں، شوکت جاوید اور طارق پرویز۔
- شوکت جاوید میٹرک تک تعلیم رکھتا ہے۔ میڈیکل سٹور مزنگ چونگی لاہور میں ملازم تھے۔ مذہب مرزائیت سے تائب ہو گیا ہے۔ اس کے تین لڑکے ہیں۔ ندیم جاوید، فہیم جاوید۔ اور وسیم جاوید سب موجود ہیں۔
- طارق پرویز ولد رحمت خاں ایم اے تک تعلیم رکھتا ہے۔ پاسپورٹ کے دفتر میں سینیر کلرک ہے
- میاں نورالدین ولد میاں نظام الدین کے دو بیٹے تھے۔ محمد اسمٰعیل اور محمد اسحاق۔
- محمد اسمٰعیل۔ ہائی کورٹ لاہور میں ٹائپسٹ تھے۔ اس کے چھ بیٹے ہیں۔ ظفر احمد، عبدالودود سرفراز احمد۔ ذوالفقار احمد۔ افتخار احمد۔ امتیاز احمد۔ اور اعجاز احمد۔ سب موجود ہیں۔
- محمد اسحاق ولد میاں نورالدین۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ریلوے آڈٹ ایجنسی کا انچارج ہے اس کا ایک بیٹا محمد نواز ہے۔
- محمد نواز ڈلن ملز بنوں میں اکاؤنٹنٹ ہے۔
- میاں امام الدین ولد مولانا برخوردار کے دو بیٹے تھے۔ مولوی محمد عبداللہ خاں۔ مولوی سعداللہ خاں دونو مرزائی مذہب اختیار کر گئے تھے۔
- مولوی محمد عبداللہ خاں ہندو کالج پٹیالہ میں پروفیسر رہا۔ ۱۳۴۴ھ میں مجھے لاہور احمدیہ بلڈنگس میں ملا تھا۔ اس نے اعتراف کیا کہ ہمارے آباواجداد سلسلہ نوشاہیہ کے مرید تھے۔ اور اپنے دادا مولانا برخوردار کے پیر صاحب حضرت سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق نوشاہی رح کی کئی کرامتیں بھی اس نے بیان کیں۔ کتاب مکتوبات نبوی اس کی تالیف ہے۔ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مکاتیب شریفہ اور معاہدات جمع کئے ہیں۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ مصطفےٰ اور مرتضےٰ۔
- مصطفےٰ کا ایک بیٹا آفتاب احمد ہے۔ جو امریکہ چلا گیا ہے۔
- مرتضےٰ ولد مولوی محمد عبداللہ خاں کے دو بیٹے ہیں۔ محمود احمد اور رشید احمد۔

Marfat.com
Marfat.com

- محمود احمد کراچی میں اکاونٹ افسر ہے۔ صاحب اولاد ہے۔
- رشید احمد ولد مرحوم مسلم ٹاؤن لاہور میں بلڈنگ انسپکٹر ہے۔ صاحب اولاد ہے۔
- میاں علم الدین ولد مولانا برخوردار کے دو بیٹے تھے۔ مولوی حسام الدین۔ میاں فضل الدین لاولد۔
- مولوی حسام الدین۔ درگاہی والہ ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے۔ بہترین خوشنویس تھے۔ خط نسخ میں کمال اُستاد تھے۔ ان کے ہاتھ کا لکھا ہوا قصیدہ بردہ میرے (نزانت کے) کتبخانہ میں موجود ہے۔ ان کے دو بیٹے ہیں۔ مولوی عنایت اللہ۔ میاں ہدایت اللہ مرحوم
- مولوی عنایت اللہ صاحب علم ہیں۔ مشرب اہلحدیث رکھتے ہیں۔ ان کا ایک بیٹا مولوی کفایت اللہ ہے
- مولوی کفایت اللہ۔ کاتب ہے۔ اور کراچی کالج میں لیکچرار ہے۔ صاحب اولاد ہے۔
- میاں چراغ دین ولد مولانا برخوردار کے دو بیٹے تھے۔ حکیم عبدالعزیز۔ بابو خیرالدین۔ دونو نے مرزائی مذہب اختیار کر لیا تھا۔
- حکیم عبدالعزیز کا ایک بیٹا محمد صادق ہے۔
- محمد صادق۔ ہائیکورٹ لاہور کے ایک وکیل حمید الدین کا کلرک ہے۔ اس کے چار بیٹے ہیں۔ شمشاد احمد۔ سلیم احمد۔ اعجاز احمد اور تسلیم احمد۔
- شمشاد احمد۔ انارکلی لاہور میں کسی پرائیویٹ ملازمت میں ہے۔
- سلیم احمد ولد محمد صادق۔ ریڈیو فیکٹری مسلم ٹاؤن لاہور میں ملازم ہے۔
- اعجاز احمد ولد محمد صادق۔ پانچویں جماعت کا طالب علم ہے
- بابو خیرالدین ولد میاں چراغدین ریلوے کا گاڈ تھا۔ اس کا ایک لڑکا سردار خاں ہے۔
- سردار خاں ریٹائر ریلوے گاڈ ہے۔ گارڈن ٹاؤن لاہور میں رہتا ہے اس کے تین لڑکے سجاد احمد۔ مسعود احمد۔ محمد احمد
- سجاد احمد ائیر فورس میں سارجنٹ ہے۔
- مسعود احمد ولد سردار خاں۔ ہائی کورٹ لاہور میں ایڈووکیٹ ہے۔
- محمد احمد ولد سردار خاں۔ پاکستان ائیر فورس میں پائلٹ ہے۔ یہ سب ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۵ء میں موجود ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

(۹)

بہادر شاہ

بابا بہادر شاہ تمسہ والے رح

آپ کا نام بہادر شاہ مشہور بادے شاہ۔ مریدوں میں سخی بہادر شاہ کہے جاتے تھے۔
بیعت و خلافت بابا مراد شاہ صاحب ہردیو والے رح سے تھی۔

تاریخ ولادت آپ قوم مراسی سے تھے۔ سنہ ۱۲۱۰ ایکہزار دو سو دس ہجری مطابق سنہ ۱۷۹۶ ایکہزار سات سو چھیانوے عیسوی میں موضع بھکنہ ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے۔ [۱]

خلوت آپ بہت مدت تک گوشہ نشین رہے۔ صبح صادق کے وقت حجرہ میں داخل ہوتے۔ عشا کے وقت باہر نکلتے۔ سورج کی روشنی سے پرہیز رکھتے۔ یاد الٰہی میں اوقات بسر کرتے۔ حتے کہ معرفت الٰہی کا دروازہ آپ پر کھل گیا۔ اور نور باطن حاصل ہوا۔ [۲]

آپ کو حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا تصور حاضر رہتا تھا۔ [۳]

حرارت عشق آپ میں عشق کی حرارت اسقدر تاب افروز تھی کہ ہمیشہ صندل پانی میں گھس کر دماغ پر لیپ کیا کرتے۔ [۴]

توکل علے اللہ ایک روز آپ کی اہلیہ نے حجرہ میں آکر عرض کیا کہ ہم نو روز کے فاقہ میں ہیں۔ گھر میں کوئی چیز کھانے کی موجود نہیں۔ ابھی وہ یہ گفتگو کر رہی تھیں کہ ایک شخص گوشت لے کر حاضر ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اے بی بی! اگر تو اور ذرا صبر کرتی تو شاید رزق کی جگہ خود رازق تمہارے گھر آجاتا۔ [۵]

---

[۱] مکتوب سائیں برکت علی درویش سکھانوی [۲] مکتوب سید فضل حسین بخاری قادر آباد۔
[۳] مکتوب سائیں برکت علی۔ [۴] [۵] مکتوب سید فضل حسین۔ ۱۲ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

کرامات

آپ سے خوارق و کرامات کا ظہور ہوتا تھا۔ [۶]

ایک سکھ کو عہدہ سے معزول کرنا ایک بار آپ قلعہ شیخوپورہ میں سردار سوبھا سنگھ اہلکار کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ ننگے پاؤں آپ کے استقبال کو دروازہ تک آیا اور عزت و احترام سے مسند پر بٹھایا۔ آپ نے اُس کو پوچھا تمہارے دروازہ پر ہجوم کیسا ہے؟ اُس نے کہا ایک چور پکڑا گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ یہ تو سب لوگ پابزنجیر نظر آتے ہیں۔ اُس نے بتایا کہ اصل میں چور تو ایک ہی ہے۔ مگر ہم کو سرکار مہاراجہ سے اختیار ہے کہ جس کو چاہیں قید کر دیں۔ آپ کی طبیعت میں بہت طیش آیا اور اُسی وقت اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہا کہ اگر یہ بات ہے تو ہم کو بھی سرکار عالی سے اختیار دیا گیا ہے۔ کہ جس کو چاہیں عہدۂ حکومت سے معزول کر دیں چنانچہ اُسی روز واقعی لاہور سے اُس کی معزولی کا پروانہ آگیا پھر وہ ساری عمر آپ کا خدمتگار رہا۔ [۷]

بکری کا تین سال تک شیر دار رہنا ایک مرتبہ آپ کچھ بیمار ہوئے طبیب نے آپ کو گولیاں دیں کہ بکری کے دودھ کے ساتھ کھایا کریں۔ آپ نے ایک چرواہے کو کہا کہ ایک بکری ہمارے لئے خاص کر دو۔ اُس نے اپنے ریوڑ سے ایک بکری آپ کے لئے مقرر کر دی۔ تین سال تک آپ وہ گولیاں روزانہ کھاتے رہے اور تین سال تک وہ متواتر دودھ دیتی رہی۔ اور اتنے عرصہ میں وہ بار دار نہ ہوئی۔ [۸]

سکھوں کا مطیع ہونا آپ موضع شمسہ میں سکونت پذیر تھے۔ وہاں سکھوں کا زور تھا۔ وہ مسلمانوں سے سخت عداوت رکھتے تھے۔ آپ کے تصرف سے وہ ایسے مطیع و مسخر ہوئے کہ مرید ہو گئے۔ اور میلہ کے دنوں میں سب فقرا کی دل و جان سے خدمت کیا کرتے۔ [۹]

یارانِ طریقت آپ کی صلبی اولاد نہیں ہوئی۔ آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱	بابا منگے شاہ سجادہ نشین	شمسہ شریف	ضلع شیخوپورہ
۲	سید مردان شاہ بخاری رح	قادر آباد	گجرات

---

[۶] مکتوب سائیں برکت علی درویش [۷] [۸] [۹] مکتوب سید فضل حسین قادر آبادی - شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

۳	سید حیات شاہ ولد سید مردان شاہ بخاری	قادر آباد	گجرات
۴	بابا محرم درزی	〃	〃
۵	بابا فتح الدین درزی	〃	〃
۶	بابا سیدے شاہ سید	〃	〃
۷	بابا بہادر شاہ کمہار	جگ اگو۔ کلار	گوجرانوالہ
۸	بابا محکم شاہ نیلاری	سیکھم	〃
۹	بابا حسن شاہ مراسی	سوہیاں	امرتسر
۱۰	بابا میراں شاہ مراسی	بھکنہ	〃

تاریخ وفات بابا بہادر شاہ کی وفات بعمر پچاسی سال آٹھویں رجب ۱۲۹۵ھ ایکہزار دو پچانوے ہجری مطابق آٹھویں جولائی ۱۸۷۸ء ایکہزار آٹھ سو اٹھتر عیسوی موافق پچیسویں ہاڑ ۱۹۳۵ء ایکہزار نو سو پینتیس بکرمی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ ۲۱ء اکیسواں جلوسی تھا۔

مدفن آپ کا روضہ موضع شمسہ شریف۔ ڈاک خانہ مرزا در کلاں ضلع شیخوپورہ میں ہے۔ ہر سال بتاریخ مذکور بڑا میلہ ہوتا ہے۔ قوالیاں ہوتی ہیں۔ وجد و حال کا بازار گرم رہتا ہے۔

مادۂ تاریخ

"سرمست جام قنا" ۱۲۹۵ھ

Marfat.com
Marfat.com

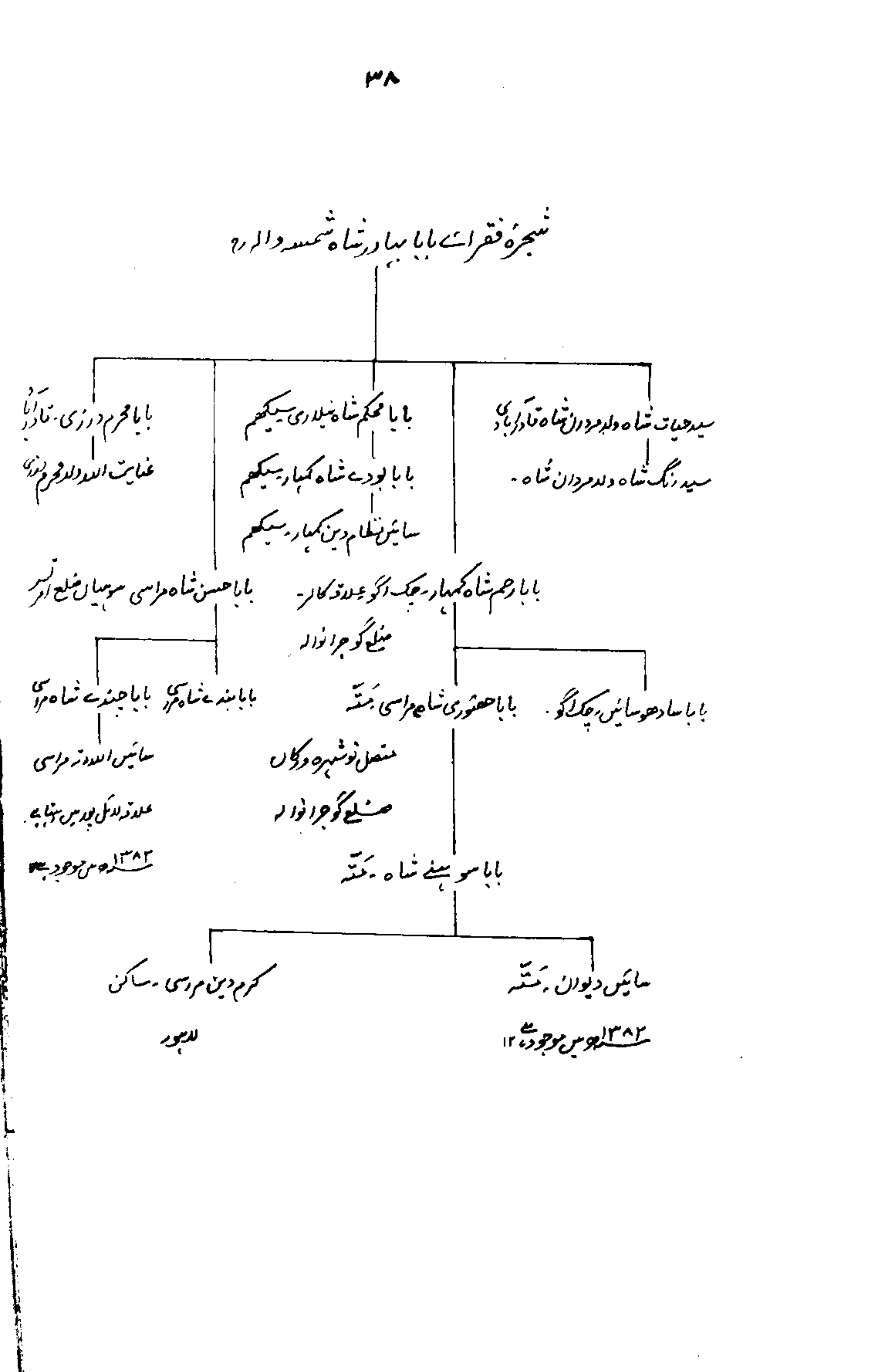

Marfat.com
Marfat.com

(۱۰)

بھرپور شاہ

بابا بھرپور شاہ دتو والے رح

یہ حضرت سید خدا بخش بن سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات برخورداری سائیں پالوی رح کا مرید تھا۔ قوم سندھو تھی۔ آبائی وطن ستراہ سندھواں ضلع سیالکوٹ تھا۔ وہاں سے چل کر موضع دتو میں آکر سکونت گزین ہوا۔ جو ضلع گجرات میں قصبہ کھاریاں کے پاس ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ اپنے پیر کا عاشق و شیدا اور خدا شناسا تھا۔ بیشہ فقری اختیار کیا۔

مختصر تذکرہ اولاد بابا بھرپور شاہ رح

- بابا بھرپور شاہ کا ایک بیٹا سائیں فضل علی تھا۔ جو دتو میں آباد رہا۔
- سائیں فضل علی کے تین بیٹے تھے۔ سلطان علی۔ قاسم علی اور مردان علی۔
- سلطان علی کھاریاں میں جا بسا گیا۔ اس کے دو بیٹے اللہ دتہ اور سرکت علی ۱۳۹۱ھ میں موجود ہیں۔
- اللہ دتہ کا ایک بیٹا نواب علی موجود ہے۔ انگلینڈ میں جا بسا گیا ہے۔ اسکا بیٹا کاظم نام ہے
- سرکت علی ولد سلطان علی کے دو بیٹے۔ اکبر علی اور امام علی موجود ہیں۔
- امام علی کے تین لڑکے ہوئے آزاد علی۔ سجاد علی۔ ذوالفقار علی۔ دو بھائیوں کا فوت ہو گئے ہے۔
- قاسم علی ولد سائیں فضل علی کا ایک بیٹا محمد علی۔ کھاریاں میں آباد ہے۔
- محمد علی کے دو لڑکے اشرف اور جاوید موجود ہیں۔
- مردان علی ولد سائیں فضل علی کا ایک بیٹا ہاشم علی تھا۔
- ہاشم علی کا ایک بیٹا سردار علی کھاریاں میں رہتا ہے۔
- سردار علی کے دو لڑکے یوسف اور یونس اس وقت ۱۳۹۱ھ میں موجود ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

دیباچہ

(۱۱)

پہلے خیال

میاں پہلے خاں چاریاری ؒ

یہ موضع چاریاری کا رہنے والا تھا جو قصبہ رسول نگر۔ ضلع گوجرانوالہ کے متصل جنوبی طرف ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ بچپن میں والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ والدہ نے جس کا نام مریم المعروف مریاں تھا۔ اس کی پرورش کی۔ جوان ہو کر حضرت سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق ابن سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات مزخوردار ی سابنیالوی ؒ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوا۔ کاشتکاری کیا کرتا۔ اپنی کمائی سے ایک جوگ کی داھی اپنے مرشد صاحب کو نذرانہ میں دیا کرتا تھا جیسا کہ مندرجہ ذیل تحریر نیاز نامہ سے ظاہر ہے۔

نیاز نامہ کی تحریر | "منشا پہلے خاں پسر بائی مریاں مسلمان چاریاری ام۔ درین وِلا معاملہ کشتکار یک جوگ سابق برداشتہ ازاں میانصاحب شاہ الٰہی بخش پسر فضیلت پناہ میاں شاہ نور اللہ جیو۔ برائے عند اللہ و نیاز حضرت رسول اللہ م معاف و مرنوع القلم نمودہ شد کہ مال حاصل آں را فصل بفصل صرف ہا یحتاج خود نمودہ بدعائے از دیادِ دولت و ترقی مراتب ایں جانب در درگاہ ایزد سبحانہ و تعالیٰ خمس الاوقات بحضور روضہ مبارک حضرت نوشہ صاحب گنج بخش قدس اللہ سرہ العزیز اشتغالِ مواظبت بنمودہ باشند۔ انشاء اللہ تعالیٰ تا حین عمل دخل خود ایں جانب و کسے دیگر از متعلقانِ ایں جانب بعلتِ محصول وغیرہ مزاحم احوالِ میانصاحب موصوف نخواہد شد۔ و از آنکا بید سوم کار بیگار و ابواب تکلیف شعار بحالش راہ نخواہد یافت۔ بنابراں ایں چند حرف بطریق نیاز نامہ نوشتہ دادہ شد کہ ثانی الحال سند معتبری باشد تحریر بتاریخ ششم ماہ ذی الحجہ ۱۲۷۸ھ مطابق تاریخ ہفتم ماہ چیت سمت ۱۹۱۷ بکرماجیت" [یہ نیاز نامہ خطی پیر کتبخانہ میں بروقت شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۱۲)

بابا پیر شاہ

بابا پیر شاہ جلالپوری رح

آپ میاں عبدالغفور ولد میاں شہاب الدین ساکن جھنگی ماہی شاہ کے مرید و خلیفہ تھے۔ کامل اولیاء اللہ سے تھے۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص احباب یہ تھے۔

۱ میاں شرف الدین قاری رح

۲ بابا امام شاہ گورداسپوری رح

مدفن | بابا پیر شاہ کا مزار موضع جلال پور متصل میانی افغاناں ضلع سوتیار پور تحصیل و سوتہ مشرقی پنجاب میں ہے۔ وہاں کچھ اراضی معافی دربار کے نام درج ہے۔ [تذکرۃ المشائخ]

شجرۂ نقرائے بابا پیر شاہ جلال پوری رح

بابا امام شاہ گورداسپوری

میاں جاموں شاہ راجپوت۔ ساکن جھاپہ بطرف شمال متصل قلعہ شیخوپورہ۔

عبدالغنی ارائیں۔ ساکن چک ۲۷۲ ... حسین آباد۔ سرستہ فنکاراں ضلع شیخوپورہ ... سن مجھے تو شہرہ شریف کے عرس پر ملا تھا ...

میاں شرف الدین قاری

کمال ... شاہ۔ ساکن شیخ ... گورداسپور

۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۳ء ... حج بھی کیا ہے۔ صاحبزادہ پیر سراج ... واحد ... پانچ ترلعیت ہے۔ صاحبزادہ پیر سراج ... تذکرۃ المشائخ سے ... ملاقات ہوئی ہے۔ وہ اس کے ... حسن اخلاق کی تعریف کرتے ہیں۔ ... کا ... ہے۔ ... علم

Marfat.com
Marfat.com

ج

(۱۳)

جمعہ شاہ

باباجمعہ شاہ لاہوری

آپ مرید وخلیفہ بابا دلیل شاہ بٹہ والا رام کے تھے۔ [1]

ابتدائی حالات | جوانی کے زمانہ میں آپ نوکری کرتے تھے۔ کسی عورت سے محبت ہوگئی۔ اُس کے پاس ایک رات غلیہ میں کوٹھے پر بیٹھے تھے کہ اُس کا شوہر آگیا۔ آپ نے کوٹھے سے چھلانگ لگائی۔ اتفاقاً آپ کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ خیر! عشق مجازی میں تکالیف کا سامنا ہوتا ہی ہے۔ آخر تائب ہوکر راہِ حق کی طرف ساعی ہوئے۔ اور اپنے پیر کی نگاہ سے منازلِ فقر پر عبور کیا۔ [2]

سکونت | پہلے آپ موضع گرداوالی ضلع امرتسر میں رہے۔ وہاں سے لاہور چلے آئے۔ چند سے گڑھی شاہو میں اپنے مرید بابا نمانے شاہ کے تکیہ پر رہے۔ وہ آپ کے آنے سے پہلے فوت ہو چکے تھے۔ پھر اُن کے مرید بابا باگھے شاہ نے آپ کو دادا مرشد ہونے کی حیثیت سے اپنے پاس موضع اچھرہ میں رکھا۔ وہیں وفات پائی۔ [3]

یارِ طریقت | آپ کے مریدوں میں سے ایک درویش بابا نمانے شاہ لاہوری تھا۔

تاریخ وفات | باباجمعہ شاہ کی وفات انتیسویں شوال ۱۲۷۹ھ ایکہزار دو سو چوہتر ہجری مطابق بارہویں جون ۱۸۵۸ء ایکہزار آٹھ سو اٹھاون عیسوی۔ جو فی تیسویں جیٹھ سمت ۱۹۱۵ ایکہزار دو سو پندرہ بکرمی میں بعہدِ سلطنت سراج الدین بہادر شاہ ظفر بن اکبر شاہ ثانی بادشاہِ دہلی ہوئی۔ ۳۲ سنہ بائیسواں جلوسی تھا۔ اُسوقت انگریزوں کی طرف سے لارڈ کیننگ کی گورنری کا تیسرا سال تھا۔

---

[1] باغ اولیائے ہند چمن اول ص۴۲ [2] [3] تحقیقاتِ چشتی ۶۵۵/۶۵۷ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

مدفن | آپ کی قبر۔ موضع اچھرہ متصل لاہور۔ کے مغربی جانب ہے۔ اس پر آپ کے مرید المرید بابا باگھے شاہ لاہوری رح نے روضہ بنوایا تھا۔ اس کا حال کتاب تحقیقات چشتی میں اس طرح لکھا ہے۔

"موضع اچھرہ کے غرب رویہ ایک مسجد پرانی ہے۔ جس کی قالبوتی ایک گنبد والی اس کے مشرق کی طرف ایک دائرہ یعنی تکیہ۔ اس تکیہ میں ایک مقبرہ فقیر جمعہ شاہ کا۔ باہر اس کے چار قبریں جنوب کی طرف۔ چونکہ یہ جمعہ شاہ دادا مرشد باگھے شاہ کا ہے۔ باگھے شاہ نے اس روضہ کی تعمیر کرائی ہے۔ روضہ خورد مربع سفید۔ دروازہ اس کا جنوب رویہ سمت مشرق میں کوٹھہ خام۔ اور پیچھے ان کوٹھوں کے جنوب رویہ ایک اور ایسا دالان دردالان" [۲]

مادۂ تاریخ

"ظفر مند" ۱۲۷۴ھ

---

[۲] تحقیقات چشتی ص ۴۵۶ ثانت

Marfat.com
Marfat.com

(۱۴)

جواہر شاہ

بابا جواہر شاہ لاہوری رح

والد کا نام میاں کریم بخش قوم تبلی۔ لاہور کے باشندہ تھے۔ موچی دروازہ کے باہر لکڑی کا ٹال رکھتے تھے۔

واقعہ بیعت | ایک روز آپ ٹال پر لکڑی چیر رہے تھے کہ اتفاقاً بابا الٰہی شاہ لاہوری رح آگئے اور فرمایا اے جواہر! کلہاڑا پھینک دے اور آجا۔ آپ چونکہ فقیروں سے محبت رکھتے تھے اُسی وقت کلہاڑا پھینک دیا، اور اُن کے پیچھے ہو لئے۔ اُنہوں نے درگاہ حضرت شاہ کنٹھ نوشاہی پر لے جاکر آپ کو بیعت کیا اور توجہ باطنی سے عشق حقیقی سے لبریز کر دیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں خلافت سے سرفراز فرمایا۔ [1]

تولیت درگاہ شاہ کنٹھ رح | آپ تمام عمر درگاہ حضرت شاہ کنٹھ رح کے مجاور بنے رہے تاریخ لاہور میں ہے۔ "پختہ مقبرہ شاہ کنٹھ کا۔ ۱۲۹۱ھ ہجری میں مسمی جواہر شاہ نے از سرِ نو بنوایا ہے مسجد بھی اس نے پختہ بنوائی ہے۔"

نیز تاریخ لاہور میں ہے۔ "جواہر شاہ سجادہ نشین حال۔ نوشاہی سلسلے میں پاک رحمان تک شجرہ ملاتا ہے۔ اس طرح پر کہ جواہر شاہ خادم الٰہی شاہ کا۔ اور وہ گامے شاہ کا۔ اور وہ محمد زمان کا۔ اور وہ شاہ عصمت اللہ کا، اور وہ شیخ عبدالرحمن المعروف پاک رحمان کا۔ اور وہ نوشاہ گنج بخش کا۔" [2]

---

[1] فیض محمد شاہی قلمی جلد دوم ص ۱۷ [2] تاریخ لاہور ص ۳۰۷ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

حلیہ ولباس | آپ کا قد درمیانہ۔ رنگ گندم گون۔ داڑھی کو مہندی لگاتے تھے۔ خوش خلق و خوش لباس تھا۔ لباس سادہ فقیرانہ ہوتا۔ کھدر کا کرتہ پہنتے۔ کمر میں لنگی باندھتے۔

اولاد | آپ کا ایک ہی بیٹا سائیں چنن نام تھا۔

یارانِ طریقت | آپ کے مریدوں کا حلقہ کافی تھا۔ ازانجملہ خواص یہ تھے۔

۱ سائیں چنن لاہوریؒ۔ فرزند آپ کا۔

۲ سائیں فتح الدین المعروف بابا ڈھینگے شاہ پراچہ لاہوری رح

۳ سائیں عبدے شاہ حجام لاہوری رح

۴ سائیں شادی تیلی لاہوری رح

۵ سائیں کریم۔ از ڈھلانوالی۔ ضلع گوجرانوالہ

تبرکات | آپ کی تسبیح اور کنٹھ اور دستار۔ اولاد کے پاس محفوظ ہے۔

تاریخ وفات | بابا جواہر شاہ کی وفات تیرہویں محرم ۱۳۰۲ھ یکہزار تین سو دو ہجری مطابق دسمبر نومبر ۱۸۸۴ء ایکہزار آٹھ سو چوراسی عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ ۲۷ سال عیسوی جلوسی تھا۔ آپ کی قبر لاہور۔ بیرون موچی دروازہ۔ مقبرہ شاہ کنٹھ کے جوار میں حویلی کی طرح بختہ بنی ہوئی ہے۔

مادۂ تاریخ

"بجنت نشیر" ۱۳۰۲ھ

مختصر تذکرہ اولاد بابا جواہر شاہ رح

- بابا جواہر شاہ لاہوری رح کا ایک ہی بیٹا سائیں چنن تھا

- سائیں چنن پیشہ قلعی گری کیا کرتا تھا۔ ۹ رجب ۱۳۸۱ھ ۱۸ دسمبر ۱۹۶۱ء [illegible]

ہوئے۔ سائیں دین محمد لاولد۔ اور میاں علی بخش۔

- میاں علی بخش کے دو لڑکے ہیں فیض دین اور نور محمد۔ دونوں باپ بیٹے [illegible] ۱۹۰۱ء

[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

شجرہ خلفائے بابا جواہر شاہ لاہوری ؒ

Marfat.com
Marfat.com

چ

(۱۵)

چراغ

میاں شاہ چراغ جھنگی دارحؒ

آپ میاں عبدالغفور ولد میاں شہاب الدین صاحب جھنگی دارحؒ کے اکلوتے فرزند اور مرید و خلیفہ و سجادہ نشین تھے۔ بابا لاہی شاہ صاحبؒ کے دربار کی سجادگی آپ کو پہنچی۔ سلیم التواریخ میں آپ کا نام چراغ شاہ لکھا ہے۔

عبادت و ریاضت | تذکرۃ المشائخ میں ہے۔

"حضرت شاہ چراغ بڑے کامل اکمل مکمل ولی اللہ تھے۔ آپ کی زبان [illegible] تلاوت [illegible] آپ شب و روز قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے اور [illegible] پیشگان و [illegible] عبادت گزار بھی تھے اور آپ نے اپنے والد حضرت عبدالغفور سے [illegible] اور فیض حاصل کیا اور [illegible] عبادت و ریاضت عمدہ تھا۔"

اولاد | آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱ میاں محمد شاہ صاحب۔

۲ میاں علی محمد [illegible]

۳ میاں محبوب علی صاحب۔

تاریخ وفات | میاں شاہ چراغ [illegible] وفات [illegible] ہجری مطابق ۱۹۰۵ء [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

جلوسی تھا۔ قبر جھنگی بایا ماھی شاہ ضلع ہوشیارپور مشرقی پنجاب میں ہے۔

مادۂ تاریخ

«محبوب خدا ترس» ۱۳۲۳ھ

مختصر تذکرہ اولادِ شاہ چراغ جھنگی والا رح

- میاں شاہ چراغ صاحب رح کے تین بیٹے تھے۔ میاں احمد شاہ۔ میاں علی محمد۔ اور میاں محبوب علی
- میاں احمد شاہ۔ اپنے والد کے مرید تھے۔ ۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۱ھ ۲۹ ستمبر ۱۹۳۲ء جمعرات ۴ بجے دن۔ اچانک چاہ کلاں دافعہ دربار بابا ماھی شاہ میں گر پڑے۔ اور فوت ہو گئے ان کے چار بیٹے تھے۔ میاں محمد یوسف۔ ڈاکٹر محمد موسےٰ۔ ڈاکٹر طفیل محمد۔ مولوی پیر میر احمد۔
- ڈاکٹر محمد موسےٰ اپنے والد کے بعد سجادہ نشین ہوئے ۱۳۵۱ھ میں موجود تھے۔
- پیر میر احمد ولد احمد شاہ۔ منشی فاضل اور مولوی فاضل تھے۔ اپنے بزرگوں کے حالات میں ایک کتاب تذکرۃ المشائخ تصنیف کی۔ انقلاب کے زمانہ ۱۳۶۶ھ ۱۹۴۷ء میں سکھوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔
- میاں علی محمد ولد شاہ چراغ کے تین بیٹے تھے۔ منشی محمد ایوب۔ میاں نبی بخش اور میاں پیر احمد
- میاں محبوب علی ولد شاہ چراغ۔ میاں غلام محمد ولد محمد بخش صاحب کے مرید تھے۔ کامل بزرگ پابند شریعت تھے۔ کئی چلے بھی کئے۔ رجوعاتِ خلق بہت تھی۔ ان کا ایک لڑکا فقیر محمد عرف بابا نام ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

(۱۶)

چراغ دین

فقیر چراغ دین برقندازی گوندلانوالیہؒ

آپ حضرت فقیر فضل دین برقندازی گوندلانوالیہ رح کے بڑے بیٹے اور مرید و خلیفہ تھے۔
سنہ ۱۲۰۴ھ ایکہزار دوسو چار ہجری مطابق سنہ ۱۷۹۰ء ایکہزار سات سو نوے عیسوی میں پیدا ہوئے۔
گوندلانوالہ مضافات گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے۔

قابلیت آپ اپنے سب بھایوں میں سے لائق اور معتبار کار تھے۔ آپ نے اپنے والد صاحب کی وفات کے بعد اُن کی جاگیر کو بعدالت منشی شیوسہائے صاحب قائم مقام ڈپٹی کلکٹر مہتمم بندوبست اضلاع گوجرانوالہ و سیالکوٹ اپنے اور اپنے بھایوں کے نام بحق کرایا۔

یادِ طریقت آپ کا چھوٹا بھائی فقیر نصر دین آپ کا بھی مرید و خلیفہ تھا۔

Marfat.com
Marfat.com

چوغطے شاہ

بابا چوغطے شاہ۔ گنگ بلگن دالرح

آپ بابا دیس شاہ بادشاہ ٹبہ دالرح کے مرید و خلیفہ تھے۔ ادب اور اعتقاد میں بلند مرتبہ رکھتے تھے۔

خدمات شیخ | آپ بچپن سے مفلوج (لولا) تھے جسم کا نچلا حصہ کمزور تھا چل پھر نہیں سکتے تھے۔ آپ نے بارہ سال تک اپنے پیر صاحب کے لنگر خانہ میں چکی پیسنے کی خدمت کی۔ جو کچھ لنگر میں پکتا۔ وہ آپ کے ہاتھوں کا پسا ہوا آٹا ہوتا۔ اگر کوئی شخص آپ کو ملنے کے واسطے آتا اور خیر خیریت پوچھتا تو آپ چکی کو ٹھہرا کر اس سے بات نہ کرتے تھے۔ بلکہ چکی کو تیز کر دیتے اور اس شخص سے پوچھتے کہ "تم یہ بتاؤ کہ میری پیروں رینہ آوے گی یا نہیں۔" اور زار و قطار روتے۔ [1]

عطائے خلافت | بارہ سال کے بعد مرشد صاحب نے آپ کو خلافت و اجازت سے نوازا۔ اور فرمایا۔ تو نے ہماری خدمت کی ہے۔ سب لوگ تمہاری خدمت کریں گے۔ چنانچہ اپنے گاؤں گنگ بلگن میں آئے۔ آپ کے کمالات و کرامات کا عام شہرہ ہو گیا۔ لوگ آپ کو پالکی میں یا مونڈھوں پر اٹھا کر اپنے دیہات میں لے جاتے۔ اور آپ کی دعا سے مستفید ہوتے آپ کی زبان سے جو نکلتا۔ وہ ہو جاتا تھا۔ [2]

رعب ولایت | منقول ہے کہ ایک مرتبہ صاحبزادہ سلطان ٹبہ ولد سلطان محمد سیالوی نوشہروی موضع ہاشم سفر میں تھے۔ ایک گاؤں بوسال نام میں پہنچے۔ وہاں سکھوں نے ان کی

---

[1] محمد شاہی۔ جلد اول ص ۱۶۵ - شرافت

Marfat.com
Marfat.com

گھوڑی چُرالی بہتیرے لوگوں نے مانگی مگر سکھوں نے نہ دی۔ صاحبزادہ صاحب نے آپ کو طلب کیا، آپ کسی درویش کے کندھوں پر سوار ہو کر آئے۔ سکھوں پر ایسا رعب چھایا کہ وہ دست بستہ ہو کر عجز عورتوں اور بیٹیوں کے آپ کے قدموں پر آ گرے۔ اور معافی مانگی اور گھوڑی واپس کی اور نذرانہ بھی دیا۔ آپ نے صاحبزادہ صاحب کو مخاطب ہو کر فرمایا، یہ کیا وجہ ہے؟ کہ آپ کے مانگنے پر سکھوں نے گھوڑی نہ دی اور میں آپ کے بزرگوں کے غلاموں کا غلام ہوں، میرا نام سُنتے ہی سکھوں کے چھکے چھوٹ گئے۔ انہوں نے کہا کہ آپ ہی بتائیں۔ آپ نے فرمایا۔ آپ پیرزادہ کہلاتے ہیں۔ اور خواہشات نفسانی میں مبتلا ہیں۔ ریشمی کپڑے اور سونے کے کڑے زیب تن کئے ہیں۔ یہ اُتار دو اور اپنے آباؤ اجداد کا راستہ اختیار کرو۔ اُسوقت سلطان مُلک صاحبؒ آپ کے مرید ہو گئے اور رات کا سونا اور دن کا کھانا اپنے نفس پر حرام کر دیا۔ چنانچہ ساری عمر صایم الدھر اور قایم اللیل رہے۔ ریاضت و مجاہدہ کے برکات اور آپ کی توجہات سے مقام ولایت تک پہنچ گئے۔ ؎

کرامات

کشف کونی ایک مرتبہ آپ نے اپنے گھوڑے فرما دیا۔ کہ میرے مرشد صاحبؒ کے توشہ خانہ کو آگ لگ گئی ہے۔ چنانچہ واقعی اُسوقت وہاں آگ لگی تھی۔ باغ اولیائے ہند میں ہے

مصرع خادم آکھے پیر میرے نوں توشہ خانہ سڑیا [۳] ۵

آپ کی بکریوں کا احترام آپ کے پیتوں کی بکریاں کر کسانوں کے کھیت کر جائیں تو وہ ناراض نہیں ہوتے اور آپ کے نام کا احترام سے بکریوں کو ہٹاتے تھے نہیں۔ باغ اولیائے ہند میں ہے۔ ۵

ہور جو غطے شاہ دیاں بکریاں ایس زمانے یار کھیتی وچوں کوئی نہ موڑے کر دیاں پھیرن اجاڑ [۴] ۵

۳ ۵ ۴ ۵ باغ اولیائے ہند صہ ۲۱ شرافت۔ بحوالہ فیض محمد شاہی قلمی ج ۱ ص ۱۲۴۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

یاران طریقت | آپ کے خواص درویش صاحب سلسلہ یہ تھے۔

۱ میاں سلطان ملک ولد سلطان محمد بچیاری نوشہروی رح

۲ بابا رمضان شاہ رح

۳ بابا گھیسی شاہ رح

۴ بابا سوداگر شاہ رح

۵ بابا جوائے شاہ رح

۶ بابا رحم شاہ رح

۷ بابا محبوب شاہ رح

۸ بابا حبیب شاہ رح

مدفن | بابا چوغطے شاہ کا مزار موضع کنگ بلگن ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ روضہ بنا ہوا ہے۔

شجرۂ فقرائے بابا چوغطے شاہ کنگ بلگن رح

بابا سوداگر شاہ

بابا حبیب شاہ — سائیں لال شاہ

بابا جوائے شاہ — (بعض مجبوراً بابا جوائے شاہ کہتے ہیں)

بابا رحم شاہ قوم سنجرا بلگن والہ

سائیں لال شاہ ولد رحم شاہ

۳ سائیں برکت علی ڈھلم — ۱۰۹۶ھ

(نسبش محمد شاہی تلمی ج ۲)

بابا امام شاہ

بابا عمر شاہ

بابا اعظیم شاہ

بابا ساس دیاری شاہ

بابا رمضان شاہ — بابا رُلدو شاہ — بابا بھوندو شاہ — سائیں میراں بخش

بابا گھیسی شاہ — بابا فضل شاہ — سائیں میراں بخش

بابا محبوب شاہ — بابا لدھو شاہ — محمد بخش فقیر

بابا جھنان شاہ — بابا امام شاہ

بابا عالم شاہ

..... یہ بیگووالہ ضلع سیالکوٹ کا باشندہ تھا۔۱۲

ف یہ فقرا کی تفصیل گلزار فقرا مصنفہ مولوی حکیم کرم الٰہی فاروقی نوشاہی ساکن بیگووالہ ضلع سیالکوٹ سے لکھی گئی ہے۔۱۲

Marfat.com
Marfat.com

ح

(۱۸)

حسن محمد

میاں حسن محمد لکھنوالی ؒ

آپ میاں غلام حمید ؒ ولد میاں دیدار بخش صاحب لکھنوالی کے بیٹے اور مرید و خلیفہ تھے موضع گگڑ والی ضلع سیالکوٹ میں چلے گئے۔ وہیں مدفون ہیں۔ کتاب قادری بوستان تحفہ دیوان منت[۲] میں ہے۔

ڈکے بھیر نہ دیس بنجاے اونہاں پھیرا پایا — حسن محمد گگڑ والی اپنا ڈیرہ لایا
صاحب جاہ ایہ مرد گرامی وڈیاں تھاناں والا — حلم خلق دا وارث مخبر صاحب علم کمالا
کوڑے کیاں توں ارلے پاسے نالے کنڈھے بھائی — رد فند سندا حسن محمد واہ واہ جوہ سوہائی

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ میاں فضل احمد ؒ
۲ میاں برکت علی ؒ

---

[۱] قادری بوستان مصنفہ دیوان مستعسر قادری فتح فتنی [illegible] دیوان [illegible]
مولانا محمد قطب الدین کھوکھر سکن کوٹلی معلاں ضلع کوجرانوالہ ؒ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۱۹)

حیات شاہ

میاں حیات شاہ تھرپالوی رح

عرف محمد شاہ

آپ میاں پیر شاہ تھرپالوی رح کے بڑے بیٹے اور مرید و خلیفہ تھے۔ بقول دیگر بابا پیر شاہ راجپوت کے مرید تھے۔ وہ مرید آپ کے دادا شیخ حاتم شاہ تھرپالوی رح کا تھا۔

آپ نے تعلیم و تربیت اپنے جد امجد اور والد بزرگوار سے پائی۔ ہمیشہ خدا کی طرف دھیان رکھتے۔ اور دل کو خیالات غیر سے مصفا رکھتے۔ [تذکرہ حاتمیہ صفحہ ۲۶]

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ میاں عالم شاہ رح

۲ میاں خورشید عالم رح

یارِ طریقت | آپ کے چھوٹے بھائی میاں ننھے شاہ آپ کے مرید و خلیفہ تھے۔

تاریخ وفات | میاں حیات شاہ کی وفات تئیسویں ذی الحجہ ۱۳۴۰ھ ایکہزار تین سو چالیس ہجری مطابق ستائیسویں اگست ۱۹۲۲ء ایکہزار نو سو بائیس عیسوی میں بعہد سلطنت جارج پنجم والد ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ ۱۳ سنہ تیرہواں جلوسی تھا۔ آپ کی قبر تھرپال تحصیل ماردان ضلع مالاکنڈ میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"خواجہ حیات شاہ" ۱۳۴۰ھ

شجرۂ اولاد میاں حیات شاہ رح

- میاں حیات شاہ کے دو بیٹے تھے۔ میاں عالم شاہ اور میاں خورشید عالم۔
- میاں عالم شاہ کے دو بیٹے ہیں۔ میاں علی اکبر سجادہ نشین مگدیو، اور میاں علی اصغر۔ موجود ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

(۲۰)

حیدر شاہ

سید حیدر شاہ ماکھہ والا رح

والد کا نام سید غلام قادر بن سید محمد علی شاہ بن سید احمد شاہ تھا۔ آپ کے آباواجداد جھنگ کے رہنے والے تھے۔ آپ کامل ولی اللہ تھے۔

آپ میاں عبدالغفور ولد میاں شہاب الدین ساکن جھنگی ماہی شاہ کے مرید وخلیفہ تھے۔ شریعت کے پابند عامل کامل تھے۔ آپ سے بہت لوگوں نے روحانی فیض پایا۔

اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند سید گنج بخش صاحب ہیں۔ میاں غلام محمد ولد محمد بخش جھنگی ماہی شاہ والا رح کے مرید ہیں۔ صاحب تذکرۃ المشائخ نے ان کی تعریف میں لکھا ہے "پابند شرع عابد زاہد صاحب خرق عادت ہیں۔ ۱۳۵۳ھ میں موجود ہیں۔"

مدفن | سید حیدر شاہ رح کا مزار موضع ماکھہ تحصیل دوسویہ ضلع ہوشیارپور مشرقی پنجاب میں ہے۔ آپ کا روضہ ہشت پہلو ہے۔ آپ کے دربار میں کچھ ارضی وسماوی حالات اندراج کا محتاج ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

خ

(۲۱)

خدا بخش

میاں خدا بخش پنڈی دالہ

والد کا نام میاں عبد النبی تھا۔ حضرت میاں سلطان حاجی بن میاں سلطان شاہ سچیاری نوشہروی رح کے اکابر خلیفوں سے تھے۔

ادب و خدمتِ شیخ | کتاب اذکار الابرار صفحہ ۱۳۵ میں ہے۔

"آپ بڑے کامل اکمل خدا یاد تھے۔ تمام عمر اپنے پیر خانہ کی طرف پاؤں نہ کی، نہ ادھر پاؤں پھیلائے۔ جو ہدیئے اور نذرانے آتے سب اپنے پیر صاحب کی خدمت میں بھیج دیتے۔ پیر صاحب نے اپنا کلاہ خاص مرحمت فرمایا تھا۔ ایکبار سلطان حاجی صاحب پنڈی میں تھے۔ ان کو درد ذات الجنب ہوا۔ فصد کروایا تو سارا خون آپ پی گئے۔"

وجد و ذوق | میاں محمد کمال الدین ولد میاں نبی بخش سچیاری نوشہروی رح بیان کرتے تھے کہ میاں خدا بخش کو اس شعر پر وجد ہوتا تھا۔

اِت دل پاواں گری چھوہاں اِت دل پاواں کھوپا
رُٹھڑا یار منیندا ناہیں میں درد دے رہی ہوکا
اِت ویلے نوشہرہ نوڑی دا

اولاد | آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱ میاں فضل الدین رح
۲ میاں کرم الدین رح

Marfat.com
Marfat.com

۳ میاں الہ دین رح

تاریخ وفات | میاں خدا بخش صاحب رح کی وفات ۱۲۸۴ھ ایکہزار دوسو چوراسی ہجری مطابق ۱۸۶۷ء ایکہزار آٹھ سو ستاسٹھ عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی سنہ دسواں جلوسی تھا۔

مدفن آپ کی قبر موضع پنڈی اعواناں المعروف پنڈی شیلیاں تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"ہادیِ بیدار مغز" ۱۲۸۴ھ

Marfat.com
Marfat.com

س

(۲۳)

رمضان شاہ

سید رمضان شاہ بخاری فاضل شاہی لاہوریؒ

آپ سادات بخاری سے تھے۔ اپنے والد سید بڈھے شاہ لاہوری رح کے مرید ہو کر کمالات حاصل کئے۔ نوشاہی سلسلہ کی شاخ فاضل شاہی کے مشہور ترین بزرگوں سے تھے۔ لاہور میں اکثر فیض و ہدایت آپ سے جاری ہوا۔ خاندان نوشاہی کے مشائخ سے کافی عقیدت رکھتے تھے۔ اپنے آپ کو فقیر نوشاہی کہلاتے تھے۔

اولاد آپ کا ایک بیٹا سید سردار شاہ تھا۔ وہ آپ کا ہی مرید و خلیفہ تھا۔

تاریخ وفات سید رمضان شاہ کی وفات گیارہویں رمضان ۱۲۹۲ھ ایکہزار دو سو بانوے ہجری مطابق گیارہویں اکتوبر ۱۸۷۵ء ایکہزار آٹھ سو پچھتر عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی، ۱۸ء اٹھارہواں جلوسی تھا۔

مدفن آپ کی قبر بیرون بھاٹی دروازہ لاہور میں درگاہ داتا گنج بخش رح سے شمال کیطرف ہے۔ آپ کے بیٹے سید سردار شاہ نے روضہ تعمیر کرایا ہے۔ اس پر یہ کتبہ لگا ہے۔

"تاریخ تعمیر روضہ یکم ماہ رمضان ۱۳۰۴ھ۔ بانی روضہ سید سردار شاہ خلف سید رمضان شاہ فقیر نوشاہی ساکن شہر لاہور دروازہ بھاٹی"

مادہ تاریخ

"آثار شریف" ۱۲۹۲ھ

Marfat.com
Marfat.com

(۲۳)

روشن دین

میاں روشن دین ترقیوری رح

آپ میاں غلام مصطفےٰ ولد میاں الٰہی بخش ترقیوری رح کے اکلوتے بیٹے اور مرید و خلیفہ تھے۔ فقیر صورت درویش سیرت تھے۔ صاحب سوز و گداز اور وجد و سماع تھے۔ دُنیا کے کاروبار میں کم دخل دیتے۔ ٹوپی پوش فقیر تھے۔ میں نے (شرافت نے) آپ کو ۱۳۴۶ھ میں دیکھا ہے۔ اُسوقت آپ ضعیف العمر تھے۔ آپ کی نظر بند تھی۔

اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند حکیم صوفی حاجی میاں نیک محمد صاحب موجود ہیں۔

تاریخ وفات | میاں روشن دین کی وفات اتوار بیسویں ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ ایکہزار تین سو باون ہجری مطابق سولہویں اپریل ۱۹۳۴ء ایکہزار نو سو چونتیس عیسوی مطابق چوتھی بیساکھ ۱۹۹۰ ایکہزار نو سو نوے بکرمی میں بعہد سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی سنہ ۲۴ چوبیس جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر ترقیوری ضلع شیخوپورہ میں چاہ ترنیدہ والہ المعروف میانی کھوہی پر ہے۔

مادۂ تاریخ

" روشن دین بادشاہ بجرو بر " ۱۳۵۱ھ

مختصر تذکرہ اولاد میاں روشن دین ترقیوری رح

— میاں روشن دین ترقیوری رح کے ایک فرزند مولوی صوفی حکیم حاجی میاں نیک محمد صاحب ہیں جن کا سال ولادت ۱۲۹۶ھ / ۱۸۷۹ء ہے۔ صاحب علم و فضل ہیں۔ خلق مجسم۔ شرافت سراپا نیکی

Marfat.com
Marfat.com

کے پابند ہیں۔ علم طب میں ید طولےٰ رکھتے ہیں۔ شرقپور میں ایک مسجد بھی تعمیر کرائی ہے۔ حرمین الشریفین کے حج اور زیارات کی سعادت سے بھی مشرف ہوئے ہیں۔ جب حج کو گئے۔ تو نادر کتابیں خرید کر لائے تفسیر ابن کثیر، سنن بیہقی، مبسوط شمس الائمہ سرخسی تیس جلدیں، فتوحات مکیہ آٹھ جلدیں، وغیرہ۔ دعائے حرز یمانی کے عامل ہیں۔ ایک کتاب بنام وظائف مصطفائی ۱۳۴۵ھ میں چھپوا کر مفت شائع کی۔ پیرے (شرافت کے) ساتھ بھی بہت محبت رکھتے ہیں۔ درگاہ حضرت نوشہ گنج بخش اور دربار حضرت پیچیارصاحب کی زیارت سے کئی بار مشرف ہو چکے ہیں۔ ان کے اوصاف سلف صالحین سے مطابقت رکھتے ہیں جسندرجہ ذیل کتابیں مجھ کو تحفۃً دیں۔

۱ وظائف مصطفائی مرتبہ خود چار عدد۔

۲ مجموعہ وظائف قادری۔ مرتبہ پیر سید عبدالغفار شاہ لاہوریؒ حامئی اشاعت درود شریف

۳ معراج النبوۃ فی معاج القوۃ بمصنفہ شیخ ابوالمجد والمفاخر شیخ عبدالحق محدث دہلوی ؒ

۴ دیوان حافظ۔ بمصنفہ خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی ؒ

ان کی ایک مختصر سوانحعمری بتیس ۳۲ صفحات کی بنام تذکرۃ الشیخ مسٹر ظہور احمد بوتر تیوری مدیر ہفت روزہ نصرت لاہور نے لکھی ہے۔ میاں صاحب اسوقت ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء میں بعمر بیانوے ۹۲ سال موجود ہیں۔ دماغی قوے ابھی تک بہت اچھے ہیں۔ ان کا ایک بیٹا میاں نور محمد نصرت ہے۔

— صاحبزادہ مولانا نور محمد نصرت ۱۶ مئی ۱۹۳۶ء کو پیدا ہوئے ۱۹۵۲ء میں میٹرک پاس کیا، جامعہ رضویہ لائل پور سے دورہ حدیث ختم کر کے ۱۹۵۹ء میں دستار فضیلت پائی، اسی سال منشی فاضل کا امتحان پاس کیا، علم طب کی تکمیل اپنے والد صاحب سے کی جو ممتاز نباض اور حاذق طبیب ہیں، ان کی پیدائش سے پہلے ہی میرے والد ماجد اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی برخورداری ساہنیالوی ؒ بذریعہ مکتوب ان کے والد میاں نیک محمد صاحب کو بشارت دی تھی کہ اللہ کریم آپ کو لڑکا عطا فرماوے گا جو صاحب علم و فضل ہوگا چنانچہ اُن کی یہ بشارت حرف بحرف پوری ہوئی۔ وہ مکتوب اصل نصرت صاحب کے پاس محفوظ ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

نصرت صاحب کا تاریخی نام اعلیٰ حضرت نوشاہی رح نے "محمد مختار یزدی" رکھا۔ فقہ۔ حدیث فقہ اور ادب وغیرہ علوم میں کامل مہارت رکھتے ہیں۔ مقرر فصیح البیان۔ خوش الحان۔ موسیقی سے واقف ہیں۔ کچھ عرصہ جامع مسجد شرقپور کے خطیب رہے ہیں۔ انہوں نے میرے رسائل انوار نور اور ارمغانِ امینیہ کے پیش لفظ لکھے۔ عربی۔ فارسی۔ اردو اور انگریزی کے بہترین شاعر ہیں۔ ملک کے کئی جرائد اور رسائل میں ان کے مقالات اور منظومات شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ریڈیو پاکستان لاہور کے قومی پروگرام میں گاہ بگاہ کسی مسئلہ پر تقریر بھی کیا کرتے ہیں۔ ان کا ایک لڑکا بلال متعیش نوشہ ہے۔ جو ۱۶ دسمبر ۱۹۵۵ء کو پیدا ہوا اور آجکل زیر تعلیم ہے۔

صاحبزادہ نور محمد نصرت کی ایک نظم یہاں لکھی جاتی ہے۔ جو انہوں نے ماہنامہ عارف لاہور اگست ۱۹۵۹ء کے پرچہ میں خالد بزمی کی نظم دیکھتے ہوئے بعنوان "شرقپور" لکھی۔ اور اپنے عہد کے شرقپور کا اخلاقی و تہذیبی نقشہ پیش کر کے اپنی حق گوئی کا ثبوت دیا۔ یہ ہے۔

شرقپور

اب کے راس آتی نہیں ہم کو فضائے شرقپور — اپنے باسی کو سدا یاد ستائے شرقپور
جین کچھ باقی نہیں ہے ان در و دیوار میں — گویا اک قاتل کی صورت ہے سرائے شرقپور
کچھ یہاں عزت نہیں تسکین نہیں راحت نہیں — دل اُراتی ہے جلاتی ہے ہوائے شرقپور
معصیت کیشی جفا کاری ستم کوشی یہاں — اور سیرت نیک لوگوں کی مٹائے شرقپور
ہم نشینوں میں مروت اس جگہ عنقا ہے — ہر بھلے انسان کے دل کو دکھائے شرقپور
شرک و بدعت فرقہ بندی انتشار و خلفشار — ان بُرے افعال سے ہے بلا کمائے شرقپور
سود خواری مے پرستی سینہ زوری اور ستم — اپنے دامن سے یہ سب کچھ ہی لگائے شرقپور
لڑتی رہتی ہیں ہمیشہ ہر گلی میں عورتیں — اور دھڑے بندی سے ہے داغی رہائے شرقپور
بعض ایسے عیب جو ناقابلِ گفتار ہیں — ان سے لوگوں نے بنا ڈالی قبائے شرقپور
شیخ قوموں کی زبردستی زمینداروں کا رعب — اک عذاب ناگہاں دیکھا ہے لائے شرقپور

Marfat.com
Marfat.com

اک طرف دریا تباہی کر رہا ہے رات دن — اک طرف شیطاں نے گھیری ہے بنائے شرقپور
ہم نشینِ صد مری یہ سرزمیں بیشک سہی — لیک حُسنِ زلیت کی بُو تک نہ پائے شرقپور
علم سے کیا واسطہ اور عالموں سے کیا غرض — ہے تجارت اور پیسہ سے بقائے شرقپور
زندگی یاں پر غریبوں کی زبوں حالی میں ہے — اونچی قوموں کے جرائم کو چھپائے شرقپور
اک زمانہ تھا کہ یہ خطہ سراپا نور تھا — اب وہ وقت آیا کہ تاریکی بڑھائے شرقپور
کون اپنے دیس کی کرتا بُرائی ہے عزیز — ہم تو سچ کہتے ہیں گو اوروں کو بھائے شرقپور
لوگ کہتے ہیں شریف اس کو خلافِ مصلحت — میں نہیں سمجھا کہ کیوں ایسے بھائے شرقپور
زندگی یاں پر جہنم ہے نہیں ہے زندگی — کیونکہ ہے ماحول گندہ اور بلائے شرقپور
ذوالفقار و نصرت و الطاف و اختر ہوں جہاں — پھر بھلا کیسے نہ یہ برباد جائے شرقپور

یوں رہی حالت تو پھر نُصرتؔ نہ ہوگا اس جگہ
اس لئے بزمی کو بھی اَللہ نہ لائے شرقپور

تاریخ وفات حکیم میاں محمد صاحب شرقپوری
۱۵ اپریل ۱۹۷۲ء بمطابق ۳ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ، بروز سوموار ۲۰۲۹ بکرمی

Marfat.com
Marfat.com

س

(۲۴)

ساون شاہ

بابا ساون شاہ برقندازی راہوں والے

آپ شیخ سرفراز شاہ برقندازی پٹیالوی رح کے مرید و خلیفہ اعظم تھے۔ آبائی وطن موضع راہوں ضلع جالندھر تھا۔ آپ کے برکات کی وجہ سے راہوں شریف بولا جاتا تھا۔ آپ قوم تیلی سے تھے۔

واقعہ بیعت و تعلیم ایک مرتبہ شیخ سرفراز شاہ پٹیالوی رح ایمائے غیبی سے راہوں شریف لائے اور آپ کو بیعت کر کے طریقت کی تعلیم دی۔ اور فیضان نوشاہی برقندازی سے نوازا۔ اور فرمایا بیٹا ہم نے تمہارے گلے میں لعل ڈال دیا ہے کہ دین کو دنیا کی طمع اس کو ضائع نہ کر دینا۔ اور کچھ ظاہری تعلیم پانے کی کوشش بھی کرنا۔ یہ فرما کر وہ تو واپس چلے گئے اور آپ نے چند سے علم حاصل کر کے [illegible] خواندگی کر سکتے تھے۔

مجاہدات و ریاضات آپ نے اذکار و اوراد قادری نوشاہی پر پوری پوری مواظبت رکھی۔ ساٹھ سال تک ریاضات و مجاہدات و مراقبات میں سرگرم رہے۔ اور کمالات و کرامات

کرامات

بارش کا بند ہونا بابا ساون شاہ نوری [illegible] سفر میں تھے میں بھی ہمرکاب تھا۔ راستہ میں [illegible] چھڑکاؤ شروع ہو گیا۔ چلنا دشوار ہو گیا آپ واقعہ میں بیٹھ گئے۔ اسی وقت بارش تھم گئی اور بادل نے

Marfat.com
Marfat.com

دوسری طرف کا رُخ کیا۔

مفوبہ عورت کا واپس آنا | بابا روشن شاہ صاحب سے منقول ہے کہ ایک شخص نے خدمت میں آکر عرض کیا کہ میری لڑکی محلہ کا کوئی شخص اغوا کر کے لے گیا ہے اور آجکل پٹیالہ میں ہے۔ آپ دعا فرماویں کہ وہ خود بخود واپس آجاوے۔ آپ نے فرمایا کہ تین روز تین تین آوازیں پٹیالہ کی طرف رُخ کر کے کرو۔ وہ آجاوے گی۔ اُس نے ایسا کیا، مگر وہ لڑکی نہ آئی۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے آوازیں آہستہ دی ہوں گی۔ آپ نے بلند آواز سے اُس لڑکی کا نام لے کر بلایا، اُس روز شام کو وہ لڑکی واپس گھر آگئی، اور اُس نے بیان کیا کہ مجھے آج اسقدر کشش ہوئی کہ دل چاہتا تھا کہ پرواز کر کے راہوں شریف پہنچوں۔

عملیات

چیل کو بُلانا | بابا روشن شاہ صاحب سے منقول ہے کہ ایکبار میں نے آپ سے عرض کیا کہ یا قبلہ حُب کس کو کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ درویش سر سے لے کر پاؤں تک سارا حُب ہی ہوتا ہے۔ آؤ تم کو نظارہ دکھاؤں۔ آپ نے ایک نقش لکھ کر اپنے پاؤں کے انگوٹھے کے نیچے دبا لیا، ایک چیل فضا میں اُڑ رہی تھی۔ وہ نیچے اُتر کر آپ کے پاؤں کے پاس آبیٹھی۔ آپ نے وہ نقش پاؤں کے نیچے سے نکال لیا، تو وہ چیل اُڑ گئی۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص مریدین تھے۔

۱ بابا روشن شاہ نوری لُدھیانوی۔ یہ آپ کے بھائی کے پوتے تھے۔
۲ بابا کرم بخش مجذوب۔ ایکمرتبہ آگ میں گھٹنوں تک جل گئے مگر محسوس نہ ہوا۔
۳ بابا مکھن شاہ کمہار۔ ساکن راہوں شریف۔
۴ بابا حُب علی درویش۔

مدفن | بابا ساون شاہ کی قبر راہوں شریف تحصیل نوانشہر ضلع جالندھر مشرقی پنجاب میں ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

آبادی راہوں کا تذکرہ

(۱)

منشی گنیشن داس بڈہرہ قانونگوے گجرات۔ چار باغ پنجاب میں لکھتا ہے۔

"راہون۔ قصبہ اعیمت کہ اورا پرگنہ داردک گویند مذمینداران آنجا رنگھر راجپوت اند و عہدۂ قانونگوئی بنام قوم کھتری عرف کھنے ست چنانچہ لالہ دل سنگھ ازاں قوم مشہور ست۔ و خانہ لالہ سلامت رائے دفتری درہمانجا ست از متوطنانِ آنجا قوم کھوسلہ وجگوتا و لبسبھو مشہوراند۔ و دراز منہ ماضیہ راجو نام کنڈہ درانجا بہ مردت شہرت داشت کہ تاحال سخنانش بر زباہا است سو نزدیک شہر کولابے ست کہ آں راسوج کنڈہ گویند و پرستشگاہ دانند۔ اکثر ہندوان مردہ را ہماں طرف بہ آتش سپرند"[1]

راہون ایک قصبہ ہے کہ اس کو پرگنہ داردک کہتے ہیں۔ یہاں زمیندار رنگھڑ راجپوت رہتے ہیں۔ اور قانونگوئی کا عہدہ قوم کھتری عرف کھنے کے نام مقرر ہے چنانچہ لالہ دل سنگھ اس قوم سے مشہور ہے۔ لالہ سلامت رائے کھتری کا گھر بھی یہیں ہے یہاں کے باشندوں سے قوم کھوسلہ اور جگوتا اور لبسبھو مشہور ہیں۔ پچھلے زمانہ میں راجو نام کنڈہ یہاں مردت میں مشہور تھا۔ اس کی باتیں زبانوں پر جاری ہیں شہر کے نزدیک ایک تالاب ہے جس کو سوج کنڈ کہتے ہیں۔ اور پرستشگاہ جانتے ہیں۔ اکثر ہندو لوگ اپنے مردوں کو وہیں لیجا کر جلاتے ہیں۔

(۲)

مفتی غلام سرور لاہوری اپنی کتاب مخزن پنجاب میں لکھتے ہیں۔

"راہون۔ جالندھر دوآب کے قصبوں میں یہ بہت پرانا قصبہ ہے [illegible] بہت پختہ۔ اور پرانے کھنڈرات بھی موجود ہیں۔ راجپوت زمیندار [illegible] ان کے سوائے ہندو مسلمان سید مغل قریشی بھی بہت رہتے ہیں [illegible] قصبہ

---

[1] چار باغ پنجاب قلمی۔ ورق ۱۴۲۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

بہت لمبا ہے جس میں ہر ایک چیز کی سوداگری ہوتی ہے۔ پیدائش غلہ۔ اور گنا اور روئی وغیرہ کی بہت ہوتی ہے۔ گڑ پہاں کا نوت اور شیرینی میں مشہور ہے۔ باہر شہر آنب کے درختوں اور باغوں کا عدد حساب نہیں ہے۔ دریائے ستلج یہاں سے تین کوس پر جنوب کے سمت کو واقع ہے "[۲]

شجرہ فقرائے بابا ساون شاہ راہوں والا رح

بابا حُب علی رح

بابا لبھو شاہ رح

میاں غلام محمد

یہ۔ گوجرانوالہ میں رہتا ہے۔ سنہ ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۷ء میں

مجھے ملا تھا۔ ۱۲

---

[۲] مخزن پنجاب ص ۱۹۶۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۲۵)

سَدّے شاہ

بابا سَدّے شاہ لاہوری رح

آپ شیخ سلطان شاہ روشن شاہی شیرگڑھی رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ لاہور، انارکلی بازار میں سکونت رکھتے۔ پیشہ گلگوئی کرتے تھے۔ لاہور میں آپ کا فیض عام تھا۔ تارک مجرد درویش تھے۔

یارانِ طریقت آپ کے خواص مرید یہ تھے۔

۱ بابا الٰہی بخش ساکن ساندہ لاہور۔
۲ بابا جانے شاہ۔ ساکن خواجپورہ۔ ضلع امرتسر
۳ بابا پیر شاہ رح
۴ بابا عبدے شاہ رح
۵ بابا مراد بخش۔ ساکن فرنگ۔ لاہور۔

تاریخِ وفات بابا سدّے شاہ کی وفات چھبیسویں محرم ۱۲۷۶ھ ایکہزار دو سو چھہتر ہجری مطابق پچیسویں اگست ۱۸۵۹ء ایکہزار آٹھ سو اُنسٹھ عیسوی موافق نویں بھادوں سمت ۱۹۱۶ بکرمی نو سو سولہ بکرمی میں عہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ سوئی برسہ جلوسی تھا۔

مدفن آپ کی قبر لاہور، بازار، انارکلی، نکلسن والا میں ہے۔ چار دیواری میں دو مزار ہیں مشرقی آپ کا، اور مغربی آپ کے بھائی کا۔

ماده تاریخ "غریب نواز" ۱۲۷۶ھ

Marfat.com
Marfat.com

(۲۶)

سلطان احمد

مولوی سلطان احمد فاروقی ددّالوی رح

آپ میاں محمد بن مولانا محمد اشرف فاروقی منیجری رح کے فرزند ارجمند اور مرید و خلیفہ تھے۔ وہ مرید اپنے والد مولانا محمد اشرف صاحب رح کے تھے۔

آپ موضع ددّالہ میں سکونت رکھتے تھے۔ صاحب علم و فضل تھے مسجد کی امامت آپ کے متعلق تھی۔ خوشنویس بھی تھے۔ کتاب اسرار الاذکار اور شمس العارفین آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی میرے

---

[1] میاں محمد کا تذکرہ اس کتاب کے پانچویں حصہ گوسوم یعنی عوارف الانوار میں کرنا چاہیئے تھا مگر اس وقت حالات سے کچھ آگاہی نہ ہوئی۔ اب ان کی لکھی ہوئی دو کتابیں دیکھی ہیں جن کے دستخط یہاں نقل کئے جاتے ہیں

دستخط یوسف زلیخا "تمام شد نسخہ قصہ حضرت یوسف علیہ السلام و زلیخا تصنیف حضرت مولوی جامی بدستخطِ احقر العباد فقیر میاں محمد ولد محمد اشرف برائے خواندنِ برخوردار ان میران بخش و فقیر بخش تحریر یافت من ھجرۃ النبی علیہ السلام ۱۲۷۵ھ" [۱۸۵۸ء]

دستخط دار الشفاء "باتمام رسید نسخہ دار الشفا طب من تصنیف دیندار طبیب بدستخط فقیر حقیر میاں محمد ولد حضرت نبیلہ گاہی محمد اشرف مرحوم ساکن موضع کاہے والا بحیف پاسخاطر برخوردار ان پیر بخش و نور چشمان امیر بخش و فقیر بخش زاد اللہ عمرھما سنہ ہجری ۱۲۸۱ھ [۱۸۶۴ء]

من نوشتم صرف کردم روزگار من نمانم این بماند یادگار

+ میران بخش کو دوسرے دستخط میں امیر بخش لکھا ہے۔ * فقیر بخش۔ میران بخش کے بھائی تھے جنہیں نام فقیر علی تھا۔ یہ دونوں پیر بخش کے بیٹے تھے۔

ٹ پیر بخش بن فقل احمد۔ میاں محمد کاتب کے حقیقی بھتیجا تھے۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

ملاحظہ سے گذری ہیں، اُن سے آپ کے دستخط نقل کئے جاتے ہیں۔

(۱)

دستخط اسرار قادری | "تمت تمام شد نسخہ میمونہ بہ اسرار قادر بتاریخ ۳ ماہ ربیع الاول وقت پیشین در روز چہار شنبہ برائے برخورداران رسول بخش و سید احمد تحریر یافت ۱۲۸۵ھ" [۱۸۶۸ء]

دستخط شمس العارفین | "تمت تمام شد نسخہ میمونہ شمس العارفین من تصنیف حضرت سلطان باہو متوطن شور قلعہ بید خط احقر العباد سلطان احمد ولد میاں محمد ولد میاں محمد اشرف متوطن موضع کالے والہ سکنہ موضع دوالہ در مسجد خود وقت عصر برائے خواندن برخورداران میاں رسول بخش و میاں سید احمد۔ تحریر بتاریخ ۱۴ ماہ ربیع الاول ۱۲۸۵ھ تحریر یافت" [۵ جولائی ۱۸۶۸ء]

اولاد | آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱ میاں غلام رسول۔ لاولد۔

۲ میاں رسول بخش رح

۳ میاں سید احمد رح

آپ کی اولاد کی تفصیل۔ آپ کے جد امجد مولانا محمد اشرف صاحب رح کے ذکر میں اس کتاب کے چوتھے حصہ موسوم بہ مآثر الابرار میں لکھی جا چکی ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

(۲۷)

سُلطان مست

حضرت میاں سلطان مست بخاری نوشہروی

آپ حضرت میاں سلطان مُلک بن سلطان محمد سجادہ نشین نوشہروی کے فرزند ارجمند و مرید و خلیفہ تھے۔ حضرت شیخ بدھا بن شیخ فیض بخش سلیمانی سجادہ نشین بھلوال شریف سے بھی فیض کامل پایا۔ آپ کے مفصل حالات شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے چھٹے طبقہ کے چھٹے باب میں لکھے جا چکے ہیں۔ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

اولاد | آپ کے چھ بیٹے تھے۔

۱ میاں دسوندھی شاہ۔ بچپن میں فوت ہوئے۔

۲ میاں پریم شاہ اکبر۔ بچپن میں فوت ہوئے۔

۳ میاں غلام حسن رح

۴ میاں غلام حسین المعروف میاں وسن رح لاولد فوت ہوئے۔

۵ میاں غلام مصطفےٰ رح

۶ میاں پریم شاہ اصغر رح لاولد فوت ہوئے۔

تاریخ وفات | میاں سلطان مست کی وفات اٹھائیسویں محرم الحرام ۱۲۸۳ھ ایکہزار دوسو بیاسی ہجری مطابق چوبیسویں جون ۱۸۶۵ء ایکہزار آٹھ سو پینسٹھ عیسوی، موافق دسویں ہاڑ سمت ۱۹۲۲ ایکہزار نو سو بائیس بکرمی بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی شما آٹھواں جلوسی تھا۔ قبر نوشہرہ شریف میں ہے۔ مادۂ تاریخ

" مرغوب دل " ۱۲۸۳ھ

Marfat.com
Marfat.com

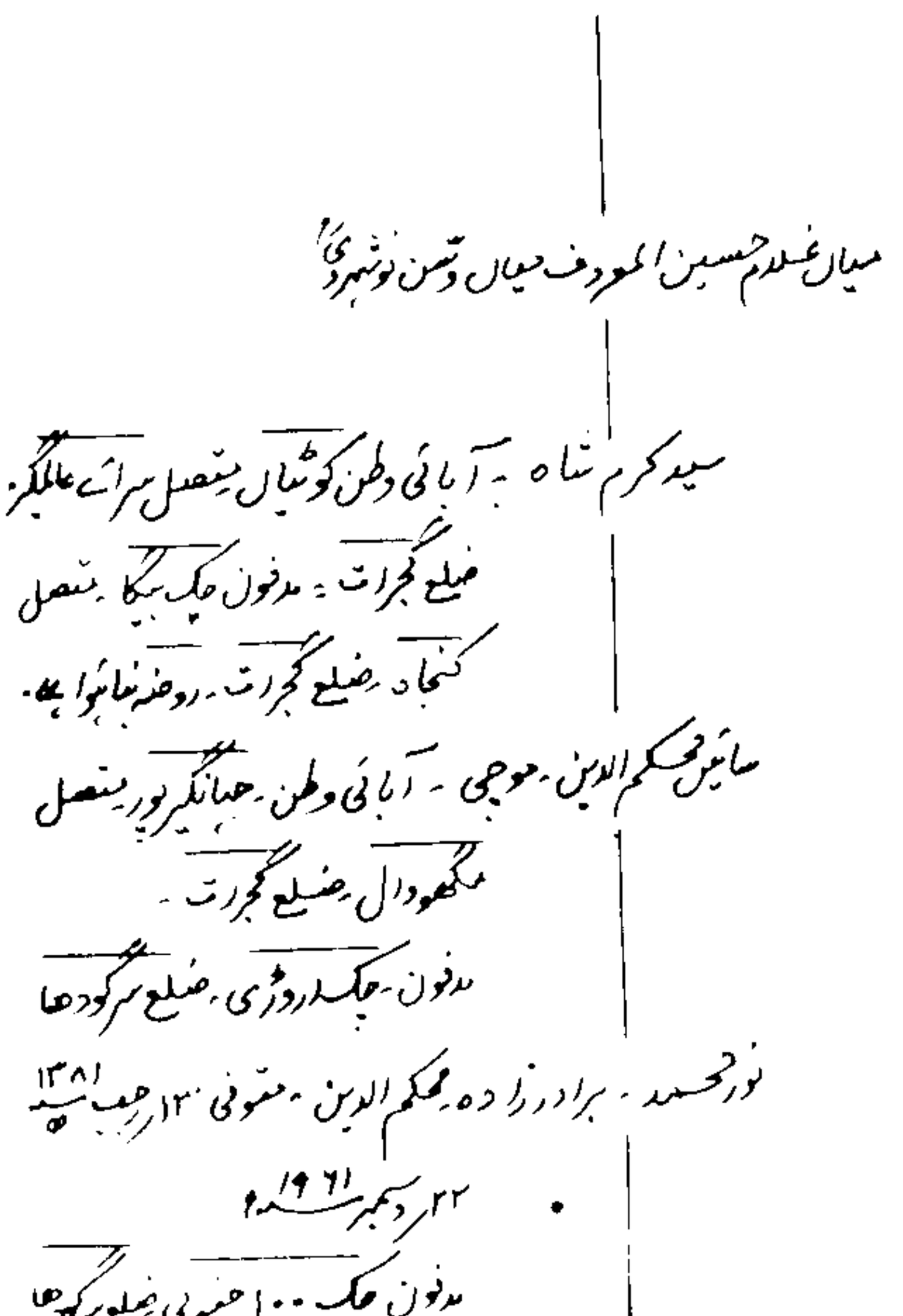

Marfat.com
Marfat.com

(۲۸۶)

سونے شاہ

بابا سونے شاہ فاضل شاہی لاہوری رح

آپ مرید بابا لعل شاہ کے۔ وہ مرید بابا نور شاہ کے۔ وہ مرید شاہ فاضل قلندر المعروف داتا فاضل شاہ لاہوری رح کے۔ [1]

سکونت | آپ لاہور کے متصل موضع اچھرہ میں تکیہ سبحان شاہ پر رہا کرتے تھے۔ جو گاؤں سے شمالی طرف ہے۔ صاحب تحقیقات چشتی نے اس تکیہ کا حال اس طرح لکھا ہے۔

"**تکیہ سبحان شاہ والا۔ واقع موضع اچھرہ** | یہ تکیہ اچھرہ کے شمال رویہ واقع ہے۔ اس میں ایک قبر چشتی سبحان شاہ کی۔ اُس کے غرب رویہ ایک کوٹھہ خام غیر مسقفہ۔ اس کے صحن میں چار دیواری خام۔ جس کی اونچائی چھ فٹ۔ اس میں عامہ قبور قریب ایک سو کے۔ اب یہاں ایک فقیر سونے شاہ رہتا ہے۔" [2]

زمانہ حیات | آپ سالِ تصنیف تحقیقات چشتی ۱۲۸۰ھ ایکہزار دو سو اسی ہجری مطابق ۱۸۶۳ء ایکہزار آٹھ سو ترسٹھ عیسوی میں بقید حیات تھے۔

---

[1] داتا فاضل شاہ لاہوری رح کا ذکر اس کتاب کے تیسرے حصہ یوسوم بہ معارف الابرار میں لکھا جائے گا

[2] تحقیقات چشتی ص ۲۹۲ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

ش

(۲۹)

شاہ محمد

خواجہ شاہ محمد دہلویؒ

آپ کا نام شاہ محمد تھا، خواجہ برادری سے تھے۔ آبا و اجداد سے شہر دہلی کے متمول خاندان سے تھے۔ تجارت کا کاروبار کیا کرتے۔

واقعہ بیعت ایک بار آپ دہلی کے بازار میں جا رہے تھے کہ سامنے سے ایک درویش خضر صورت آتا ملا، آپ نے سلام و آداب کیا، پوچھا آپ کا کیا نام ہے۔ فرمایا "میرا نام نوشہ ہے۔" پھر وہ درویش اسی وقت غائب ہو گیا، آپ کو اُس کی کشش غالب ہو گئی۔ تلاش کرتے ہوئے ساہن پال شریف پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضرت نوشہ صاحبؒ کو نے دو سو سال کے وفات پا چکے ہیں۔ آپ مایوس ہو گئے۔ پھر خیال کیا کہ آپ کی اولاد کی زیارت کر لوں چنانچہ جوں جوں صاحبزادگان درگاہ شریف پر آتے سب کی زیارت کرتے۔ جس وقت سید محمد حسن[1] بن سید خدا بخش بن شاہ نقن صاحب برخورداری ساہنپالوی رح تشریف لائے تو آپ اُٹھ کر اُن کی تعظیم بجا لائے۔ اور کہا کہ یہی وہ فقیر صاحب تھے جنہوں نے مجھے اپنا نام نوشہ بتایا تھا۔ چنانچہ آپ اُن کے حلقہ بیعت میں داخل ہوئے۔

ریاضت و مجاہدہ آپ نے چند عرصہ درگاہ نوشاہ عالیجاہ رح پر ریاضت و مجاہدہ کیا۔ اور فیضیاب ہوئے۔ پیر صاحب نے آپ کو خلافت و اجازت سے نوازا۔ اور آپ کا نام نامی چراغ علی مقرر کیا۔ بعض تبرکوں میں آپ کا نام شاہ محمد۔ اور بعض میں چراغ علی آتا ہے۔

---

[1] سید محمد حسن کا ذکر شریف التواریخ کی دوسری جلد طبقات النوشاہیہ کے دوسرے طبقہ کے چھٹے باب میں لکھا جائے گا۔
شریف

Marfat.com
Marfat.com

درگاہِ سلیمانیہ کی مجاورت | آپ کو پیرِ روشن ضمیر نے درگاہِ حضرت سخی شاہ سلیمان نوری پر بھیج دیا۔ آپ مدتالعمر بھلوال شریف میں اُن کی مجاورت کرتے رہے۔ بہت لوگ آپ سے مستفیض ہوئے۔ بلکہ سخی بادشاہ کی اولاد آپ کے حلقہ غلامی میں داخل ہوئی۔

یارِ طریقت | آپ کے خواص مریدوں میں سے شیخ بُدھا ولد شیخ فیض بخش سلیمانی سجادہ نشین بھلوال شریف تھے۔ اُنہوں نے آپ کو اپنے پاس رکھا۔ اور خدمات بجا لاتے رہے۔

مدحیہ اشعار | مولوی الٰہی بخش کنڈلوی رح نے اپنے منظومہ شجرہ شریف میں آپ کا نام اس طرح مدحیہ لکھا ہے۔

حضرت شاہ محمد صاحب شاہ جمال جلالی — وانگ زلیخا عاشق کیہلے جاں اُس زلف نکالی
مُوتُو اوالا شربت پی کے مست پیراں لا اُبالی — ایہا صفت قدیم تساڈی دل دی جھوک وسادے
برکت پیراں نوشاہیاں دی شوق شراب پلادے

مدفن | خواجہ شاہ محمد کا مزار، چاوہ شریف ضلع سرگودھا میں ہے۔ پالکی بنی ہوئی ہے میں بھی ایک مرتبہ زیارت سے مشرف ہوا ہوں،

Marfat.com
Marfat.com

(۳۰)

شاہ محمد

میاں شاہ محمد رسول پوریؒ

والد کا نام میاں سلطان احمد ولد میاں قطب الدین تھا۔ آپ حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک بھڑیوالہ کے بھائی شیخ برخوردار رح کی اولاد میں سے تھے۔

بیعت طریقت | آپ کی بیعت میاں امام شاہ ولد میاں نور شاہ رحمانی بھڑیوالہ رح سے تھی۔ خلافت و اجازت سے مشرف ہوئے۔

اولاد ہونے کی دعا دینا | ایک دن آپ تہجد پڑھنے کے واسطے مسجد میں گئے۔ کانوں میں ایک سارنگی بجانے والے قوال کی آواز آئی۔ آپ کی طبیعت خوش ہوئی۔ تو اس کے حق میں اولاد ہونے کی دعا کی۔ پہلے وہ اولاد نرینہ سے محروم تھا۔ اس کے بعد صاحب اولاد ہوا۔

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ میاں محمد بخش۔ شاعر۔

۲ میاں کرم الٰہی۔

تاریخ وفات | میاں شاہ محمد کی وفات سوموار کی رات دسویں محرم ۱۲۷۸ھ ہجری مطابق انتیسویں جولائی ۱۸۶۱ء اکہتر سال سات مہینے عمر پا کر ستائیسویں ساون ۱۹۱۷ء اکہتر سال نو سو ستر ہجری۔ بعہد سلطنت [illegible] سکہ تین جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار موضع رسول پور چشمہ متصل قصبہ ملی پور چشمہ ضلع [illegible] میں ہے۔ مرجع خلائق ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

وفات نامہ | آپ کے بیٹے میاں محمد بخش صاحب رح آپ کا رحلت نامہ پنجابی زبان میں بطرز پوربی نادر شاہ نظم کیا ہے۔ اس کے ابتدائی چند اشعار یہاں لکھے جاتے ہیں۔

ے

اول صفت ستار ۔ جو بخشنہار ہے
آخر دھندو کار ۔ جاں واحد یک سی
ہویوس شوق اظہار ۔ محبت عشق تھیں
کن فیکون پکار ۔ آوازہ ہوئیا
لے پیدا کیتوس یار محمد نور تھیں
خاطر اس سنسار جوں سارا سرجیا

الیٰ آخرہ

ے

مادۂ تاریخ

"باغ لالہ زار" ۱۲۷۷ھ

Marfat.com
Marfat.com

(۳۱)

شمس الدین

حضرت سید شمس الدین برخورداری ڈھلوارؒ

آپ سید اللہ دتہ صاحب ڈھلوار کے بڑے بیٹے تھے۔ اپنے دادا صاحب حضرت سید فتح الدین بن سید محمد عظیم نوشاہی برخورداریؒ کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ کے حالات میں پہلے شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے دوسرے طبقہ کے ساتویں باب میں لکھے جا چکے ہیں۔ یہاں آپ کی ایک مملوکہ کتاب کی عبارت لکھی جاتی ہے۔

دستخط دلائل الخیرات | "کمل کتاب دلائل الخیرات وشوارق الانوار بخط اضعف العباد عاصی جلیل الدین ابن شیخ تاج الدین مرحوم تمانیسری غفر اللہ تعالیٰ لہ ولوالدیہ

ہر کہ خواند دعا طمع دارم زانکہ من بندۂ گنہ گارم"

"این کتاب دلائل الخیرات حق و ملک میاں شمس الدین۔ اگر دیگر کسے دعوی کند کاذب باشد"

اولاد | آپ کے ایک فرزند سید پیر محمد صاحب تھے۔

تاریخ وفات | سید شمس الدین کی وفات ستائیسویں ربیع الآخر ۱۲۸۵ھ ایکیرار سو پچاسی ہجری مطابق ستائیسویں اگست ۱۸۶۸ء ایکیرار آٹھ سو اٹھاسٹھ عیسوی کو ہوئی۔ کلاد کشوریہ ہوئی۔ سنہ گیارہ جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار۔ اپنے والد اور دادا صاحب کے درمیان۔ مقام ڈھل تربیت ضلع گجرات میں ہے۔

مادہ تاریخ

"مظہر علم" ۱۱۸۵ھ

Marfat.com
Marfat.com

(۳۲)

شیر شاہ

سید شیر شاہ کرھالوی ؒ

آپ سید احمد شاہ عرف امیر علی شاہ کے مرید تھے۔ وہ مرید سید صدر الدین کے۔ وہ مرید شاہ کمال کے۔ وہ مرید شاہ جمال پٹی دارالرم کے تھے۔ آپ اوائل میں بکریاں چرایا کرتے تھے۔

ذکر الٰہی | آپ ہر وقت ذکر الٰہی میں رطب اللسان رہتے۔ اکثر آپ کا ذکر یہ تھا۔ لَا یُحَلِّیْھَا لِوَقْتِھَا اِلَّا ھُوْ۔ مریدوں کو بھی اس ذکر کی تلقین کرتے۔ رات کے وقت سب درویشوں کو الگ الگ حجروں میں داخل کر دیتے۔ اور وہ عبادت میں مشغول ہو جاتے۔ [۱]

سخاوت | آپ سخی پیشہ تھے۔ آپ کے درویش گدائی کرتے۔ اور جو کچھ لاتے وہ آپ کے پیش کرتے۔ آپ نے لنگر جاری کیا ہوا تھا۔ آئندہ روندہ کو روٹی ملتی تھی۔ [۲]

کرامات

دولتمندی کی دعا | ایک مرتبہ موضع کرھالہ کا ایک سکھ آپ کی خدمت میں آیا۔ اور عرض کیا کہ مجھ کو قرضہ نے تباہ کر دیا ہے اور میری تمام جائداد پر ساہوکاروں نے قبضہ کر لیا ہے۔ آپ نے اس کی ہتھیلی پر تھوکا۔ اور کہا کہ اس کو اپنے ہاتھوں پر مل لو۔ اور جا کر اپنی زمین میں مل جوت دو۔ تم کو کوئی شخص نہ روک سکے گا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اور اپنی ملکیت پر قابض ہو گیا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں دولتمند ہو گیا۔ [۳]

تصرف | ایک مرتبہ آپ نے سیالیا نام خوجہ دکاندار سے مصری مانگی۔ اس نے کہا کہ میرے پاس کوئی نہیں۔ آپ نے کہا تو اپنے برتنوں میں دیکھ تو سہی۔ جب اس نے دیکھا

---

[۱] تا [۳] اذکار الابرار در حالات شیخ پیر محمد سیالیار۔ ص ۱۵۸۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

تو سب برتنوں میں مصری پڑی تھی۔ وہ یہ کرامت دیکھ کر مرید ہو گیا۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱ سید فلک شیر کرھالوی رح

۲ بابا سپاہیے شاہ کرھالوی رح

تاریخ وفات | سید شیر شاہ کی وفات ساتویں رمضان ۱۳۱۰ھ ایکہزار تین سو دس ہجری مطابق پچیسویں مارچ ۱۸۹۳ء ایکہزار آٹھ سو ترانوے عیسوی موافق تیرہویں چیت سمت ۱۹۴۹ ایکہزار نو سو انچاس بکرمی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ ۳۶ چھتیس جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا روضہ کرھالہ ضلع امرتسر۔ مشرقی پنجاب میں ہے۔ مسافروں کے لئے کمرے اور تیرہ گھماؤں زمین دربار کے نام ہے۔ تین پکے باغ ہے۔ تین کنوئیں اور چار پکے ڈیرہ پر موجود ہیں۔ بوہڑ۔ اور بیریوں کے درخت ہیں۔

مادۂ تاریخ

"رحیل جولائی بحت" ۱۳۱۰ھ

شجرۂ فقرائے سید شیر شاہ کرھالوی رح

سید فلک شیر

سید عالم علی شاہ۔ ساکن بھاگوکے۔ ۔۔۔ ۱۳۸۸ھ
۲۲ فروری ۱۹۲۹ء میں موجود ہے ۱۲۰

بابا حاجی شاہ

مولوی محمد عنایت ۔۔۔

سید حامد حسین ولد سید علی شاہ پیشہ وکالت ۱۳۸۶ھ
مدفون بھاگوکے ۱۹۲۲ء
صلع لاہور۔

سائیں محمد شاہ

حاجی محمد الیاس شاہ
حیاتندھی ۔ ۱۳۰۹ھ
۱۹۰۸ء

محمد شفیع المعروف ستارے شاہ ولد ۔ ساکن سنبھکم ۔ ۔ ۔ نوشہرہ دکھاں ضلع گوجرانوالہ
۲ رجب ۱۳۸۸ھ کو بعمر اٹھاسی سال مجھ کو (فقیر کو) ساہن پال تربیت میں کر دیا۔

Marfat.com
Marfat.com

ع

(۳۳)

عبدالحکیم

بابا عبدالحکیم برقندازی پٹیالوی رح

آپ شیخ سرفراز شاہ برقندازی پٹیالوی رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ صاحب علم اور حلیم تھے طب میں کمال حاصل تھا۔ راجہ صاحب والئی ریاست پٹیالہ کے شاہی طبیب تھے۔ اپنے مرشد رح نے دعا دی تھی۔ کہ خدا تعالیٰ تمہارے ہاتھ میں شفا ڈال دے گا۔ اس لئے آپ جس مریض کا علاج کرتے بفضل حق تعالیٰ وہ شفا پا جاتا۔

مدفن | آپ کی قبر شہر پٹیالہ میں اپنے پیر شیخ سرفراز شاہ رح کی چاردیواری میں ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

(۳۴)

عزیز الدین

حکیم فقیر سید عزیز الدین رضا بخاری قرنداری لاہوری رح

شریف داتش و الاخر دپناہِ اُمم
قبولِ حاجیِ نوشہ بفرّ و لطف و رضا

آپ حضرت حکیم فقیر سید غلام محی الدین قرنداری الملقب بہ نوشاہ ثانی ابن سید غلام شاہ بخاری لاہوری رح کے فرزند اکبر اور مرید تھے۔ خرقہ خلافت اور فیض طریقت اپنے نانا صاحب فقیر فضل الدین قرنداری رح ساکن گوندلانوالہ متصل گوجرانوالہ سے پایا تھا۔[1]

تاریخ ولادت | آپ کی پیدائش پندرھویں ربیع الاول ۱۱۹۱ھ[2] ایکیس رایکسو اکاونے ہجری مطابق نئیسویں اپریل ۱۷۷۷ء ایکہزار سات سو ستتر عیسوی میں بمقام لاہور ہوئی۔ تاریخ ولادت لفظ "فرشتہ رُو" سے ظاہر ہوتی ہے۔

تحصیل علوم | آپ نے علمائے وقت سے علوم مروّجہ معقول و منقول حاصل کئے۔ اس کے بعد علم طب لالہ حاکم رائے لاہوری سے پڑھا۔ پھر حیدرپور جاکر حکیم محمد یار سے طب کے علاوہ دیگر علوم پڑھے۔[3] پھر ڈاکٹر مارٹن سے دوا سازی اور کیمیاگری سیکھی۔[4]

مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دربار میں اعزاز پانا | ایکبار مہاراجہ رنجیت سنگھ [illegible] لالہ حاکم رائے طبیب نے آپ کو مہاراجہ کے دربار میں پہنچایا۔ ۱۲۱۴ھ / ۱۷۹۹ء میں علاج کی غرض سے

---

[1] شاہنامہ۔ سوہنی احمد یار مراسوی۔ [2] بیاض خاندان فقیر صاحبان لاہور قلمی [3] مورد الاطبا جلد دوم ص۲۵
[4] رسالہ الطبیب لاہور۔ نومبر ۱۹۳۲ء ص۱ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

پہنچے۔ علاج کرنے سے مہاراجہ کو شفا ہو گئی۔ آپ نے اپنی لیاقت و حذاقت کے باعث مہاراجہ کو گرویدہ کر لیا۔ رنجیت سنگھ کو آپ پر بے حد اعتماد تھا۔ چنانچہ اُس نے آپ کو وزیر خارجہ بھی بنا دیا تھا۔ آپ کی سیاسی خدمات بہت زیادہ ہیں جن کا بیان موجب طوالت ہے۔ ؎

آپ مہاراجہ کے وزیر اعظم و مشیر و طبیب خاص تھے۔ مہاراجہ صاحب مہمات ملکی میں آپ کے مشوروں پر عمل کرتے تھے۔ کتاب عمدۃ التواریخ اور عبرت نامہ آپ کے سیاسی کارناموں اور حسن تدابیر سے بھری پڑی ہیں۔ اُس وقت کے لوگ آپ کو "حاکم مزاج مہاراجہ" کہا کرتے تھے۔ ؎

حکومت گجرات کتاب چار باغ پنجاب میں لکھا ہے کہ سنہ ۱۲۲۴ھ / ۱۸۰۹ء سے لے کر سنہ ۱۲۲۶ھ / ۱۸۱۱ء تک آپ حاکم گجرات رہے۔

اخلاق و عادات

آپ کے معاصر مولانا مفتی علی الدین لاہوری رح کتاب عبرت نامہ میں آپ کے متعلق لکھتے ہیں:

"فقیر عزیز الدین کے بزرگان سلف تمام علوم میں علمی و عملی طور پر ہر ملک میں اور حکومت کے ہر محکمہ میں علم حکمت اور طب کے جاری کرنے میں مفتخر اور ممتاز تھے۔ اس وقت فقیر صاحب رح کمالات علوم کی سب صنفوں سے جن سے مراد شریعت۔ طریقت حقیقت اور معرفت ہے موصوف ہیں۔ اور سب سے عجیب تر بات یہ ہے کہ ظاہر میں دن لوازمات مہاراجہ [رنجیت سنگھ] کے مہمات کلی و جزوی میں کمال خیر اندیشی سے ایسے مشغول رہتے ہیں کہ گویا ایک لمحہ بھی فراغت نہیں رکھتے با ایں ہمہ تسبیح اور تہلیل میں بھی مشغوف ہوتے ہیں۔ مثل مشہور ہے کہ "دست با کار و دل با یار" یہ صفت سوائے فقیر صاحب [عزیز الدین] کے کسی شخص میں پائی نہیں جاتی۔ چنانچہ ہزار دانہ کی تسبیح ہر وقت ہاتھ میں اور تفسیر یا حدیث یا فقہ یا تصوف کی کوئی کتاب بغل میں رکھتے ہیں۔ اور جب خدمت سے فراغت پاتے ہیں تو خدا تعالےٰ کی یاد اور کتابوں کے مطالعہ میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

؎ نقوش لاہور ص ۱۸۱ ؎ عبرت نامہ جلد دوم ص ۵۶۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

غرض کہ عقلِ معاد اور عقلِ معاش میں اسقدر ممتاز ہیں کہ اس زمانہ میں اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ ابتدائی ایام میں مہاراجہ کے دربار میں کسبِ حکمت کی وجہ سے مستفید ہوتے ہیں۔ چونکہ ہر ایک سردار اور دوسرے لوگوں کے مطالبات کی کامیابی عریضہ رسانی کے طور پر ہے اور عرضیاں پڑھ کر سنانے کا عہدہ اور اُن کے جوابات صادر کرنا اور ہر طرف سے خطوط کا آنا اور اُن کے جواب لکھانا فقیر صاحب کے متعلق ہے۔ لہذا تمام مشیروں اور سرداروں کے سرمدار اور مرجع خواص و عوام ہیں۔ اس کے علاوہ قاعدۂ حکمت کی وساطت اور ازلی سرنوشت کے باعث مہاراجہ کے مزاج کو ایسا اپنے قبضہ اقتدار میں لائے ہیں کہ مہاراجہ کا اعتماد کسی دوسرے پرانے یا نئے حکیم پر نہیں رہا مثلاً اگر افلاطون۔ ارسطو اور لقمان بذات خود مہاراجہ کے حضور میں پہنچ کر بیماری کی تشخیص کر کے اپنی دانائی اور خیر خواہی سے اور کتابوں کو دیکھ کر دوائی تیار کر کے کھانے کے لئے دیں تو مہاراجہ فقیر صاحب کی صلاح اور اجازت کے بغیر کبھی استعمال نہ کریں گے۔ [1]

حکیم حاکم رائے۔ حکیم حافظ روح اللہ شاہجہان آبادی اور حکیم شریف خاں وغیرہ اگرچہ سرکاری اطبا میں سے ہیں مگر سب سے زیادہ اعتماد مہاراجہ کو فقیر صاحب پر ہے۔ [2]

کتابی شوق | آپ کو علمی کتابیں جمع کرنے کا بڑا شوق تھا چنانچہ میں نے آپ کا کتبخانہ رمضان ۱۳۵۱ھ میں دیکھا۔ اس میں بہت نادر کتابیں ہیں۔ صحیح بخاری کا ایک قلمی نسخہ ہے۔ جو شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر نے بقیمت دو ہزار سات سو روپیہ خریدا تھا۔ اس پر اورنگ زیب کی مہر ثبت ہے۔ اس کے بعد بھی جن شاہی کتب خانوں میں رہا اُن کی مہریں بھی ثبت ہیں۔

اس کے علاوہ بہت کتابیں قلمی نایاب اس کتبخانہ میں موجود ہیں۔ [3]

---

[1] عبرت نامہ۔ جلد دوم۔ ص ۸۲ [2] ایضاً ص ۸۳۔ [3] یہ کتبخانہ اکمل ۱۳۹۱ھ میں فقیر سید معین الدین بخاری کی تحویل میں اندرون بھاٹی دروازہ لاہور موجود تھا۔ فقیر صاحب مشرب ہیں اہل علم حضرات کو کتبخانہ دکھانے سے دریغ نہیں کرتے۔ اب اسکی فہرست بھی بن گئی ہے۔ مترجم

Marfat.com
Marfat.com

تصنیفات

آپ کی متعدد تصانیف مخطوطات کی صورت میں موجود ہیں۔

۱۔ دیوانِ آزاد | آپ کے تخلص دو تھے۔ کہیں آزاد لکھتے۔ اور کہیں رضا۔ میرے پاس ایک مکتوب ہے۔ جس پر آپ کی مُہر ثبت ہے۔ جس کا یہ سجع ہے۔

"خادم الفقرا عزیز الدین رضا"

مگر آپ کا دیوان آزاد کے نام سے ہی مشہور ہے۔ اس میں غزلیات نظمیں اور رباعیاں مسطور ہیں۔ اس کا مخطوطہ فقیر خانہ میں جو میں نے دیکھا ہے۔ اس کے ورق ترانوے ۹۳ اور مسطور فی صفحہ گیارہ ۱۱ ہیں۔ خط نستعلیق ہے۔

بسم اللہ شریف کے بعد یہ عبارت شروع ہوتی ہے۔ "دد موزون طبعاں سلیم تمام کلامان بزم سخندانی و حسد خالقے ست"

دیوان کا مطلع یہ ہے۔

نوید شادمانی میرسد پیوستہ در دہا ۔۔۔ ز فیضِ شاہ محی الدین شد آساں جملہ مشکلہا

اس دیوان میں رباعیات کے ضمن میں ایک رباعی اپنے پیرانِ طریقت کی مدح و توصیف میں لکھی ہے۔

رباعی

یارب بکمالِ حالِ شاہِ معروف ۔۔۔ کز وے شدہ حضرتِ سلیماں موصوف

باشاہدِ عشقِ خود مرا کن مالوف ۔۔۔ باشاہدِ عشقِ خود مرا کن مالوف

۲۔ روزنامچہ فقیر سید عزیز الدین | یہ فارسی نثر میں ہے۔ اس کا مخطوطہ میں نے ساتویں صفر ۱۳۷۱ھ ایکہزار تین سو اکہتر ہجری، مطابق ساتویں نومبر ۱۹۵۱ء ایکہزار نو سو اکاون عیسوی کو عجائب گاہِ لاہور میں دیکھا۔ اپنے قلم سے روزانہ کے واقعات لکھے ہیں۔

۳۔ بیاض متعلقہ ختم شریف غوثیہ | آپ ہر ماہ میں ختم گیارھویں شریف بڑے اہتمام سے کیا کرتے تھے اس بیاض میں اس کا سب خرچ تفصیل درج کرتے۔ یہ بیاض میں نے رمضان ۱۳۸۱ھ ایکہزار تین سو اکاسی

Marfat.com
Marfat.com

فروری ۱۹۶۲ء ایکسٹرا نو سو باسٹھ عیسوی میں نفیس بینک لاہور میں دیکھا۔

شعر گوئی

فن شاعری میں آپ کا کلام بہت پایا جاتا ہے۔ آپ بدیہہ گوئی اور معما گوئی میں بھی اپنی نظیر آپ تھے۔ چند ایک صنف کلام یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی

وزو شد بہرہ در شہ عبدالوہاب — کہ از فیضش شدند اقطاب اصحاب

وزاں شاہے ابونصرست جاوید — کہ او بر میخورد از شجر امید

وزو گردید صوفی شاہ انور — وزاں شاہ علی شد شاہ اکبر

وزو شد شاہ میراں شاہ روشن — کہ زو گردید یار دین حق مبرہن

وزاں شد شاہ شمس الدین محمد — وزاں شاہ محمد شاہ ارشد

وزاں شاہ محمد غوث تابید — بر افلاک ہدایت مثل تائید

رسید شاہ مبارک آمد آں جاہ — بہ تخت فقر آمد آں شہنشاہ

معزز کرد آں فیاض جواد — شہے معروف را با دولت و داد

بشاہ نوشہ آمد فتر شاہی — منور گشت از مہر تا بماہی

نمود آں گنج بخش این فیض را عام — با فضال و با لطاف و با انعام

بلطف فیض از آں بحر ذخار — رسید این منبع دولت بسیار

شہے پیر محمد پیر شاہاں — بشب بیدار شاہ صبح گاہاں

پس آمد حافظ قائم علم زد — مسیحا شاں باذن اللہ علم زد

رشادت آمد از آں شاہ پر نور — بشہ عبدالغفور آں شاہ مہ سیر

وزاں شاہ امانت یافت دولت — بجاہ و حشمت و اعزاز و عزلت

امانت یافت از شاہ امانت — نمود آں قطرہ نیساں خیالت

Marfat.com
Marfat.com

جنابِ حضرتِ نوشاہِ ثانی بجنتِ خلد ہم رضواں مکانی
وزاں قطرہ نمودے دُرِ شہوار وزاں آبے گہر شد بحرِ ذخار [1]

بدیہہ گوئی | جب آپ کے والد بزرگوار فقیر سید غلام محی الدین نوشاہِ ثانی رح کی وفات ہوئی تو آپ نے اُن کے مزار پر ایک چھوٹا سا گنبد بنایا۔ کوئی ظریف شاعر اُس میں داخل ہوا تو یہ شعر بنا کر لکھ گیا۔

عزیز الدین عجب کارِ ریا کرد بزورِ زر پدر را اولیا کرد

جب آپ کی نظر اس شعر پر پڑی تو آپ نے اس کے نیچے جواباً یہ شعر لکھ دیا۔

بزورِ زر نگردد اولیائی عزیز الدین نکرد او را خدا کرد [2]

معما طرازی | آپ معما گوئی میں بھی خاص ملکہ رکھتے تھے چند معما یہاں درج کیے جاتے ہیں،

معما چیستان تیغ یا شمشیر

چیست آں چیز کو ندارد پا در شماری ہزار پا دارد
آتشیں پیکر ست و آہن دل از شررریش خدا نگاہ دارد
ہست در شیر کج روش در اصل ہم زبانے چو اژدہا دارد
نیست قطعاً محبتش با کس لیکن با میاں وفا دارد

---

[1] مراسلات و روزنامچہ فقیر عزیز الدین لاہوری بہ خطی۔ جلد نہم۔ ورق ۲۰۱ مجموعہ مخطوطات حافظ محمود شیرانی۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور۔ فقیر صاحب کے اس شجرہ میں چند غلطیاں ہیں۔ (۱) سید عبد الوہاب کے بعد سید ابو نصر کا نام زائد ہے۔ (۲) سید صوفی کے بعد سید احمد و سید مسعود کے اسماء متروک ہیں۔ (۳) شاہ میراں نام نہیں، بلکہ سید شاہ میر ہے (۴) سید شمس الدین محمد کے بعد شاہ محمد کا نام زائد ہے (۵) شاہ معروف کے بعد شاہ سلیمان کا نام متروک ہے۔ [2] فیض محمد شاہی قلمی جلد پنجم ص ۷۰۰ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

معمائے یوسف

یکدو نشش گرفتہ از یعقوب　　دلِ یوسف زیر پاش بود

ایضاً

زیرکی فہمی نگہدار ید خود را　　سرے گر از سعادت داری بدست

ایضاً

از جوارِ عقربش خاصیتے ست　　کز میانش شد عطارد در گریز

معمائے کمان

آنکہ آتش کم ست از پس و پیش　　راستاں را ازاں گریز بود

معمائے شیر

زپیکان تیرش بپایش اثر　　شعاعے سرے داد و پیلش کمر[۱۲]

مکتوبات

آپ کے مکاتیب و مراسلات تو لاتعداد ہوں گے۔ مگر آج ہماری نظروں سے پوشیدہ ہیں۔ صرف دو مکتوب یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ مکتوب بنام سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفحات نوشاہی برخورداری سابقہ الوی،

"خدمت فیض درجت حافظ صاحب والا مناقب حضرت حافظ نور اللہ جیو سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از فقیر خاکسار عزیز الدین رضا۔ بعد از عرض بندگیات و نیاز و شوق زیارات فیض بشارات مشہود ضمیر منیر باد کہ مہربانی نامۂ نامی در احسن اوقات و اسعد ساعات عز ورود فرمودہ معزز ساخت۔ ہر قدر کہ مقدور آدم باشد سعی می نماید لیکن اختیار کسے نیست۔ اگر پیش رفت شد تفاوت نخواہد بود۔ سعادتِ دارین ست۔ زیادہ بندگیات ست۔ مذکر کاغذ معاف

[۱۲] بیاض خطی نمبر ۵۶۹، مجموعہ پروفیسر آذر۔ ورق ۲۲ب۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور۔ تصرف

Marfat.com
Marfat.com

باید فرمود کہ عالم مفرست ،، (مکتوب ہذا کتبخانہ شرافت میں موجود ہے)

۲ - مکتوب بنام پیر قلندر شاہ قریشی ،، ۵

اے قلندر شاہ اے عالی نژاد — حق ترا دارد بیاد خویش شاد

کیستم من تا ترا گویم جواب — تو چو بحر دمن ترا چوں جوئے آب

لیک میخواہم کہ غواصی کنم — دست و پا در بحر طبع تو زنم

تا نگر این قطرہ زنہاری کند — گر میرام چوں ابر نطاری کند

اے کریم الطبع گر سازی معاف — گوئمت مقصود خود را اصاف

مولوی معنوی خوش گفتہ است — دُرِ معنی را بساخوش سفتہ است

تا نگرید کودک حلوا فروش — بحر بخشائش نمے آید بجوش

ہم عطا و ہم شفا خواہم ز غیب — ہم اجابت خواہمش بے رنگ و ریب

وہ چہ گفتی گفتنت باشد قبول — برکت اصحاب و ہم آل رسول

ہست امید شفائم عنقریب — تشنہ ات وصل تو میگردد نصیب

خود ترا باشد معین و ہم قرین — باکمال فضل رب العالمین

از غم دنیا و دین آزاد باش — با عنایات خدا دل شاد باش [۱۳]

مکتوبات احباب بنام فقیر سید عزیز الدین ؒ

یہاں چند مکاتیب درج کئے جاتے ہیں جو آپ کے احباب نے آپ کے نام لکھے۔ ان سے آپ کے علو مراتب و سمو مناصب کا پتہ چلتا ہے۔

۱ - مکتوب مولانا احمد الدین بگوی ،،

" بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد لکائن العلویات والسفلیات۔ والصلوٰۃ علی

[۱۳] تاریخ جلیلہ ص ۲۱۱ ۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

النبی والہ وصحبہ خیر البریات ۔ وبعد فمن احمد الدین خادم شرعہ المبین
الی من زینۃ الیہ لاملاء کلمۃ الدین ۔ وخلدہ باقامۃ الملۃ والیقین
کھف الغرباء وملاذ الفقراء وبناء الخطباء وملجاء الغرباء ۔ جامع الاخلاق
الحاتم ۔ حاوی الاخلال العالم ۔ مقنن قواعد الشرع والجود ۔ مفنن فوائد
الحکمۃ والوجود ۔ عزیز الملۃ والدنیا والدین ۔ السلام علیکم وعلی من لدیکم
ثم امنہ وصلت الکوامل الی الدراویش المسیبین المحبورین ببید فقیر
ظھور الدین وقمر الدین طال اللہ عمرھما فی الاستانۃ الشریفۃ والمسجد
والمتفرقین والجاعین فی الاستانۃ المبارکۃ کل یوم لقرأۃ الحزل فجزاکم
اللہ تعالی خیر الجزاء وامنکم من افات الدنیا ویوم الجزاء مع الاخوان
والابناء والاقرباء ۔ لکن بقی نفرین مجائین جاء آ بعد کتابۃ الاسامی فی
جنابکم وھما یخدمان الدراویش والاجراء الثمانیۃ الذین یبیتون
فی الاستانۃ الشریفۃ ویقیمون ھناک وکنت ما کتبت اسامیھم اعتمادا
علی علی بخش بان کتب اسامیھم لانھم یقیمون فی الاستانۃ الشریفۃ لکنہ
لم یکتب اسامیھم وھم محتاجون لیس علیھم الا جلباب واحد فقط
وبقی الکاتب محمد شاہ وانہ استاد الفقیر جمال الدین الانصاری
السلمانی النوشاھی طال اللہ عمرہ ونفعہ بالعمل والعلم فالکل
اثنی عشر نفرا ۔ فلو رحم علیھم باعطاء الکوامل فلا بعد من الہ
الجودیۃ وصرفھما علیھم جعل اللہ صدقاتکم کمثل حبۃ انبتت سبع
سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ ۔ بل ازید منھا ۔ منانکم اللہ من
افات الدنیا والدین وحفظکم مع الامان والایمان والامان مع الاخوان
والبنین ۔ امین یارب العالمین ۔ بمنہ وکرمہ وبحرمۃ النبی والہ الامجاد ۔

Marfat.com
Marfat.com

وکذالک الاخباز کل یوم یقسم وکل لیلة بین الدراویش بید الفقیر فقط

والسلام مع الاکرام - " [۱۴]

۲ - مکتوب بفنعت غیر منقوط -

" عالم علوم کمال - مالک ملوک اکمال - موسس اساس اسلام - ممهد مراسم اکرام - سالک مسالک علو - راحل مراحل سمو - محرم اسرار ملک الصمد - مورد عطایا واحد الاحد - ماهر رسوم ایاد - عامل اعمال وداد - سردار راحل کرم - مطلع مهر حکم - حاکم عادل - کامل مکمل - ادیع مسلم - ارحم اکرم - سلمه الله الملک السامع - وکوصف الله الصمد الواسع - محرر سطور را در دل درآمد که حمد ولا یزدال - ملک کردگار - دوره سردار عالم سالار اولاد آدم - وسردار حکمای عصر را ادا کرده دو سه کلمه مدعا در کلک انشا درآرد -

لا اله الا الله محمد رسول الله - الحمد لله الملک العلام - والملک لله الصمد

السلام - ودرود لا محصور وسلام لا محدود محمد رسول الله وآل او را وهمه اهل اسلام را - کردگار سردار حکمای عصر را بموازره زیاده تر عواطف ایزد داعطا - ودرود طه علو - ولا محدود سلام کرده - وبعد احوال ودرود اطوار مسرور ومسرور دارد - محرر سطور درهم الم درآمده - اگر سرائر حکما محرر را اطلاع دهد - ملک الصمد سردار حکما را مسرور دارد - ومرام سردار حکما عصر را درحصول درآرد - تا دام که کردگار عالم سماء دوار را در دور دارد سردار علماء وحکما را درکل احوال واطوار در حکم واعتبار دارد - آمرکم مطاع ومحمود. وحکمکم مدلل امر ومسعود " [۱۵]

۳ - مکتوب پیر مراد شاه متوفی ۱۲۱۵ھ / ۱۸۰۰ء ابن پیر کرم شاه عرف میتا شاه قریشی ره

" اے عزیز جان اے جان عزیز اے سراپا عقل و اے دانا تمیز

[۱۴] خطوط و مراسلات و روزنامچہ فقیر عزیز الدین لاہوری ملی جلد نہم - ورق ۹۲ - ذخیرہ شیرانی -

[۱۵] مجموعہ خطوط بنام فقیر عزیز الدین قلمی - ورق ۱۱ - ذخیرہ شیرانی مخزونہ کتابخانہ دانشگاہ پنجاب لاہور شرافت

Marfat.com
Marfat.com

اے فراقت حبیب صبرم نیست — زاشتیاقت دل بہ پہلوے طپید

شد فزوں از شمار ایام فراق — حق تعالیٰ کم کند نام فراق

آمدم روزے کہ من در کوئے تو — دل بلا ہو رست و تن در کوئے تو

نامۂ منثور رشک گلستان — وقت شب آمد مرا یار سبان

باغ دل گل گل شگفت از بوئے او — بود خود چشم عطار در سوئے تو

بر مراد دیدۂ خود دیدمش — خواندم و بر دیدہ آں بالیدمش

شکر للہ ہست خیریت تمام — باش دائم بر مرادِ دل سلام ۱۲

۴۔ مکتوب پیر سکندر شاہ قریشی متوفی ۱۲۴۸ھ / ۱۸۳۲ء

"اے عزیز جان و جان ہر عزیز — دست در دامان پاکت چوں طرر

از ازل ما در ردیم و دو جنیم — نقد عشقت را کہ دید از ما جنیم

صد ہزاراں شکر بر افضال اوست — کہ ترا از بہر تو دارم دوست

نے تمنا دارم از تو ہیچ چیز — غیر دیدار اے خوش ا [illegible]

فرقت ہجرانت اے جان جہاں — ہست سخت و بس گراں [illegible]

نیک بہر کثرت ذوق حضور — ہست از محبوب مہجوری [illegible]

امر دِ غیبًا بجا آوردنی ست — گرچہ دارد تلخ باشد خوردنی ۱۳

۵۔ مکتوب پیر سکندر شاہ قریشی متوفی ۱۲۱۴ھ / ۱۷۹۹ء

[illegible]

اے عزیز دل و اسیر دو [illegible] — بند عشقت جان ما [illegible]

ملک دل را خیالت آباد [illegible] — حال [illegible]

[illegible] ۱۶

Marfat.com
Marfat.com

فقیر سید عزیز الدین مورخین کی نظر میں

مورخین نے آپ کے متعلق اپنی اپنی تصانیف میں بہت کچھ لکھا ہے۔ یہاں چند مصنفوں کے اقوال لکھے جاتے ہیں۔

(۱)

مفتی غلام سرور لاہوری رح نے کتاب گنج تاریخ میں لکھا ہے۔

"فقیر عزیز الدین دربار لاہور کے عظمائے امرا سے تھے۔ بڑے صاحب سخاوت و مروت تھے علم و ہنر میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ علم طب میں حق تعالیٰ نے آپ کو دم مسیحائی عطا فرمایا تھا۔"

(۲)

منشی گنیشن داس بڈہرہ قانونگوئے گجرات۔ کتاب چہار باغ پنجاب میں لکھتا ہے۔

"فقیر عزیز الدین انصاری کہ در علم حکمت — فقیر عزیز الدین انصاری۔ جو علم حکمت اور اخلاق
و اخلاق یگانہ و طاق ست" ۱۹ — میں یگانہ اور یکتا ہیں۔

(۳)

علامہ شریف عبدالحی بن فخر الدین الحسنی مدیر سابق ندوۃ العلماء لکھنو کتاب نزہۃ الخواطر جلد ہفتم میں آپ کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

"۳۵۳ — الفقیر عزیز الدین — نمبر ۳۵۳ — فقیر عزیز الدین لاہوری۔ امیر فاضل
اللاہوری، الامیر الفاضل عزیز الدین — عزیز الدین بن محی الدین بن غلام شاہ بخاری
بن محی الدین بن غلام شاہ البخاری — لاہوری۔ المشہور بہ فقیر صاحب۔ پیدائش
اللاہوری المشہور بالفقیر ولد ونشاء — اور نشوونما لاہور میں ہوئی۔ اپنے وقت کے
بلاہور قرأ العلم علی من بہا من — علماء سے علم حاصل کیا۔ پھر حاکم رائے
العلماء ثم تطبب علی حاکم رائے — طبیب لاہور سے طب پڑھی۔ اس نے

Marfat.com
Marfat.com

الطبيب الوثنى اللاهورى فقربه
الى رنجيت سنگھ ملك پنجاب فداواه
فى مرضه الذى اصابه فى العين فصار
سعيه مشكورًا فى ذلك فجعله رنجيت سنگھ
طبيبًا خاصًا لهٗ واقطعه اراضى واجية
ووظفهٗ وقربهٗ اليه وجعله مرجعًا
اليه فى مهمات الامور لا سيما فى
المعاهدات الدولية فلم يزل معتمدًا
الى ايام كھڑك سنگھ وشير سنگھ
وكان بارعًا فى الطب والانشاء فصيحًا
دادها وتدبير وسياسة لم يكن فى
زمانه مثله فى ذلك وهو الذى بنى
مدرسة عظيمة بلاهور فتخرج منها
جماعات من الفضلاء ما تخواهك
وستين ومائتين والف بلاهور"

رنجیت سنگھ بادشاہ پنجاب کے روبرو کیا
آپ نے اُس کی آنکھ کی بیماری کا علاج
کیا، آپ کی کوشش کامیاب ہوگئی، پس
رنجیت سنگھ نے آپ کو اپنا طبیب خاص
بنالیا اور کچھ زمین جاگیر میں دے دی
اور کچھ وظیفہ بھی مقرر کیا اور اپنا مقرب بنایا
ہر تمام مہمات امور میں مرجع بنایا، خصوصًا
وزارت خارجہ کا عہدہ دے دیا، آپ کھڑک سنگھ
اور شیر سنگھ کے زمانہ تک اس عہدہ پر رہے
اور آپ طب اور انشاء میں بلند مرتبہ اور فصیح
تھے۔ تدبیر ملکی اور سیاست میں بے نظیر،
عدیم المثل تھے۔ آپ نے لاہور میں ایک بڑا
بڑا کالج جاری کیا، جس سے فضلا کی
جماعتیں تیار ہو کر نکلیں، آپ ۲۶۱ھ
اکہتر روپیہ سوا کا سنہ بکرمی میں لاہور میں فوت ہوئے

(۴)

۱۔ جلد الرشید۔ کتاب تذکرہ شعرائے پنجاب میں لکھتے ہیں۔

"نمبر ۲۔ آزاد۔ فقیر عزیز الدین لاہوری"
از خوش سخنان و شیرین کلامان شہر لاہور بود
"در زمان مہاراجہ رنجیت سنگھ بوجہ وزارت

نمبر ۲۔ آزاد۔ فقیر عزیز الدین لاہوری"
شہر لاہور کے خوش کلام اور شیریں سخن شعراء
سے تھے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے زمانہ میں

Marfat.com
Marfat.com

رسیدہ ۔ وے طبیب ماہر و شاعر بے مانند
بودلہ دیوانش ہنوز چاپ نگردیدہ است
امانگارندہ در لاہور بیشتر پسران بزرگش
دیدہ ام ۔ ولے متاسفانہ شعرے ازاں
دیوان بیادم نماندہ است ۔ قلندر شاہ
لاہوری در مدح وے دیوانش چنیں
گفتہ است ۔

دل قلندر آزاد را بدست آورد
چو نام امی آزاد را گرفت قلم
قلندرانہ بہ آزادگی دہے قیدی
بوصف یار بر آید سخن بہ لعبیانی [۲۱]

وزارت کے عہدہ پر پہنچے ۔ آپ ماہر طبیب اور بے مثل شاعر تھے ۔ آپ کا دیوان ابھی تک چھپا نہیں ۔ مگر میں نے [مولف نے] آپ کی اولاد کے پاس لاہور میں دیکھا ہے ۔ لیکن افسوس کہ اُس دیوان میں سے کوئی شعر مجھے یاد نہیں رہے قلندر شاہ لاہوری آپ کی اور آپ کے دیوان کی تعریف میں اسطرح کہتے ہیں ۔

دریں زمانہ نبود دلربائے لاثانی
برآید از ہمہ بند و نماند زندانی
بوصف یار بر آید سخن بہ لعبیانی [۲۱]

(۵)

رسالہ نقوش لاہور نمبر میں ہے ۔

"فقیر عزالدین مرحوم بادوق سخن شناس ۔ اور سخنور بھی تھے ۔ ہم عصر اہل علم سے آپ کے گہرے مراسم تھے ۔" [۲۲]

اولاد آپ کے چھ صاحبزادے تھے ۔

۱	فقیر سید نادرالدین صاحب رح	متوفی	۱۲۲۹ھ	۱۸۱۴ء
۲	فقیر سید فضل الدین صاحب رح	متوفی	۱۲۵۸ھ	۱۸۴۲ء
۳	فقیر سید شاہ دین صاحب رح	متوفی	۱۲۵۸ھ	۱۸۴۲ء
۴	فقیر سید چراغ دین صاحب رح	متوفی	۱۲۶۷ھ	۱۸۵۱ء

[۲۱] ذکر شعرائے پنجاب صفحہ ۔ [۲۲] رسالہ نقوش لاہور نمبر صفحہ ۵۱۸ شرافت ۔

Marfat.com
Marfat.com

۵ فقیر سید جمال الدین صاحبؒ اکثر اوسنفٹ۔ حال پنشن خوار، وسب جسٹرار
متوفی ۱۲۴۹ھ سنہ ۱۸۳۳ء۔ [تاریخ لاہور کنہیا لال]

۶۔ فقیر سید رکن الدین صاحبؒ۔ متولد ۱۲۵۶ھ سنہ ۱۸۴۰ء

تاریخ وفات فقیر سید عزیز الدین کی وفات کے سال میں اختلاف ہے۔

۱۔ مفتی غلام سرور لاہوری نے کتاب گنج تاریخ میں سال وفات ۱۲۶۰ھ ایکہزار دوسو ساٹھ ہجری لکھا ہے۔ اور خواجہ عبدالرشید نے تذکرہ شعرائے پنجاب میں مفتی صاحب کے حوالہ سے یہی سنہ وفات لکھا ہے۔

۲۔ لالہ کنہیا لعل لاہوری نے تاریخ لاہور میں فقیر صاحب کا سال وفات ۱۸۴۵ء ایکہزار آٹھ سو پینتالیس عیسوی لکھا ہے۔ جس کے مطابق ہجری سال ۱۲۶۱ھ ایکہزار دوسو اکسٹھ ہوتا ہے۔ سر لیپل ایچ گریفین صاحب نے بھی کتاب رئیسان پنجاب میں اسی سال کو اختیار کیا ہے۔ اور علامہ شریف عبدالحی بن فخر الدین الحسنی لکھنوی رحمہ کتاب نزھۃ الخواطر میں یہی سال وفات تحریر کرتے ہیں۔

۳۔ مگر آپ کے خاندانی قلمی بیاض میں آپ کی وفات بعمر ستر سال دوسری ذی الحجہ ۱۲۶۳ھ ایکہزار دوسو باسٹھ ہجری لکھی ہے۔ میرے نزدیک یہی صحیح و معتبر ہے۔ تقویم تاریخی میں اس کے مطابق اکیسویں نومبر ۱۸۴۶ء ایکہزار آٹھ سو چھیالیس عیسوی تھی۔

فقیر سید عزیز الدین کا انتقال بعہد سلطنت ابوالظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر بادشاہ دہلی۔ ابن اکبر شاہ ثانی گورگانی ہوا ۱۸۵۷ء سن جلوسی تھا
اُسوقت انگریزوں کی طرف سے ہندوستان کا گورنر لارڈ ہارڈنگ تھا۔ اس کی گورنری کا تیسرا سال تھا۔

مدفن آپ کا مزار لاہور۔ اندرون بھاٹی دروازہ۔ احاطہ درگاہ حضرت پیر محل شریف میں ہے۔

مادۂ تاریخ "مظہر اعجاب" ۱۲۶۱ھ

Marfat.com
Marfat.com

مختصر تذکرہ اولاد فقیر سید عزیز الدین بخاری؟

- فقیر سید عزیز الدین بخاری سرفندازی لاہوری؟ کے چھ بیٹے تھے۔ نادر الدین، فضل الدین شاہ دین، چراغ دین، جمال الدین، اور رکن الدین۔ سوائے چوتھے بیٹے کے سب لاولد فوت ہوئے۔
- فقیر سید چراغدین کے پانچ بیٹے تھے۔ سراج الدین، شہسوار دین، شہنواز دین نجیب الدین اور حسین الدین۔ سوائے بڑے بیٹے کے سب لاولد فوت ہو گئے۔
- فقیر سراج الدین کے دو بیٹے تھے۔ فیروز الدین اور سلطان الدین۔
- فقیر فیروز الدین۔ ریاست بہاول پور میں نواب صاحب کا وزیر اعظم تھا۔ وہاں قتل ہو گیا

انتباہ

یہ تفصیل تاریخ لاہور مصنفہ کنہیا لعل سے لکھی گئی ہے۔ اس کے بعد کوئی پتہ نہیں کہ فقیر صاحب کی اولاد باقی ہے یا نہیں۔

فقیر صاحبان مذکور کی تاریخہائے وفات کتاب نوادرات پنجاب ص ۲۴۱ میں سے دستیاب ہوئی ہیں جو یہاں درج کی جاتی ہیں۔

۱ فقیر سراج الدین بن چراغ دین م ۱۲۶۹ھ / ۱۸۵۳ء
۲ فقیر شہسوار الدین بن چراغدین م ۱۲۶۴ھ / ۱۸۴۸ء
۳ فقیر شہنواز الدین بن چراغدین م ۱۲۷۴ھ / ۱۸۵۸ء
۴ فقیر نجیب الدین بن چراغدین م ۱۲۶۵ھ / ۱۸۴۹ء
۵ فقیر حسین الدین بن چراغدین م ۱۲۶۶ھ / ۱۸۵۰ء۔
— فقیر فیروز الدین بن سراج الدین ولادت ۱۲۴۸ھ / ۱۸۳۲ء

Marfat.com
Marfat.com

(۳۵)

عطا محمد

حاجی عطا محمد جھنگی والدؒ

آپ میاں شہاب الدین ولد بابا سیاھی شاہ ساکن جھنگی ماھی شاہ کے تیسرے بیٹے تھے بیعت وخلافت اپنے بڑے بھائی میاں عبدالغفور ولد شہاب الدین صاحب رح سے تھی۔

عبادات | صاحب تذکرۃ المشائخ نے لکھا ہے۔

"حضرت حاجی عطا محمد صاحب رح بڑے کامل اولیاء اللہ میں سے تھے۔ اور پابند شرع تھے۔ اور تہجد گزار تھے۔ اور قرآن مجید کی تلاوت شب و روز کیا کرتے تھے۔ اور دور دراز ملکوں میں جا کر ہر روز خلائق کو فیض عام سے مستفیض فرمایا۔ اور تمام خلق سے آپ کی چہ چا سنی جاتی ہے کہ بڑے کامل ولی اللہ تھے۔"

حج بیت اللہ شریف | تذکرۃ المشائخ میں ہے۔

"آپ نے ۱۲۶۱ ہجری (مطابق ۱۸۴۵ء) میں والدہ کا حج کیا۔ مکہ معظمہ سے مدینہ شریف جا کر زیارت روضہ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے اور ہر سال پانچ سال کے بعد جھنگ کی شریف میں واپس آئے۔"

سماع اور وجد | تذکرۃ المشائخ میں لکھا ہے۔

"آپ کو دائم السماع معراج العاشقین سے [illegible] حالت سفر میں بھی قوال آپ کے ہمراہ رہتے تھے [illegible] گاؤں میں شاہ کے وقت تشریف لے جاتے تھے تو [illegible] میں ہوتے تو آپ کو [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

آپ کو ہوش آئی اور زار زار رونا شروع کیا، تمام شہر میں آپ کی کرامت کی چرچا ہوئی۔
اور ہزاروں لوگ مطیع و تابع فرماں ہوئے۔"

اولاد آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱ میاں جھنڈے شاہ صاحب[1]
۲ میاں رحمت علی شاہ صاحب۔
۳ میاں بُدھے شاہ صاحب۔

یارانِ طریقت آپ کے خواص مریدین تھے۔

۱	میاں جھنڈے شاہ فرزند اکبر	جھنگی ماہی شاہ	ضلع ہوشیارپور
۲	میاں رحمت علی شاہ۔ فرزند دوم	〃	〃
۳	میاں بُدھے شاہ۔ فرزند سوم۔	〃	〃
۴	سائیں بوٹے شاہ رح	مُنڈاں	〃
۵	سائیں امام شاہ رح	میسم پور	امرتسر
۶	سائیں ثابت شاہ رح	گمتھالہ۔	
۷	سائیں میراں بخش ساکن بوں	مدفون چوتنا	گورداسپور

مدفن حاجی عطا محمد صاحب رح کا مزار۔ جھنگی ماہی شاہ۔ ضلع ہوشیارپور میں ہے۔

---

[1] سلیم التواریخ میں ان کا نام حیدر شاہ لکھا ہے۔ جو صحیح نہیں۔ اشرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

شجرۂ نقرائے حاجی عطا محمد جھنگی والے

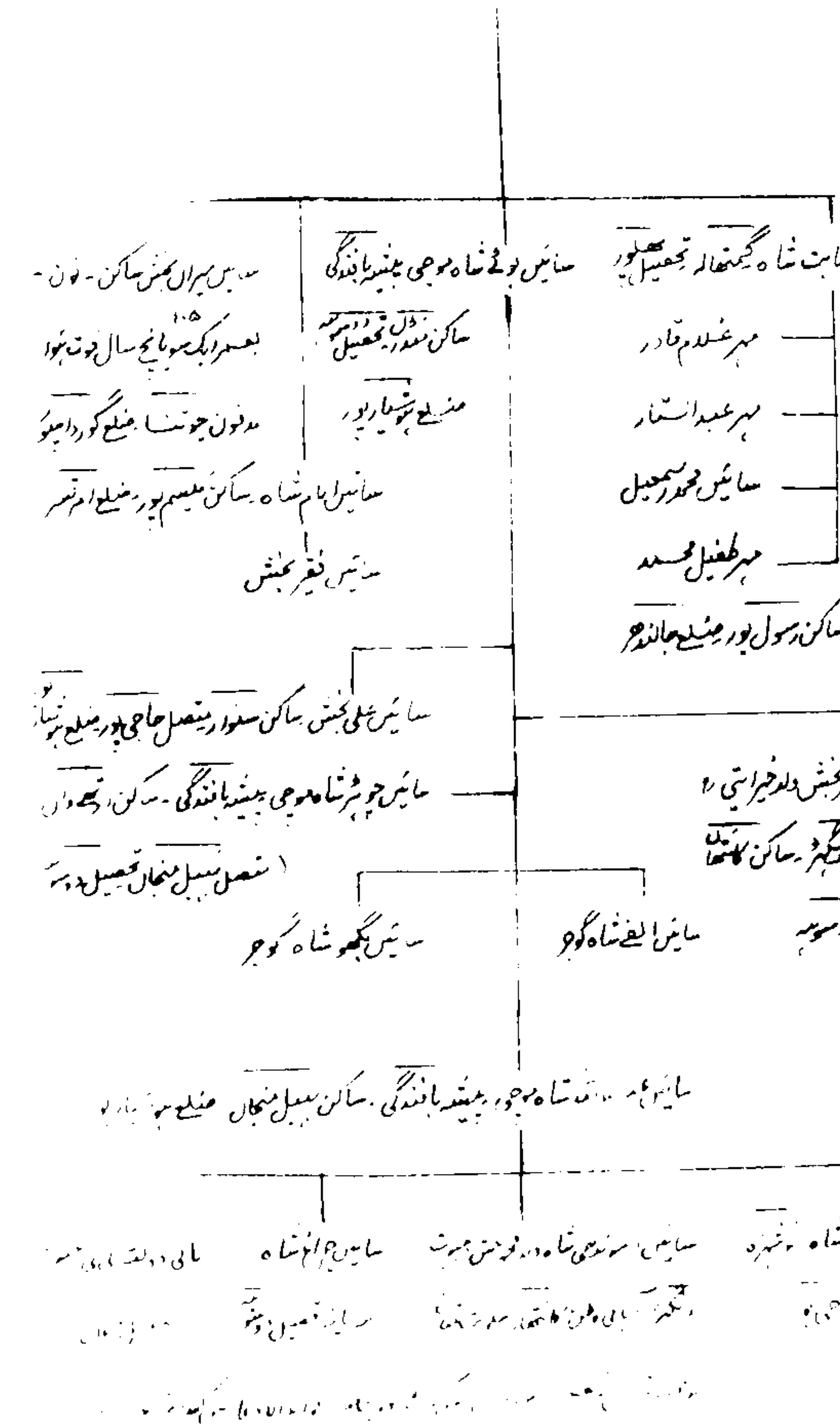

Marfat.com
Marfat.com

(۳۶)

علم الدین

مولوی علم الدین کاتب بنڈی والرم

آپ سید فضل الدین ولد سید فتح الدین برفوردار ی بڑ جن والرم کے خلیفہ تھے۔ صاحب علم تھے اور فنِ کتابت کے ماہر تھے۔ موضع بنڈی ضلع میرپور میں سکونت رکھتے تھے۔

دستخطِ کریما | آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا پندنامہ کریما[1] ۱۳۷۷ھ ایکہزار تین سو ستتر ہجری میں میری نظر سے گذرا اُس پر سے دستخط نقل کیا جاتا ہے۔

"تم تمام شد نسخہ کریما بیں تصنیف حضرت مصلح الدین شیخ سعدی شیرازی قدس اللہ سرہ العزیز از ید فقیر حقیر درویش علم دین۔ در موضع بنڈی بقلم در آوردہ بتاریخ سنہ 1915 ب " [2]

---

[1] یہ نسخہ کریما۔ صاحبزادہ طالب حسین ولد سید محمد عالم بن سید نظام الدین برفوردار ی کے گھر بمقام بڑ جن علاقہ تکسر گجراں ضلع میرپور میں موجود ہے۔ [2] ۱۸۵۸ء مطابق ۱۲۷۴ھ۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

غ

(۳۷)

غلام حسن

میاں غلام حسن انصاری برقندازی جالندھریؒ

آپ اپنے والد اکرم حضرت مولانا محمد اعظم انصاری برقندازی جالندھری رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ نے علم نجوم و رمل و جفر اپنے والد صاحب سے سیکھا، اور علم طب اپنے چچا صاحب سے حاصل کیا، کامل طبیب ہوئے۔ [۱]

ریاضات | آپ ہمہ تن محوِ ریاضات و عبادات رہتے عشروں پر عشرے۔ اور چلوں پر چلے کیا کرتے۔ حفظِ مراتب اور نمازِ ہفتگانہ پر مواظب تھے۔ اور ادِ خاندان کی دعوت زکوٰۃ ادا کیں۔ [۲]

کرامات

متعدد مکانات میں ظہور | ایک مرتبہ آپ کے مرید سائیں شیر شاہ لاہوری نے آپ سے تعددِ امکنہ اور تجددِ امثال کے متعلق پوچھا۔ فرمایا۔ دیکھنا چاہتے ہو؟ عرض کیا۔ ہاں۔ آپ کے پاس کچھ پھول پڑے تھے۔ فرمایا یہ لے جاؤ۔ کچھ مولوی محمد اعظم کے مزار پر اور کچھ قاضی محمد علی کی قبر پر اور کچھ شاہ عبدالغفور کی خانقاہ پر رکھنا۔ گرمی کا موسم اور دوپہر کا وقت تھا۔ آپ جس مکان میں لیٹے ہوئے تھے۔ فرمایا باہر سے اس کا قفل لگا جاؤ۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ جب یکے بعد دیگرے تینوں مزارات پر گئے۔ تو آپ کو وہاں ہر جگہ موجود پایا۔ جب واپس آکر دیکھا تو قفل بدستور لگا ہوا تھا۔ جب کھولا تو آپ اندر سو رہے تھے۔ [۳]

---

[۱] [۲] [۳] انوار القادریہ الملقب بہ ریاض غوثیہ شاہد فلمی ۱۲ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

طعام بڑھ جانا | ایک مرتبہ آپ موضع پرچیاں خورد میں گئے۔ جانی بافندہ نے دعوت کی۔ ایک مرغ اور دو سیر آٹا پکایا۔ کھانے کے وقت چالیس پچاس آدمی اکٹھے ہو گئے۔ وہ گھبرا گیا کہ اب کیسے انتظام ہو سکے گا۔ آپ نے اپنا رومال کھانے پر ڈال دیا اور خود لنگر تقسیم کیا۔ سب نے سیر ہو کر کھایا اور گھر والوں کے واسطے بھی بچ رہا۔ [1]

یاران طریقت | آپ کے خواص مریدوں کے نام صاحب انوار القادریہ نے یہ لکھے ہیں۔

۱ بابا قادر شاہ۔ المعروف قادو شاہ۔ المخاطب بہ شیر شاہ بن محمد صالح ندوہ بال ساکن کوچہ ندوہ بالاں۔ دہلی دروازہ لاہور۔ مدفون سلطان پورہ۔ لاہور۔

۲ سید رحمان شاہ۔ ساکن بھٹیاں باچھو واڑہ۔ ضلع لدھیانہ۔

۳ مولوی محمد بخش بن فیض بخش۔ ساکن کلیان پور

۴ میاں کرم بخش۔ ساکن کوٹلہ۔

۵ سید علی بخش۔ ساکن مونڈہ۔

۶ میاں امام بخش ارائیں۔ ساکن مونڈہ۔

۷ میاں دائم شاہ مراسی۔ ساکن مونڈہ۔

۸ میاں صدر الدین۔

۹ میاں عمر بخش ترکھان۔

۱۰ سائیں محکم شاہ ارائیں۔

۱۱ نورا بافندہ۔

۱۲ اکبر ولد دانا ارائیں۔

۱۳ نتھو ولد خدا بخش۔

۱۴ میاں بختیار۔

---

[1] انوار القادریہ قلمی ۱۲ منہ

Marfat.com
Marfat.com

۱۵ پیر بخش چیلہ

۱۶ کرم بخش ارائیں ساکن گیلی

۱۷ میاں غلام حسین ساکن بہادرکی۔

۱۸ فرید بخش۔ ساکن سمی پور

۱۹ الٰہی بخش پردادہ ۵ ساکن کوٹلہ متصل نکودر۔

۲۰ سائیں توکل شاہ ساکن کرمالہ

۲۱ قطب الدین ڈوگر۔ ساکن لکھوکی منیالہ۔ ریاست کپورتھلہ

۲۲ سائیں سوندھے شاہ ساکن بسی باباخیل۔

۲۳ سائیں محمد شاہ ساکن باراں امام۔ محلہ گاڈی احاطہ۔ پیر منگارروڈ۔ کراچی۔

تاریخ وفات | میاں غلام حسن انصاری کی وفات بقول صاحب انوار القادریہ سوموار کی رات تیسری صفر ۱۲۷۷ھ ایکہزار دوسو ستتر ہجری مطابق بیسویں اگست ۱۸۶۰ء ایک ہزار آٹھ سو ساٹھ عیسوی موافق پانچویں بھادوں سمت ۱۹۱۷ ایکہزار نو سو سترہ بکرمی میں عہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ سنہ تین جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار۔ جالندھر۔ بستی شیخ درویش میں ہے۔

مادہ ہائے تاریخ

ھ

۱- "فرشتہ عالی مقام" ۱۲۷۷

۲- "زین خانقاہ جنت" ۱۲۷۷

---

۵ یہ نام انوار القادریہ میں درج نہیں۔ یہ ایک شجرۂ فقرا سے لیا گیا ہے۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

شجرۂ فقرائے میاں غلام حسن شاہ جالندھری رح

سائیں محمد شاہ - امام باڑہ گاڈی اجاطہ پیر سنگار روڈ - کراچی شہر

سائیں حضرت علی شاہ "

سائیں عشق علی شاہ "

سائیں صابر علی شاہ " متوفی جمعرات ۱۹ محرم ۱۳۸۰ھ ۱۲ جولائی ۱۹۶۰ء

سائیں مراد علی شاہ - ساکن گوردوالہ ڈاکخانہ نانوالہ ضلع شیخوپورہ ۱۳۸۱ھ میں موجود تھے

سب مریدان مراد علی شاہ ۱۳۸۸ھ ۱۹۶۱ء میں موجود ہیں ۱۲

- محمد دین ولد رحمان راول - نانوالیانوالہ
- محمد شفیع ولد اللہ دتہ راول - ترگھر بھگوانوالہ
- محمد صدیق ولد اللہ دتہ راول "
- حاجر علی ولد خیر دین راول "
- عبدالغفور ولد خیر دین راول "
- متھا ولد خیر دین راول "
- رمضان ولد فتح محمد راول "
- بشیر احمد ولد ستار دین راول "
- اللہ دتہ راول "
- دین محمد ولد اللہ دتہ ترکھان "
- حکیم بی بی زوجہ ستار دین راول "
- نواب بی بی زوجہ فتح محمد راول "
- اللہ رکھو زوجہ رمضان راول "
- رحیم بی بی زوجہ اللہ رکھا "

- عبداللطیف ولد نواب دین راول بلتے والہ ضلع گوجرانوالہ
- شفیع محمد ولد نواب دین راول "
- نتھا ستھ علی ولد بوٹا راول "
- نذیر احمد ولد بوٹا راول "
- بشیر احمد ولد مالک دین راول "
- نذیر احمد ولد جھنڈو خاں راول "
- رشید احمد ولد جھنڈو خاں راول "
- غلام نبی ولد نواب دین راول "
- گلزار احمد ولد دین محمد راول "
- محمد شریف ولد روشن دین راول "
- فرمان علی ولد شہاب دین راول "
- دین محمد ولد حسین بخش راول "
- مراد علی ولد فضل دین راول "
- حشمت علی ولد فضل دین راول "

- سراج دین ولد فضل دین راول - بلتے والہ ضلع گوجرانوالہ
- حشمت بی بی زوجہ دین محمد راول "
- حمیدہ بی بی زوجہ عبداللطیف "
- سردار بی بی زوجہ حشمت علی "
- مولوی محمد علی امام مسجد "
- رحمت علی جوگی "
- بشیر احمد ولد غلام محمد جوگی "
- عنایت ولد بوٹا جوگی "
- اسمٰعیل ولد احمد دین جوگی "
- کریم بخش ولد عبدالرحمٰن کشمیری "
- خورشید احمد ولد نظام دین چوکیدار "
- شریف ولد الہ دین چوکیدار "
- رحمت علی ولد بسما کمہار "

پیر دتہ جنگڑ ساکن ہاتھی آنہ ضلع سیالکوٹ

Marfat.com
Marfat.com

(۳۸)

غلام حسن

فقیر غلام حسن برقندازی گوندلاں والیہ رح

آپ امیر کبیر فقیر فضل الدین برقندازی وزیر مہاراجہ گلاب سنگھ والی کشمیر کے تیسرے بیٹے اور مرید و خلیفہ تھے۔ سکونت۔ موضع گوندلانوالہ مضافات گوجرانوالہ میں تھی۔

آپ کی ولادت ۱۲۲۹ھ ایکہزار دوسو انتیس ہجری مطابق ۱۸۱۴ء ایکہزار آٹھ سو چودہ عیسوی میں ہوئی۔

عہدہ داری آپ ظاہری علوم میں جید عالم ہوئے۔ فن کتابت اور طبابت میں بھی مہارت تامہ رکھتے تھے۔ ریاست جموں و کشمیر کے شاہی طبیب تھے۔ دبیر اول کا عہدہ بھی آپ سے متعلق تھا۔

مکتوب بنام میاں غلام محی الدین یہ مکتوب آپ نے اپنے کسی دوست میاں غلام محی الدین نام کی طرف لکھا ہے۔

"برادر عزیز دافر تمیز میاں غلام محی الدین۔ سلمہ اللہ تعالیٰ

از طرف غلام حسن بعد از سلام مسنون۔ واضح باد کہ احوال ایں جائے بخیریست و خیریت آں ہمہ صاحبان از جناب پروردگار ہموارہ مستدعی ست۔ دیگر آنکہ چند سوال رقیمہ گان سرکار کہ بدست حافظ حامد علی فرستادہ بود۔ تا حال بہ چہ گردید۔ باید کہ ہمہ احوال و گفت شنود طرف ثانی و ہم خبر کہ یافتہ باشد از سرکار جاللہ ہر مرور بالضرور بایں طرف نوشتہ رسانید۔ و دریں جا ہر روز بارش میشود و از جہت گل تدارک نشدہ۔ ہرگز تفاوت بارش نمی شود۔ وقتیکہ جواب رقیمہ مرسلہ

Marfat.com
Marfat.com

آید و تا حاکم در اینجا آید۔ آنوقت معلوم خواہد گردید۔ دیگر خبر قاسم نمی نویسید کہ در اینجا آمدہ است یا نہ۔ در اینجا معلوم نیست کہ در اینجا ہست یا نہ۔ باعث باران رحمت زیادہ خیر۔ ہمہ خوردو کلان را سلام واضح باد۔ والسلام والاکرام۔

دو روپیہ از محمد صدیق۔ اگر حیلہ و حوالہ در میان آرد نوشتہ از وطلبند فقط۔"[1]

---

[1] پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور کے مجموعہ مخطوطات شیرانی میں حضرت سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی متوفی ۱۱۷۳ھ کی کتابت تذکرہ نوشاہی کا ایک قلمی نسخہ مکتوبہ ۱۱۹۰ھ موجود ہے۔ اس کا نام "احوال حضرت نوشہ" تحریر ہے۔ اس کے باہر حفاظتی ورق پر یہ مکتوب تحریر ہے۔ ۱۲ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۳۹)

غلام حسین

میاں غلام حسین برقندازی بڑھکی والا رح

آپ سائیں کالا صاحب برقندازی بڑھکی والا رح کے فرزند اکبر تھے۔ اور شیخ پیر بخش برقندازی پاک پتنی رح کے مرید خلیفہ تھے۔ بڑھکی بدھال میں سکونت رکھتے تھے۔

فن کتابت آپ عالم باعمل تھے۔ خط نسخ سیکھا ہوا تھا۔ قرآن مجید لکھ کر فروخت کر کے اپنا گذر اوقات کیا کرتے۔ آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک قرآن مجید۔ آپ کے بھتیجے سائیں سید رسول صاحب کے پاس اسوقت ۱۳۹۱ھ میں موجود ہے۔

ایک شخص کو بددعا ایکمرتبہ آپ موضع چک بیلیخاں تحصیل گوجرخاں میں اپنے مریدوں کے ہاں تشریف لے گئے۔ آپ نماز ظہر ادا کرنے کے واسطے مسجد کو چلے تو ملّ نام ارائیں کو فرمایا کہ ہم عصر کی نماز پڑھ کر ہی گھر آئیں گے۔ ساری گھوڑی کو دانہ ڈال کر توبرہ لگا دینا۔ جب آپ چلے گئے تو اس نے گھوڑی پر تاہرو ڈال کر دو میل تک ادھر اُدھر دوڑایا اور آکر جلدی سے توبرہ لگا دیا۔ جب آئے تو گھوڑی ہنہنائی۔ آپ نے فرمایا۔ مشکن! کیا کہتی ہے پھر آپ نے توبرہ میں ہاتھ ڈالا تو ہاتھ کو مرغی کی بیٹ لگ گئی جو بھوسہ میں تھی۔ آپ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا۔ آگے آگے رزق اور پیچھے پیچھے ملّ ہو گا۔ چنانچہ واقعی وہ ساری عمر افلاس میں سرگرداں رہا اور اسی حال میں مر گیا۔ اکثر لوگ آپ کے مطیع اور مسخر ہو گئے۔ [1]

---

[1] مکتوب سائیں سید رسول برقندازی بڑھکی مورخہ ۱۲ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

یاران طریقت | آپ کے خواص مریدین تھے۔

۱	سائیں علم الدین درویش	علاقہ گوجر خاں	ضلع راولپنڈی
۲	پیر مراد شاہ صاحب رح	ساروکے	گجرات
۳	سید ابراہیم شاہ ولد سید فتح شاہ صاحب رح	گکھڑ	گوجرانوالہ
۴	سید نواب شاہ صاحب رح	منصور والی	〃
۵	سائیں موسےٰ کشمیری	〃	〃
۶	سائیں عیسےٰ کشمیری	〃	〃
۷	سائیں سلطان کشمیری	〃	〃
۸	مستری اللہ دتہ ترکھان	〃	〃

مدفن | میاں غلام حسین کی قبر موضع بلوکی بڑھال۔ ضلع راولپنڈی میں ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

(۴۰)

غلام حسین

فقیر غلام حسین برقندازی گوندلانوالہ رح

آپ امیر کبیر فقیر فضل الدین برقندازی رح وزیر مہاراجہ گلاب سنگھ والی کشمیر کے دوسرے بیٹے اور مرید و خلیفہ تھے۔ سنہ ۱۲۲۴ ایکہزار دوسو ستائیس ہجری مطابق سنہ ۱۸۱۲ ایکہزار آٹھسو بارہ عیسوی میں پیدا ہوئے۔ سماع کے بہت شائق تھے۔

تجدید جاگیر آپ کے والد صاحب کے نام جاگیر تھی۔ اُن کے بعد آپ کے بڑے بھائی فقیر چراغ دین نے تجدید کرائی۔ اُن کی وفات کے بعد آپ نے موضع گوندلانوالہ کی معافی عدالت سے اپنے نام بحقہ کرائی۔ اس کی نقل بلفظہ درج ذیل ہے۔ سند جاگیر

"بنام اسمی غلام حسین فقیر عمر للعہ سال۔ ساکن گوندلانوالہ۔ پرگنہ وضلع گوجرانوالہ"

منسلکہ نمبر ۲۶۔ نقشہ رپورٹ ہشتم جاگیرات دھرم ارتھان درینوقت حسب الحکم امیر کبیر نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل منعقدہ چٹھی انگریزی سکرٹری اعظم گورنمنٹ کلکتہ مرقومہ ۱۰۶۲ مورخہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۸۵۲ء۔ اسمی صاحبان بورڈ ممالک پنجاب وغیرہ جاگیر دو دہندہ چاہ جاہ کہ وچاہ تونگانوالہ واقع موضع گوندلانوالہ۔ پرگنہ وضلع گوجرانوالہ جمعی للعہ سالہ ایکہزار سو پیہ سالیانہ بطور بخشش سرکار انگلشیہ بلا اخذ نذرانہ سرکار تاحین حیات نامزد ومرحمت ہوئی۔ اور بعد وفات اس کی ضبط سرکار ہوگی۔ لہذا یہ وثیقہ [illegible] الموقوم یکم ماہ نومبر سنہ ۱۸۵۳ء مقام لاہور بقلم کنہیالال محرر" [۲۹ محرم سنہ ۱۲۷۰ھ]

سلہ یہ وثیقہ اصلی۔ گوندلانوالہ میں صوفی محمد فاضل مرحوم کے گھر میں میں نے دیکھا تھا۔ راشرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

(۴۱)

غلام دین

میاں غلام دین ابدالوی رح

آپ میاں سلطان ملک ولد میاں سلطان محمد پھیاری نوشہروی رح کے اکابر خلیفوں سے تھے۔ ابدال۔ ضلع گورداسپور میں سکونت رکھتے۔ آپ کا سلسلہ ارشاد کافی ہے۔ بہت لوگ آپ سے سیراب ہوئے۔

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ میاں محمد بخش صاحب رح

۲ میاں کریم بخش صاحب رح

مدفن | آپ کی قبر بمقام ابدال۔ ڈاکخانہ خوشحالی پور۔ برسر سڑک ڈیرہ بابا نانک تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور میں ہے۔

مختصر تذکرہ اولادِ میاں غلام دین ابدالوی رح

- میاں غلام دین صاحب رح کے دو بیٹے تھے۔ میاں محمد بخش۔ اور میاں کریم بخش۔
- میاں محمد بخش کا ایک بیٹا میاں ولی شاہ تھا۔
- میاں ولی شاہ کے چار بیٹے۔ محمد حسین۔ محمد فاضل۔ ناظر حسین اور صادق حسین ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۷ء میں موجود ہیں
- میاں کریم بخش ولد میاں غلام دین صاحب کا ایک بیٹا میاں احمد شاہ تھا۔
- میاں احمد شاہ کے تین بیٹے ہوئے۔ مولوی عطاء اللہ۔ میاں عنایت اللہ بعمر ۹ سال فوت ہوا۔ مولوی ثناء اللہ۔
- مولوی عطاء اللہ اپنے والد کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔ اب ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۷ء میں موجود ہیں۔ ان کے دو لڑکے غلام رسول اور مشتاق احمد موجود ہیں۔
- مولوی ثناء اللہ ولد میاں احمد شاہ کے تین لڑکے ہیں۔ محمد حفیظ۔ محمد لطیف۔ اور محمد سعید۔ سب موجود ہیں۔

یہ سب صاحبان ہجرت کے سلسلہ میں اب پاکستان کے اضلاع میں آباد ہو چکے ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

(۴۲)

غلام رسول

سائیں غلام رسول برقندازی بڑھکی والا

آپ سائیں کالا برقندازی بڑھکی والا رح کے چھوٹے بیٹے تھے۔ ارادت و خلافت آپکو شیخ پیر بخش برقندازی پاک پتنی رح سے تھی۔ بڑھکی شریف میں سکونت رکھتے تھے۔

تعلیم و اخلاق | آپ نے فارسی علم ادب کی کتابیں پڑھی تھیں۔ کتب خوانی کا ملکہ حاصل تھا آپ بردبار۔ خوش اخلاق اور ہر دلعزیز تھے۔ جو شخص ایک دفعہ آپ کی مجلس میں بیٹھ جاتا اُس کو آرزو رہتی کہ پھر بھی کبھی نیاز حاصل ہو۔

بزرگوں کی زیارتیں | آپ کئی مرتبہ شیخ الاسلام حضرت نوشہ گنج بخش رح کی درگاہ معلّے پر حاضر ہوئے اور نوشہرہ شریف کے عرس پر ہر سال حاضر ہوا کرتے اور اپنی اولاد و مریدوں کو بھی نصیحت فرمایا کرتے کہ پیر خانہ پر ہمیشہ حاضری دیا کرو۔ تمہارے دین و دنیا کے سب کاروبار اچھے ہوں گے۔

ذوق و شوق | آپ کا وجود مبارک عشق و محبت کا سرچشمہ تھا۔ ایک مرتبہ آپ درگاہ حضرت نوشاہ عالیجاہ رح پر حاضر ہوئے۔ آپ کے صاحبزادہ سائیں سید رسول۔ اور دیگر چند درویش ہمراہ تھے۔ عشا کے وقت مجھ کو [شرافت کو] آپ کے آنے کی اطلاع ہوئی [illegible] بمعہ اپنے مرید خیر الدین رندھاوا مدن چک والا آپ سے ملنے کے واسطے گیا [illegible] آپ کا ڈیرہ تھا۔ سردیوں کا موسم تھا۔ آپ رضائی اوڑھ کر بیٹھے تھے جب آپ کو میرے متعلق علم ہوا کہ میں حضرت نوشہ صاحب رح کی اولاد سے ہوں تو آپ بیساختہ تعظیم کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ میں نے دیکھا کہ آپ باوجودیکہ سو سال سے زیادہ عمر

Marfat.com
Marfat.com

رکھتے تھے۔ عبادت الٰہی۔ اور آداب طریقت میں نوجوانوں کی طرح ثابت قدم تھے۔

میں نے آپ سے بزرگان سچیاریہ کی نسبت دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ ہم نے میاں سلطان ملک نوشہروی متوفی ۱۲۶۷ھ اور میاں سلطان مست نوشہروی متوفی ۱۲۸۲ھ کا زمانہ پایا ہے۔ پھر فرمایا کہ ہم نے حضرت سچیار صاحب رح کا پہلا مقبرہ اور پہلا نوشہرہ پھر دوسرا روضہ۔ اور دوسری جگہ نوشہرہ۔ پھر تیسرا مزار اور تیسری جگہ نوشہرہ دیکھا ہے۔

میں نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے مائی نواب صاحبہ برقندازیہ جو علاقہ پوٹھوہار میں گذری ہیں اُن کو دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ ہمارے بچپن کے زمانہ میں گذری ہیں لیکن ہم نے زیارت نہیں کی۔

پھر آپ نے مجھ کو فرمایا۔ صاحبزادہ صاحب! کوئی ذکر سناؤ۔ میں نے حضرت نوشہ صاحب رح کی وہ کرامت بیان کی جس میں حضور نے چوپان مُردہ دفن شدہ کو زندہ کیا تھا۔ آپ کو یہ واقعہ سُن کر وجد ہو گیا، اور غلبہ عشق سے پھڑک اُٹھے۔ باوجود اسقدر کبرسنی کے آپ عشق نوشاہ عالیجاہ رح سے مخمور تھے۔

مریدوں پر شفقت آپ کے فرزند اکبر سائیں سید رسول صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک مرتبہ آپ موضع کٹھوہڑ تحصیل وزیرآباد میں چودھری حاکم چیمہ کے ہاں تشریف لے گئے۔ جو کہ آپ کے والد ماجد سائیں کالا برقندازی رح کا مرید تھا۔ بہت غریب آدمی تھا۔ افلاس کا یہ حال تھا کہ رات کو چنوں کے دانے بھنا کر آپ کو کھلائے اور مال بچہ کو بھی کھلائے۔ گھر میں کوئی چیز مہیا نہ تھی۔ صبح آپ نے اُس کو بشارت دی کہ چودھری حاکم! اب تیرے اور تیری اولاد کے دن خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھے آگئے ہیں۔ تو مربعہ حاصل کرنے کی درخواست کر اُس نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک پائی بھی نہیں جو خرچ کروں۔ آپ نے چار آنے اپنے پاس سے دیئے کہ درخواست پر ٹکٹ لگا کر پیش کر دے۔ چنانچہ ایک مربعہ زمین زمینداری کی۔ اور ایک مربعہ نمبرداری کا اُس کو مل گیا، اور روز بروز کشائش ہونے لگی۔ چنانچہ اس کے بعد

Marfat.com
Marfat.com

زمین کے کئی مربعے خرید لئے۔ چنانچہ اسوقت ۱۳۵۸ھ میں اُس کا پوتا چودھری خوشی محمد ولد محمد خاں ولد حاکم چیمہ اپنے علاقہ میں کافی بارعب شخص ہے۔ اور فقیروں کا خدمتگار ہے۔

کرامات

سانگ گزیدہ مویشیوں کا شفا پانا آپ کے فرزند صائمین سید رسول صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ موضع کٹھوہڑ چک نمبر ۳۰۳۔ ضلع لائل پور میں تشریف لے گئے۔ وہاں چودھری رانجھا کے مویشیوں کو باولا کُتا کاٹ گیا۔ وہ آپ کی خدمت میں آکر زار و قطار رونے لگا۔ آپ اُس کے ساتھ اُس کے ڈیرہ پر گئے اور سب مویشیوں کو دَم کیا۔ چنانچہ وہ اچھے ہو گئے۔ اُس کے عوض اُس نے چار کنال زمین آپ کو نذرانہ میں دی۔ جو تا حال سال بسال اُس کی پیداوار چودھری احمد خاں ولد رانجھا مذکور۔ حضرت میر کلاں پیر رح کے عُرس کے موقع پر روانہ کیا کرتا ہے۔

ایک شخص کو قید سے بچانا راجہ حُکم داد خاں بیان کرتے ہیں۔ کہ میں پولیس میں ملازم تھا۔ ایک مرتبہ راولپنڈی میں بغرضِ تعمیل وارنٹ باوردی گیا۔ اُن ایام میں مجھے لاری کی ڈرائیوری کا بہت شوق تھا۔ تعمیل کے بعد میں شہر سے ایک لاری پر بیٹھ گیا۔ اور چلانا شروع کر دی۔ لاری گوجر خاں کی طرف جا رہی تھی۔ راستہ میں صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع راولپنڈی ملاقی ہوئے۔ انہوں نے لاری ٹھہرا کر میرا نام اور نمبر لکھ لیا اور دوسرے دن مسٹر بی، صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ تھے چٹ لکھی۔ کہ کل فلاں وقت حکم داد خاں لاری باوردی چلا رہا تھا۔ آپ رپورٹ کریں کہ اس کے پاس ڈرائیوری کا لائسنس ہے یا نہیں۔ اگر لائسنس ہو بھی تو بھی پولیس کی وردی کے ساتھ کرایہ کی لاری کیوں چلا رہا تھا۔ حالانکہ میرے پاس ڈرائیونگ لائسنس بھی نہ تھا۔ جب مسٹر بی صاحب نے لائن میں ٹیلیفون دیا کہ مجھے دفتر میں بلا کر واقعات دریافت کریں تو میں لائن سے بھی غیر حاضر تھا۔ میری غیر حاضری بھی اُس کے ذمہ لگا دی گئی۔ غرضیکہ میں مجرم ہو گئی۔ غرامی کے پانچ چھ مقدمات مجھ پر دائر ہو گئے۔ گردشِ ایام اور ناکامی قسمت سے میں سخت مجبور تھا۔ اتوار کی تعطیل پر میں نے اپنے گاؤں سرھلی جانے کا ارادہ

Marfat.com
Marfat.com

کیا۔ صبح سات بجے اڈہ للدریاں پر گیا، وہاں ایک رمّال بیٹھا تھا۔ اُس نے فال کے ذریعہ میرے تمام گذشتہ واقعات بیان کر دئیے۔ اور کہا کہ تجھے ایک فقیر ملے گا جس کی آنکھیں سُرخ ہوں گی۔ جو کچھ تم کو بتا دے اس پر عمل کرنا۔ تمہاری سب گردش دُور ہو جائے گی۔ میں لاری پر سوار ہو کر بُرھکی آیا۔ ظہر کی نماز مسجد میں پڑھ کر گھر آ رہا تھا کہ راستہ میں ہمارے رشتہ دار کے گھر سائیں غلام رسول صاحب بیٹھے تھے۔ میرے دل کو کشش ہوئی۔ میں آپ کے پاس جا کر سلام کر کے نیچے فرش پر بیٹھ گیا، آپ نے ہر چند چارپائی پر بیٹھنے کو فرمایا۔ لیکن میں ادب کی وجہ سے نیچے ہی بیٹھا رہا۔ آپ نے فرمایا اچھا بیٹا اب تم پر بھی نظرِ خاص کرنی پڑی۔ میں نے عرض کیا کہ حضور کیا پہلے آپ کی نظر مجھ پر نہ تھی؟ آپ نے فرمایا۔ "کُجا رام رام کُجا ٹیں ٹیں" اب میں تم کو حکم دیتا ہوں اگر اس پر عمل پیرا رہو گے تو دونوں جہان میں فائدہ اُٹھاؤ گے۔ میں نے عرض کیا بسر و چشم۔ آپ نے ایک وظیفہ بتایا کہ یہ روزانہ پڑھا کرو۔ اور اپنی تنخواہ سے ایک پیسہ فی روپیہ سال بسال حضرت میر کلاں پیر دکھیا ہی رح کے عُرس پر ضرور دیا کرو۔ میں نے رد کر عرض کیا کہ باحضرت میں تو سب کچھ ماننے کو تیار ہوں۔ لیکن میرے متعلق چھ مقدمات چل رہے ہیں اور میں جلدی قید کی سزا پانے والا ہوں۔ آپ کو جوش آ گیا اور آنکھیں سُرخ ہو گئیں۔ فرمایا۔ بیٹا! تم کو کوئی نہ پوچھے گا۔ چنانچہ نو دس سال کے عرصہ سے میں پولیس کے دفتر میں کام کر رہا ہوں۔ آج تک مجھے یہ پتہ بھی نہیں چل سکا۔ کہ وہ کاغذات کہاں گئے۔ یہ سب کچھ آپ کی دعا کا نتیجہ ہے۔

اولاد آپ کے دو بیٹے ہیں۔

۱ سائیں سید رسول صاحب۔

۲ سائیں محمد خاں صاحب۔ اہل ادب و ارادت درویش منش ہیں۔

سائیں سید رسول صاحب بعمر متیمن بزرگ ہیں۔ صورت و سیرت میں اپنے والد بزرگوار کے مشابہ ہیں۔ صاحب علم و عمل ہیں۔ ایک مرتبہ عُرسِ نوشہرہ شریف پر میاں نواب علی صاحب سجادہ نشین کے دیوان خانہ میں ان کی ملاقات ہوئی۔ نہایت محبت و خلوص سے پیش آئے۔ میں نے [شرافت نے]

Marfat.com
Marfat.com

کہا کہ اپنے خاندان کے بزرگوں کے حالات لکھ کر بھیجنا۔ چنانچہ اُنہوں نے واپس جانے ہی حالات سلسلہ نقشبندیہ جو پوٹھوہار میں گذرے ہیں۔ اپنے قلم سے لکھ کر ارسال کئے۔ جو شریف التواریخ کی تیسری جلد موسوم بہ تذکرۃ النوشاہیہ کے چوتھے حصہ مآثر الاحبار۔ اور پانچویں حصہ عوارف الانوار اور چھٹے حصہ صحائف الاسرار میں اپنے اپنے مقام پر درج کئے گئے ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے ایک مکتوب بھی بھیجا۔ جو یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

مکتوب سائیں سید رسول بڑھکی والا ۷۸۶

"جمیل المناقب عمیم الاحسان ہادی وراہ نما۔ ضیاء نوشاہ۔ حضرت صاحبزادہ شریف احمد صاحب شرافت قادری نوشاہی سلامت باشند۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آنکہ یہ عریضہ ناچیز چند اوراق کا مجموعہ لئے حاضر خدمت ہے۔ یہ اوراق تعارف کرانے والے ہیں اُن ہستیوں کا۔ جن میں پیر پرستی۔ ریاضت۔ زہد و تقویٰ عشق الٰہی اپنے اپنے مقدور کے مطابق مختلف انداز میں ملتا ہے۔ گویا ایک ہی شراب مختلف شیشوں میں ہے۔ میرے خامۂ ناچیز میں اتنی لیاقت کہاں کہ ایسی معزز و متبرک ہستیوں کے احوال قلمبند کرے۔ مگر دل میں ایک درد اور درد میں ایک سرور رکھتا ہوں جو کسی طرح چین لینے نہیں دیتا۔ یہ اسی کا حیلہ ہے کہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں جو کچھ بزرگوں کی زبانی سُنا اُسے صفحہ کاغذ پر اُتار دیا۔ مختلف قسم کے پھول۔ جن میں اکثر کھلے ہوئے اور کچھ غنچے بھی شامل تھے۔ جن کی مہک صحن گلشن تک ہی محدود تھی۔ انہیں دیکھ کر جی میں امنگ اُٹھتی تھی کہ ایک گلدستہ کی صورت میں نظرِ احباب کروں۔ مگر گلدستہ کی زیبائش اور بناوٹ کے لئے کچھ دماغ اور لیاقت کی ضرورت تھی۔ جس کے بغیر یہ کام ناممکن تھا۔ مدت کی آرزو دل میں اٹھکھیلیاں لے رہی تھی آپ جیسے راہ نما کی ملاقات سے امید کا رنگ لے کر بذاتِ خود ایک پھول کی صورت میں رونما ہوئی۔ رہوارِ شوق کچھ اور بھی تیز ہوا۔ چنانچہ پھولوں کو جمع کیا اور راہ نما کے سامنے یا دوسرے الفاظ میں گلشن کے رکھوالے کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔

Marfat.com
Marfat.com

اِس بات کا سمجھنا کچھ زیادہ مشکل نہیں کہ پھول اور غنچے کونسے ہیں، یا پھولوں سے کیا مراد ہے پھولوں سے مراد فقر و شاہی ہے۔ اور جمع کرنے والا سید رسول نامی ایک بندۂ ناچیز ہے گلشن نوشہرہ علیہ الرحمۃ کا گلشن ہے۔ اور رکھوالہ صاحبزادہ شریف احمد صاحب اسم با مسمّٰے جیسی ہستی ہے۔

اب واقعہ یوں ہے کہ بندۂ ناچیز گنہگار سید رسول آپ سے عرس نوشہرہ شریف پر متعارف ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے خاندان میں کوئی جامع کتاب موجود نہیں۔ جو کہ ایک بہت بڑی کمی ہے۔ اور ساتھ ہی آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ میں اب خود اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں، جس کے ثبوت میں جناب نے ادبِ لطیف کے جواہر ریزے قلمی صورت میں پیش کئے جن میں میرے والد بزرگوار سائیں غلام رسول صاحب ساکن بڑھکی بدھال تحصیل گوجر خاں ضلع راولپنڈی کا بھی کچھ ذکر تھا۔ شوق و جذبات کی سپرٹ تو پہلے ہی موجود تھی بس آگ کی ضرورت تھی چنانچہ بھڑک اُٹھی۔ جناب سے اقرار ہوا کہ جلد از جلد اپنے خاندان و علاقہ کے اپنے بزرگوں کے حالات لکھ کر پیش خدمت کروں گا مگر گکھڑ کے علاقہ میں بہت دن رہنا پڑا جس کی وجہ سے کچھ کوتاہی ہو گئی۔ گھر پہنچ کر جو کچھ ہو سکا چند دن کی محنت سے لکھ کر مکمل کیا۔ یہ چند بکھرے ہوئے پھول محنت شاقہ سے جمع کئے۔ اب حضور کے سامنے ہیں۔ امید ہے کہ میری حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انہیں گلدستہ میں زینت بخشیں گے۔

دوبارہ اتنا عرض کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ ان تمام واقعات کا اکثر حصہ ایسا ہے جو مجھے اپنے والد صاحب سے پہنچا، اور اکثر دیگر بزرگوں سے سنا۔ مگر اس بات کی میں تسلی دیتا ہوں کہ یہ تمام واقعات سچے ہیں۔ امید ہے کہ ہماری یہ محنت رائگاں نہ جائے گی۔ اور جس علمی کمزوری اور ٹوٹی پھوٹی عبارت میں مطلب ادا کیا گیا ہے اس کو اپنے الفاظ میں تصحیح فرما کر اپنی کتاب کے گوشہ ہائے لطف میں جگہ دیں گے۔ خاکسار

Marfat.com
Marfat.com

کے ذمہ جو کچھ کام تھا یا خاکسار کی جو کچھ لیاقت تھی اس سے بڑھ کر سعی عمل سے کام لیا
بقول غالب۔

ع

سر مہ مفت نظر ہوں میری قیمت یہ ہے ۔ رہے چشم خریداروں پہ احساں میرا

جواب کے لئے ٹکٹ بھی ارسال خدمت ہے۔ دیگر آپ ان حالات کو جس طرح چاہیں اُلٹ پلٹ سکتے ہیں۔ اور کمی بیشی کر سکتے ہیں۔ آپ جواب لکھتے وقت اتنی مہربانی ضرور فرمادیں اور لکھیں کہ ہماری محنت قبول ہوئی یا نہیں۔ مصرع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

فقط۔ والسلام۔ زیادہ آداب جواب ضروری۔

دعا کا طالب خاکسار گنہگار سید رسول زرؔ بڑھلی

بدھال ڈاک خانہ ایضاً تحصیل کوٹ مومن ضلع راولپنڈی

۲۴ مئی ۱۹۳۹ء [۴ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ]

یارانِ طریقت | سائیں غلام رسول صاحب رح کے خواص درویش یہ ہیں۔

۱ سائیں فیض الرحمٰن بن میاں غلام غوث۔ نوادر آنجناب۔ یہ اچھے درویش ہیں زان ۶ فقیر خلیفہ محمود ولی۔ ساکن پنڈ بلنسو۔ علاقہ پوٹھوہار۔ زمانہ حاضرہ ۱۳۹۱ھ میں مقام منصور والی۔ ضلع گوجرانوالہ۔ سائیں کا زار صاحب کے تکیہ پر مجاور ہے۔

۲ سائیں غلام محمد بن میاں غلام غوث۔ نوادر آنجناب۔

۳ سائیں غلام حسین ولد میاں غلام محی الدین۔

۴ سائیں غلام سرور ولد میاں غلام محی الدین۔

۵ ملا احمد۔ ساکن چک نمبر ۹۱ جنوبی ضلع سرگودھا

۶ شیخ فیروز الدین۔ ساکن کھوجیمہ۔ ضلع گوجرانوالہ

سائیں مراد علی کشمیری۔ ساکن منصور والی۔ "

Marfat.com
Marfat.com

واقعہ وفات

آپ نے اپنی وفات سے تین روز پہلے فرمایا۔ کہ آج رات مجھ کو میرے والد بزرگوار سائیں کمال صاحب رح خواب میں ملے ہیں۔ اور فرمایا کہ بیٹا ہم نے تیرے لئے اپنے پاس پختہ مکان تیار کرایا ہے۔ اس لئے تیسرے روز بعد چہلم انتقال تھا۔ آپ دن کو متعلقین اور ارادتمندوں کے تمام گھروں میں پھرے۔ اور سب کو فرماتے کہ فقیر آج کا دن ان گلیوں میں ہے۔ کل نہیں ہوگا۔ اور کئی گھروں میں یہ بھی فرمایا کہ اپنے اپنے بزرگوں کی طرف کوئی پیغام دینا ہے تو دے دیں لے جاؤں گا۔ سب لوگ آپ کی صحت مزاج کو دیکھ کر اس بات کو خوش طبعی پر محمول کرتے۔ ظہر کی نماز کے واسطے مسجد میں گئے۔ ابھی وضو ہی کیا تھا کہ ذرات الجنب اٹھا۔ آپ نے فرمایا "کیا تو آ پہنچا" حاضرین نے کہا۔ یا حضرت پاس تو کوئی نہیں آیا۔ آپ کس کو کہہ رہے ہیں کہ آ پہنچا۔ آپ خاموش ہو گئے۔ شاید آپ کو فرشتہ اجل نظر آیا۔ ایک آدمی نے آپ کو کاندھوں پر اٹھا کر گھر پہنچایا۔ آپ نے سونٹھ کھائی تو درد سے آرام آگیا۔

رات کو تمام بال بچوں کو اپنے پاس بلا لیا۔ اور وصیتیں کیں۔ اپنے لڑکے سید رسول صاحب کو فرمایا۔ کہ مجھے کوئی کتاب سناؤ۔ انہوں نے مولوی محمد اشرف صاحب فاروقی رح کی سیحرفی اشرفی نام سنائی جس میں حضرت نوشہ گنج بخش رح کی توصیف تھی۔ آپ سن کر متاثر ہوئے۔ اور فرمایا۔ "میرا نوشہ ہی نوشہ ہے میرے نوشہ کو تو آسمان کے فرشتوں نے بھی مانا ہوا ہے" پھر حاضرین کو فرمایا کہ اب مجھے آرام ہے۔ تم سو جاؤ۔ جب ضرورت ہوئی تو تم کو جگاؤں گا چنانچہ سب نے استراحت کی۔ آدھی رات کو آپ نے سب کو اٹھایا۔ اور فرمایا کہ اب پھر مجھے درد شروع ہو گیا ہے میرا بچنا مشکل ہے۔ چند نصیحتیں کیں۔ اور کلمہ شہادت پڑھ کر جان بحق تسلیم کی۔

تاریخ وفات | سائیں غلام رسول صاحب کی وفات بارہویں[۱۲] شعبان ۱۳۵۲ھ ایکہزار تین سو باون ہجری مطابق یکم دسمبر ۱۹۳۳ء ایکہزار نو سو تینتیس عیسوی میں بعہد سلطنت جارج پنجم ابن ایڈورڈ

Marfat.com
Marfat.com

ہفتم ہوئی ۔ سنہ ۲۴ چوبیس جلوسی تھا۔

آپ کے جنازہ پر سینکڑوں کی تعداد میں لوگ شامل تھے ۔ انفاقیہ طور پر حضرت بچیارہ صاحب کی اولاد میں سے میاں نواب علی سجادہ نشین نوشہروی کے صاحبزادہ میاں محمد سلم صاحب بھی موقع پر آ پہنچے ۔

مدفن | آپ کی قبر موضع بڑھکی بدھال ضلع راولپنڈی میں ہے ۔

مادۂ تاریخ

"نصیر بخت" ۱۳۵۲ھ

Marfat.com
Marfat.com

(۴۳)

غلام محمد

سائیں غلام محمد برقندازی پوٹھوہاریؒ

آپ سائیں کالا صاحب برقندازی بڑھکی دارہ کے عزیز القدر خلیفہ تھے۔ موضع پنڈ بینسو علاقہ پوٹھوہار میں سکونت رکھتے۔

واقعہ بیعت | منقول ہے کہ آپ کی شادی کی تاریخ مقرر ہوئی۔ جس پر سائیں کالا صاحبؒ بھی تشریف لائے۔ آپ کو چوکی پر بٹھا کر لڑکیاں گیت گا رہی تھیں کہ سائیں صاحب کو وجد ہو گیا اور رسم ذات کا نعرہ لگایا۔ آپ بھی متاثر ہو کر چوکی سے گر پڑے۔ ہوش آنے پر کہا کہ میرا نکاح سائیں صاحب رح سے ہو گیا ہے۔ اب مجھے کسی دوسرے نکاح کی ضرورت نہیں رہی۔ چنانچہ آپ وہیں بیعت ہو گئے۔

چلہ کشی | آپ بیعت ہوتے ہی ریاضات میں مشغول ہوئے۔ سائیں صاحب رح نے آپ کو دریائے جہلم میں چلہ کرنے کا حکم دیا۔ آپ اکتالیس روز تک پانی میں کھڑے ہو کر وظائف میں مشغول رہے جسم کا نچلا حصہ مچھلیاں کھا گئیں۔ اس عرصہ میں آپ کو مرتبہ فنافی الشیخ پورا پورا حاصل ہو گیا، حتٰی کہ آپ کی صورت بھی سائیں صاحب رح کے مشابہ ہو گئی۔ علاقہ سیرپور۔ ریاست جموں و کشمیر میں آپ کے مریدوں کا سلسلہ کافی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر موضع پنڈ بینسو تحصیل گوجر خاں۔ ضلع راولپنڈی میں ہے۔

---

[1] یہ سارا ذکر مسودہ سائیں سید رسول برقندازی بڑھکی دارہ رح سے لکھا گیا ہے ۱۲ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

غلام محمد

میاں غلام محمد جھنگی والے

آپ میاں محمد بخش ولد میاں شہاب الدین صاحب از میں جھنگی ماہی شاہ والے کے اکلوتے فرزند اور مرید و خلیفہ تھے۔

معمولات تذکرۃ المشائخ میں ہے۔

"حضرت غلام محمد بڑے عالم پابند شرع تھے۔ اور عابد زاہد کامل اکمل و مکمل ولی اللہ تھے۔ اور شیریں زبان اور صاحب تاثیر اور احسن اخلاق اور فرشتہ سیرت اور بڑے خوبصورت تھے۔ اور شب و روز قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ نماز کے علاوہ سجدہ خوان دوامی تھے آپ نے بہت سے چلے بھی کئے تھے۔ اور آپ پر رجوعات خلائق بہت رہتی تھی۔ اور فیض کا چشمہ جاری تھا۔ اور آپ طبابت بھی کرتے تھے۔ اور آپ کے وعظ و تقریر سے اور روحانی تعلیم سے خلقت فیض اٹھاتی تھی۔"

علم کا فیض دینا صاحبزادہ پیر سراج احمد مولوی فاضل خلف الرشید میاں احمد شاہ صاحب نے اپنے رسالہ تذکرۃ المشائخ میں اپنے متعلق آپ کا ایک واقعہ اس طرح لکھا ہے۔

"بندہ مسکین سراج احمد ساکن جھنگی ماہی شاہ نے آپ کی ملاقات آپ کی زندگی میں کی اور یہ تمام واقعات اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ اور بندہ نے قرآنی تعلیم حضرت غلام محمد صاحب سے حاصل کی جب بندہ نے سورہ فاتحہ پڑھنی شروع کی تو اس آیت اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ پر آکر بجائے الف کی زیر کے زبر الف کہہ گیا۔ تو آپ نے ایک طمانچہ بندہ کے منہ پر مارا۔ پھر بندہ نے زبر کے زیر الف کہا تو آپ نے

Marfat.com
Marfat.com

فرمایا کہ اب درست ہے ۔ قرآن مجید سوچ سمجھ کر پڑھو اور غلطی نہ کرو ۔ اور آپ کے ایک فقرہ کی یہ تاثیر ہوئی کہ بندہ کو آپ کی روحانی تعلیم حاصل ہو گئی اور خود بخود قرآن پڑھنے کا محاورہ ہو گیا ۔ اور آپ کی آخری عمر میں بندہ نے ایک جمعہ بھی پڑھایا ۔ اور آپ بہت خوش ہوئے ۔ اور بندہ کے حق میں آپ نے دعا کی ۔ بندہ نے ان کی بہت سی کرامتیں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں ۔ صرف یہی ہمارے خاندان کے آخری بزرگ تھے ۔ جن کو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے ،،

تحریر کتب | صاحب تذکرۃ المشائخ نے لکھا ہے ۔

،، حضرت میاں غلام محمد صاحب نے بہت سی کتابیں اپنے قلم سے تحریر کی ہیں ۔ جو کہ طبابت اور خطوط نویسی اور شرعی ہیں ۔ اور کتب تعویذات بھی تحریر کی تھیں ۔ جو اب تمام کتابیں گم ہو گئی ہیں ۔ اور ان کے علاوہ آپ نے مجموعہ وظائف حضرت سیاھی شاہ میں چند وظائف تحریر کئے ہیں ۔ اور آپ کا نام بھی اس مجموعہ وظائف میں تحریر ہے ،،

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے ۔

۱ میاں محمد علی صاحب رح

۲ میاں فضل احمد صاحب لاولد فوت ہوئے ۔

— میاں محمد علی کے دو بیٹے ہوئے ۔ اول میاں جان محمد جو فوت ہو چکا ہے ۔ دوسرا میاں محمد سعید جو ۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۴ء میں موجود ہے ۔ بڑا قلمند شریف اور قانون دان ہے ۔ اخلاق حسنہ رکھتا ہے ۔ مسافروں کی خدمت و مدارات محبت سے کرتا ہے ۔ دینی علوم سے بھی ماہر ہے ۔ میٹرک تک تعلیم ہے ۔ (تذکرۃ المشائخ)

یاران طریقت | آپ کے خواص احباب یہ تھے ۔

۱ میاں محبوب علی ولد شاہ چراغ صاحب — جھنگی ماہی شاہ ۔ ضلع ہوشیار پور

۲ سید گنج بخش ولد سید حیدر شاہ صاحب ساکن ماکھہ تحصیل دسوہہ ،،

مدفن | دربار غلام محمد صاحب کا مزار جھنگی ماہی شاہ ضلع ہوشیار پور میں اپنے آباؤ اجداد کے پاس ہے ۔

Marfat.com
Marfat.com

(۴۵)

غلام محمد

میاں غلام محمد ترقیوری رح

آپ میاں کرم الٰہی ولد میاں الٰہی بخش ترقیوری رح کے اکلوتے بیٹے تھے۔ بیعت طریقہ اپنے عم بزرگ میاں غلام مصطفےٰ صاحب رح سے تھی۔

تاریخ ولادت | ایک دستاویقہ انتظام پر جو ۱۹۲۸ء کا لکھا ہوا ہے۔ آپ کی عمر ۳۰ تیس سال لکھی ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی پیدائش ۱۸۹۷ء ۱۳۵۷ھ میں ہوئی تھی۔

اخلاق و عادات | آپ صاحب جذب و جلالیت تھے۔ اگر کسی پر غصہ ہوتے تو جلال ہی جلال ہو جاتے۔ ویسے طبیعت جوشیلی تھی۔

کرامت

آپ کے پوتے میاں سردار علی بیان کرتے ہیں کہ [illegible] رکھتا تھا کہ مولوی عماد الدین چشتی نظامی کا مریدوں [illegible] دکانیں سجی ہوئی ہیں۔ مولوی عماد الدین صاحب ایک چھوٹی سی دکان پر بیٹھے ہیں [illegible] ترقیوری ہر ایک بڑی دکان پر بیٹھے ہیں جہاں سے ہر قسم کا سودا دے رہے ہیں [illegible] تو مولوی صاحب کی معیت کا ارادہ ترک کر [illegible]

---

[1] مولانا خواجہ عماد الدین صاحب قوم کھوکھر سے تھے [illegible] بلکہ سکونت کرو ہنگر ضلع ہوشیارپور میں تھی [illegible] سلسلہ میں خوب فرمایا ہے۔ مولوی [illegible] مصطفائی طالب حق [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

اولاد | آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱ میاں غلام نبی صاحب

۲ میاں غلام حسین صاحب

۳ میاں غلام رسول صاحب

یارانِ طریقت | آپ کے خواص احباب یہ تھے۔

۱ میاں غلام نبی - فرزند اکبر

۲ میاں غلام حسین فرزند ثانی

۳ سائیں محمد بخش

۴ سائیں محمد حیات

۵ سائیں محمد بوٹا

تبرکات | آپ کا ایک دانت۔ اور فیروزہ کا کنٹھ۔ اور مصلیٰ کی تسبیح یادگار اولاد کے پاس موجود ہے

تاریخ وفات | میاں غلام محمد کی وفات بعمر اسی سال دسویں رجب ۱۳۳۷ھ ایکہزار تین سو سینتیس ہجری۔ مطابق گیارہویں اپریل ۱۹۱۹ء ایکہزار نو سو انیس عیسوی۔ موافق انتیسویں بساکھ ۱۹۷۶ بکرمی ایکہزار نو سو چھپتر بکرمی میں بعہد سلطنت جارج فرڈیننڈ آرنسٹ البرٹ عرف جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ دس جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر قصبہ شرقپور۔ ضلع شیخوپورہ میں ہے۔

مادہ تاریخ

" تجرید گشت " ۱۳۳۷ھ

Marfat.com
Marfat.com

مختصر تذکرہ اولاد میاں غلام محمد شرقپوریؒ

میاں غلام محمد شرقپوری کے تین بیٹے تھے۔ میاں غلام نبی۔ میاں غلام حسین متوفی ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۴۲ھ اور میاں غلام رسول متاخر دو نو لاولد فوت ہوئے۔

میاں غلام نبی صاحب متوفی ۱۱ صفر ۱۳۶۳ھ اہل ذکر و شغل درویش خیال تھے۔ میں جب کبھی شرقپور جاتا تو نہایت ادب سے پیش آیا کرتے۔ پیری مریدی کا سلسلہ کافی تھا۔ ان کے سات بیٹے ہوئے۔ میاں سردار علی۔ فرزند علی۔ محمد علی۔ رحمت علی۔ سلامت علی۔ شرافت علی۔ اور ارشاد علی۔ ان میں سے دوسرا۔ چوتھا۔ اور چھٹا لڑکا بچپن میں فوت ہو گئے۔

میاں سردار علی۔ ویکسی سیکرٹری رہے۔ اب ریٹائر ہیں۔ ۱۳۹۱ھ میں موجود ہیں۔ ان کا ایک بیٹا محمد بوٹا نام زرگری کا پیشہ کرتا ہے۔

میاں محمد علی ولد میاں غلام نبی مدد و نیش خیال ہے یہ مولوی حکیم حاجی نیک محمد صاحب شرقپوری کا مرید ہے ایک پاؤں سے لنگ ہے۔ پیری مریدی کا سلسلہ رکھتا ہے۔ اس کا ایک لڑکا ذوالفقار علی نام موجود ہے۔

میاں سلامت علی۔ تنویر تخلص۔ ۲ جنوری ۱۹۲۳ء ۹ رمضان ۱۳۵۱ھ کو پیدا ہوا۔ میٹرک تک تعلیم ہے۔ اردو میں اشعار کہتا ہے۔ اپنی نظموں کا ایک مجموعہ بنام بادہ و جادہ چھپوا کر شائع کیا ہے۔ اپنے بزرگوں کے تبرکات اور کتب تالیف قدسیہ قلمی کا ایک نسخہ مکتوبہ قاضی سعد اللہ دین شیخ محمد شرقپوری اس کے گھر میں موجود ہے۔ اس کا ایک مکتوب جو میرے نام اصلاح کرنے پر اطلاعاً مجھے بھیجا میاں صاحب کیا جاتا ہے۔

مکتوب میاں سلامت علی تنویر نوشاہی شرقپوری

اللہ اکبر

شرق پور ضلع شیخوپورہ

۵ رجون ۱۹۵۱ء

حضرت نوشاہ حاجی کا یہ فیض عام ہے
دور سے جمگے کا محشر میں تماشا نوشاہی ہے

قبلہ من مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ مزاج شریف ۔

خدا کے فضل وکرم سے اور آپ کی نگاہِ کرم کی وساطت سے احقر میٹرک سیکنڈ ڈویژن میں ۸۱۴ نمبر حاصل کرکے کامیاب ہو گیا ہے ۔ اور مجھے امید واثق ہے کہ ہمارے محترم صاحبزادہ صاحب بھی بہترین سے بہترین نمبر حاصل کرکے کامیاب ہوئے ہوں گے ۔

آپ کی دُعا سے شعر وشاعری کا سلسلہ بھی ویسے ہی جاری ہے ۔ فدوی نے تقریباً اکیس ۲۱ بائیس ۲۲ غزلیں اور نظمیں لکھی ہیں ۔ جن میں سے دو آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر کر رہا ہوں آپ اپنا قیمتی وقت ضائع کرتے ہوئے ان پر نظرِ ثانی فرما کر تمام مضحکہ خیز غلطیوں سے مبرہ ومنزہ فرما کر ارسال فرمائیں ۔

بزم کا کام بھی بدستور جاری ہے ۔ بلکہ دن دگنی رات چوگنی ترقی وعروج پر ہے ۔ اور اب ہماری بزم کے ممبر پچاس کے قریب ہو گئے ہیں ۔ اب ہمارا خیال ہے کہ ایک سالانہ جلسہ منعقد کرائیں ۔ جس میں آپ کی شمولیت ہمارے لئے باعثِ عزت وافتخار ہے ۔ لہٰذا جب تاریخ مقرر کریں گے تو آپ کو پتہ دے دیا جائے گا ۔ کیونکہ آپ کی آمد ہماری روحوں کے لئے باعثِ تقویتِ ایمان ہے ۔ نیز برات کی شان وشوکت دُولھا کے ساتھ ہوتی ہے ۔ اور آپ ہمارے دُولھا ہیں ۔ اس لئے آپ کا قدم رنجہ فرمانا ہمارے جلسہ کی اور ہماری خوش قسمتی ہے ۔

حضرت قبلہ الحاج میاں نیک محمد صاحب مدظلہٗ کی طبیعت بہت علیل تھی ۔ لیکن اب قادرِ مطلق کی کرم نوازی ہے ۔

آپ خیالاتِ عالیہ سے گاہے بگاہے حقیروں کو سرفراز فرماتے رہا کریں ۔ فقط ۔ ہماری طرف سے مائی صاحبہ کی خدمتِ اقدس میں دست بستہ السلام علیکم ۔ اور تمام اہلِ خانہ کی خدمت میں سلام مسنون

آپ کا ادنیٰ خادم
سلامت علی تنویر نوشاہی ۔ سیکرٹری آف بزم نوشاہی
شرقپور ضلع شیخوپورہ ۔

Marfat.com
Marfat.com

ف

(۴۲)

فتح الدین

خلیفہ فتح الدین مجذوب برقندازی پوٹھوہاریؒ

آپ سائیں کالا صاحب برقندازی بڑھکی دالراں کے مرید و خلیفہ تھے۔ علاقہ پوٹھوہار کے گاؤں پنڈ بیلسو میں سکونت رکھتے۔ پیشہ کفشدوزی کرتے۔ مجذوب الطوار تھے۔

پیر کی خدمات | آپ جب کبھی بڑھکی جاتے تو پہلے اپنے پیروں کے گھر کا کام کرتے۔ پھر ماموں والوں کے کام کرتے۔ پھر سارے گاؤں کی جوتیوں کی مرمت کر کے واپس ہوتے۔

اولاد پیدا ہونے کی دعا | ایک مرتبہ آپ کے پیر صاحب کے دو نو بیٹے میاں غلام حسین اور میاں غلام رسول آپ کے پاس تشریف لے گئے۔ بڑے میاں صاحب نے کہا۔ خلیفہ فتح الدین تم مقبول خدا ہو۔ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ غلام رسول کو اولاد نرینہ عطا فرما دے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر یہ اپنی لوئی (کملی) دے دیں تو دعا کروں چنانچہ انہوں نے لوئی اتار دی۔ آپ نے فرمایا دو لڑکے ہوں گے چنانچہ واقعی دو نو لڑکے سید رسول اور محمد خان نامی پیدا ہوئے۔

اولاد | آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱ **شرف**۔ اسکے تین بیٹے۔ کالو۔ منگا اور رحم علی تھے۔ کالو کا لڑکا فضل آہی اور منگا کا لڑکا [illegible]

۲ **پیرو**۔ لاولد فوت ہوا۔

۳ **کمال**۔ اسکے تین بیٹے تھے۔ حیات اور منگا تھے۔ لاولد فوت ہوئے

مدفن | خلیفہ فتح الدین نے اولاد کو وصیت کی کہ مجھے اس لوئی (کملی) میں لپیٹ کر دفن کرنا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ پنڈ بیلسو میں قبر ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

(۴۷)

فضل شاہ

سید فضل شاہ مجذوب گردیزی لاہوری ؒ

آپ کا آبائی وطن اور مولد و منشا موضع سید پور کھنیاں۔ علاقہ ظفروال ضلع سیالکوٹ میں ایک مشہور قصبہ تھے۔ آپ کے آبا و اجداد قصبہ گردیز ملک افغانستان سے پنجاب میں آئے تھے۔ آپ کے دو بھائی اور تھے۔ پیر شاہ مجذوب علاقہ جموں میں مدفون ہیں۔ اور سید حیدر شاہ لاہور میں، اور آپ کی ایک ہمشیرہ سیدہ حسن بی تھیں۔ جو چرمی لباس پہنتیں۔ اور اکثر گورستان میں رہا کرتیں۔ [1]

تعلیم آپ نے شہر سیالکوٹ میں تعلیم پائی۔ پھر تکمیل تعلیم کے واسطے لاہور میں آئے۔ اور مسجد وزیر خاں میں ٹھہرے۔ یہاں کچھ عرصہ تک تحصیل علم میں مشغول رہے۔ آدمی ذکی اور ذہین تھے۔ بہت جلد اپنے مقصد پر کامیاب ہوئے۔ [2]

عینک سازی اس کے بعد آپ نے عینک سازی کا کام سیکھا۔ آپ کے خاندان میں پیری مریدی قدیم سے چلی آتی تھی۔ لیکن آپ نے اس پیشہ سے احتراز کیا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ایسے شخص کو بیعت لینی حرام ہے جو مریدوں کی تربیت نہ کر سکے۔ اسی وجہ سے آپ نے عینک سازی کا پیشہ اختیار کیا۔ تاکہ اکل حلال پر قادر ہوں۔ [3]

بیعت طریقت تحصیل علم کے بعد آپ کو ایسے شخص کی تلاش ہوئی جو حق کی طرف رہنمائی کرے۔ آپ علوی یعنی سید حسینی نسب تھے۔ مگر حضرت شیخ رحمان شاہ قادری نوشاہی لاہوری کے مرید ہوئے جو قوم کے نورباف تھے۔

---

[1] [2] [3] اسرار التصوف حصہ دوم ۱۲ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

خدماتِ شیخ اور استفاضہ روحانی | آپ باوجود سیادت کے حضرت شیخ رحمان شاہ کی مریدی وخدمت گذاری سے کبھی انکار نہ کیا، بلکہ اپنی عین سعادت سمجھ کر ہر وقت خدمت میں کمربستہ رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خادم سے مخدوم اور مرجع خلائق ہو گئے۔ ؎

نیز آپ اکثر مزارات اولیائے کرام مثلاً حضرت علی ہجویری رح و میاں میر صاحب۔ و بابا دھو لال حسین۔ و حافظ محمد اسمٰعیل عرف میاں ڈڈا صاحب۔ و دیگر مشائخ کرام سے استمداد کیا کرتے تھے۔ اس واسطے بہت جلد مطلب پر کامیاب ہو گئے۔ اور اپنے ہمعصر مشائخ پر سابق و فائق ہو گئے۔ حکیم احمد علی خاں لاہوری رح اسرار التصوف حصہ دوم میں لکھتے ہیں۔ کہ

یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ آپ کو کامل فیض کس بزرگ سے حاصل ہوا۔ کیونکہ جب آپ صبغۃ اللہ کے رنگ میں رنگے گئے اس وقت مجذوب تھے اور تکالیف شرعیہ سے مسلوب و معذور تھے۔ کچھ اپنا حال بیان نہیں کر سکتے تھے جیسا کہ سعدی رح کا قول ہے

؎ ایں سعادت بزور بازو نیست ۔۔۔ تانہ بخشد خدائے بخشندہ

جب تک کسی کا حال اس کی زبان سے نہ سنا جاوے صحیح طور پر معلوم نہیں ہو سکتا۔ نسخہ میں جو سائیں چنگے شاہ صاحب خلیفہ میرزا محمد بیگ صاحب سجادہ نشین خانقاہ شاہ فرید صاحب رح کی وساطت سے حاصل ہوا۔ آپ کی نسبت صرف رحمان شاہ صاحب سے بیان کی گئی ہے۔"

امامتِ مسجد | چونکہ آپ علاوہ علوم شرعیہ کے قرآن شریف بھی بہت عمدہ جانتے تھے۔ اور خوشنویس بھی تھے اس لئے لوگوں نے متفق ہو کر آپ کو محلہ دھائیں کٹوں کی مسجد کا امام کر دیا۔ چند سے آپ اس خدمتِ اسلامی پر فائز رہے۔ ؎

حالتِ جذب و سکر | ایک روز آپ مسجد میں صبح کی نماز پڑھا رہے تھے۔ سجدہ میں گئے تو

؎ ؎ اسرار التصوف۔ حصہ دوم۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

حالتِ جذب طاری ہوگئی۔ آپ نے اُسی دن تمام علائق وعوائقِ دنیوی منقطع کر دئیے۔ اور آزادانہ بسر کرنے لگے۔ پاسِ شریعت اُٹھ گیا۔ ستر پوشی کی قید بھی جاتی رہی۔ اور برہنہ ما درزاد پھرنے لگے۔ [۶]

لوہاری منڈی میں نشست | اس کے بعد آپ کا یہ وتیرہ ہوگیا۔ کہ سرِ شام بازاروں میں پھرتے اور چار بجے لوہاری منڈی میں لوہارو الی مسجد کے سامنے ایک دکان کے چبوترہ پر بیٹھ جاتے۔ کچھ عرصہ یہی طریقہ رہا۔ [۷]

چوک وزیر خاں میں بیٹھنا | اس کے بعد آپ نے لوہاری منڈی کی نشست ترک کردی اور وزیر خاں کے چوک میں نشست اختیار کی۔ یہاں مسلمان مقیم لوہار آپ کی خدمت کرنے لگا۔ اور جو نذر نیاز آپ کے پاس آتی وہ خود لیتا۔ آخر اُس کو لوگوں نے سمجھایا کہ شاہ صاحب کی بیوی اور ان کے معصوم بچہ کا بھی حق ہے۔ کچھ ان کو بھی دیا کرو۔ مگر طبع بُری بلا ہے۔ اُس نے بہت کم توجہ کی۔ آخر آپ کی اہلیہ نے ایک شخص جانی شاہ نام کو جو قرض کی وجہ سے شہر چھوڑ گیا تھا۔ اس کا قرضہ ادا کر کے شاہ صاحب کی خدمت کے واسطے مقرر کیا۔ اور اس کے دو بیٹے نظام اور ککو شاہ بھی خدمت میں رہنے لگے۔ مگر سب سے زیادہ ککو شاہ نے خدمت کی۔ اور دُھنی مقرب ہوا۔ [۸]

باغیچہ سرکار میں بیٹھک | بعہد مہاراجہ شیر سنگھ آپ وہاں سے اُٹھ کر ہستی دروازہ اور کشمیری دروازہ کے درمیان باغیچہ سرکار مفوضہ نواب علی رضا خاں میں جو مشتملہ باغیچہ راجہ ہرسکھ سنگھ تھا۔ جا بیٹھے۔ اور مدت العمر وہیں تکیہ گزین رہے۔ [۹]

بادشاہوں اور امیروں وزیروں کی عقیدت مندی | راجہ دینا ناتھ آپ کے کمال معتقد تھے۔ ان کی خوش اعتقادی کو دیکھ کر مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب اور ان کے دوسرے ارکانِ دولت

---

[۶] [۷] [۸] اسرار التصوف حصہ دوم ۱۲ [۹] تحقیقاتِ چشتی ص۲۹۸ ۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

مثلاً نواب شیخ امام الدین صاحب صوبہ دار کشمیر۔ فقیر عزیز الدین صاحب۔ فقیر نور الدین صاحب وزرائے دربار و راجہ تیجا سنگھ صاحب کمانڈر انچیف۔ و سردار لال سنگھ صاحب نورالدین وغیرہ کی بھی رجوعات شروع ہو گئی۔ اور جب تک یہ اصحاب زندہ رہے۔ نہایت خوش اعتقادی کے ساتھ دونو وقت کا کھانا۔ اور ماہواری وسد و ملبوسات وزر سے تواضع کرتے رہے[10]

راجہ دھیان سنگھ۔ اور راجہ شیر سنگھ اور راجہ دلیپ سنگھ۔ ہیرا سنگھ وغیرہ تمام رؤسائے وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر نذریں چڑھاتے تھے۔ اور آپ بالکل ذرہ ملتفت نہیں ہوتے تھے۔[11]

صاحب حدیقۃ الاولیا نے لکھا ہے کہ امراء اور وزراء سب آپ کے آستانہ اور صدہا روپیہ نذرانہ دیتے جو آپ کا چیلا بلند شاہ اٹھا کر لے جاتا تھا۔

طرز معاشرت آپ ہمیشہ ایک دھسہ اور کمبل کا جو راجہ دینا ناتھ کی طرف سے آیا کرتا تھا تکیہ رکھا کرتے تھے۔ اس میں جوتیاں۔ اینٹ۔ پتھر۔ حقے۔ نیچے۔ سوکھے ٹکڑے غرض جو چیز مل جائے بھر لیا کرتے تھے۔ اور ہمیشہ سفر میں رہتے تھے۔ اور تکیہ کندھے پر رہتا تھا۔ ہر ایک شخص اس کے اٹھانے کو موجود ہوتے مگر ہرگز کسی کو نہ دیتے۔ اکثر اوقات اس میں من بھر سے زیادہ بوجھ ہوتا۔ ککو شاہ ہمیشہ اس سفر میں ہمراہ ہوتا۔ یہ سفر میاں میر۔ شاہ عبدالغنی کی خانقاہ۔ بی بیاں پاکو امناں کے مزارات۔ مادھولال حسین۔ جہومو بوٹی۔ شاہ بلاول۔ ڈھائے والے الوان۔ ڈھوک دل وغیرہ مواضع لاہور کا ہوتا تھا۔ ککو سائیس سے کہتے چلو بھئی ذرا کام کر آئیں۔ وہ بھی بلا عذر ساتھ ہو لیتا۔ کیونکہ اس کو ہر قسم کی نعمتیں اور زر نقد خاطر خواہ مل جاتا تھا۔ کبھی دامن خالی نہ جاتا تھا ان مقامات کے لوگ بھی نذریں ہو رہے تھے۔ اچار۔ مربہ۔ سالن۔ کڑ۔ نمک۔ مرچ وغیرہ ہمراہ۔ دونوں کا سامان ضرور

---

[10] اسرار التصوف حصہ دوم۔ [11] تحقیقات چشتی ص۳۰۰۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

رکھتے تھے۔ کیونکہ یہ اکثر اوقات آدھی رات کو بھی چلے جایا کرتے۔ خصوصاً میاں نبی بخش صاحب رئیس باغبان پورہ کی بیوی جو ایک زاہدہ عابدہ اور صالحہ عورت تھیں آپ کی خدمت سے نہایت ہی خوش ہوتی تھیں۔ آپ اکثر رات کو گورستان میں رہا کرتے تھے۔ خوراک آپ کی یہ تھی کہ اچار۔ گُڑ۔ سالن۔ نمک۔ مرچ۔ سبز پیاز ملا کر کھایا کرتے۔ جوتیوں پر رکھ کر اور کُتوں کے ساتھ مِل کر کھا لینا۔ ان کے نزدیک مکروہ نہ تھا۔ جو کھانا پسندِ طبیعت نہ ہوتا کہہ دیتے کہ یہ قیاسی کھانا ہے۔ خواہ وہ کیسا ہی نفیس دلذیذ ہو۔ کبھی کہہ دیتے کہ اس سے مُردہ کی بو آتی ہے۔ آپ چارپائی یا بستر پر کبھی نہ سوتے تھے۔ راجہ دینا ناتھ صاحب گرمیوں میں پلنگ اور بستر مکلّف۔ اور سردیوں میں نمدا اور قالین کا فرش بچھواتے۔ مگر آپ چلم یا انگیٹھی کی آگ سے جلا دیا کرتے۔ علی الصباح باذرا گالیاں دینی شروع کرتے۔ چلم بھروانے کی ضرورت ہوتی تو منہ سے نہ کہتے۔ بلکہ چلم پھینک دیا کرتے۔ اس واسطے چلموں کا کافی ذخیرہ جمع رکھنا پڑتا۔ جب کسی پر حد سے زیادہ خفا ہوتے تو فرماتے کہ سیالکوٹ سے دو آدمی آویں اور اسے پھانسی دے جاویں۔ جو کوئی نقد روپیہ نذر کرتا اُس کو پوٹلی باندھ کر گلے میں لٹکا لیتے۔ مراسی وغیرہ جو اکثر خانقاہ میں جمع رہتے۔ حسبِ دستورِ پنجاب تھال میں شکر ڈال کر لے آتے۔ اور کہتے "سائیں جی! فلانے دا دیاہ ہے نیوندرا پاؤ" اور ایک روپیہ اپنی طرف سے رکھ دیتے۔ شاہ صاحب بھی چار پانچ روپے دے دیتے۔ ان کو الگ کر کے پھر اُنہی سے تنبول لینا شروع کرتے۔ اسی طرح تھوڑی دیر میں سارے روپے چھین لیتے۔ ککو شاہ اگر اتفاقاً حاضر ہوتا تو سوتے میں ان کے گلے سے پوٹلی کاٹ لیتا مگر آپ بیداری میں کبھی نہ پوچھا کہ روپے کیا ہوئے؟ اور کبھی روپے آگ میں ڈال دیا کرتے۔ بیش قیمت زریفت کپڑے اور دوشالے تو اکثر جلا دیا کرتے تھے۔ کبھی کبھی چونیٹ بھی کھیلا کرتے تھے۔ مگر چال وُہی چلا کرتے تھے۔ جو اپنے من بھاتی تھی۔ اگر حریف نے ذرا بھی ٹوکا اینٹ پتھر سے سر پھوڑ دیا کرتے تھے۔ یہ بھی آپ کا قاعدہ تھا۔ کہ جب کبھی ککو سائیں

Marfat.com
Marfat.com

کی غیر حاضری میں روپیہ آتا۔ تو کسی اور کو روپیہ بھنانے کے واسطے دیتے۔ اور سولہ پیسے لے لیتے۔ اور فرماتے کہ یہی میرا حق ہے۔ حالانکہ اُس وقت کا چلن۔ روپیہ کے بتیس ٹکے تھے۔ [۱۲]

سماع | راجہ دینا ناتھ صاحب کا بیان تک اعتقاد تھا کہ تین قوالوں کی ریک چوکی مقرر کر رکھی تھی۔ جو ہر روز علی الصباح آٹھ نو بجے تک شاہ صاحب کو گانا سنایا کرتے تھے۔ [۱۳]

حلیہ | مولوی نور احمد چشتی رح آپ کا حلیہ اسطرح لکھتے ہیں۔ آپ گندم رنگ۔ فرخ پیشانی۔ میانہ قد تھے۔ داڑھی مونچھ ہمیشہ متعرض رکھتے تھے۔ [۱۴]

کرامات

تحقیقاتِ چشتی میں ہے کہ آپ کی مدح کرامات کے لوگ معتقد ہیں۔ خصوصاً راجہ دینا ناتھ تو دل و جان سے آپ کے غلام تھے۔ اور آپ کے کرامات بیان کیا کرتے۔

روشنضمیر سونا | ایک دفعہ ککو شاہ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ مولا جی! آج روپیہ کوئی نہیں آیا۔ فرمایا۔ لاؤ ہم رقعہ لکھ دیتے ہیں۔ چنانچہ ٹھیکرے پر کچھ نشان کوئلے سے کر دئے۔ اور کہا کہ نواب شیخ امام الدین کے پاس لے جاؤ۔ اور اس سے کہو کہ تم نے جو ایک سو پچیس [۱۲۵] روپیہ ہماری نیاز کے رکھے ہیں وہ دے دو۔ نواب صاحب نے جو دفتر کا صندوقچہ کھول کر دیکھا۔ تو رقم کی تعداد مطابق پائی۔ اور اس امر کے شکر ادا میں کہ نیاز قبول ہوئی۔ اسی قدر رقم اور ملا کر اور خوانِ میوہ جات ساتھ لے کر خود خدمت شریف میں حاضر ہوئے۔ [۱۵]

---

[۱۲] اسرار التصوف حصہ دوم۔ مگر مزارات بیبیاں پاکدامناں کا نام تحقیقاتِ چشتی سے لیا گیا ہے۔

[۱۳] اسرار التصوف مذکور [۱۴] تحقیقات چشتی صفحہ ۳۰۰ [۱۵] اسرار التصوف حصہ دوم صفحہ ۳۰۰

Marfat.com
Marfat.com

ایک انگریز کا مسلمان ہونا | ایک روز آپ خانقاہ کے سامنے سڑک پر بیٹھے تھے۔ لاہور پر سلطنت انگلشیہ کا نیا نیا قبضہ ہوا تھا۔ اور انگریزوں سے لوگ بہت ڈرتے تھے۔ ایک انگریز فوجی افسر قلعہ کو جا رہا تھا۔ شاہ صاحب نے اُس کو اینٹ ماری۔ اُس کے سر سے خون جاری ہو گیا، اُسی وقت اُس نے پاکٹ بک میں نام درج کر لیا، لوگوں کو خوف پیدا ہو گیا کہ اب جان کی خیر نہیں۔ ابھی گورے آئیں گے اور خدا جانے کس کس کو گرفتار کر کے لے جائیں گے۔ مگر خیر گذری کہ کوئی نہ آیا۔ تیسرے روز وہ انگریز خود آیا۔ اور کہنے لگا میں مسلمان ہو گیا ہوں، اور کئی درویشوں کو قلعہ میں لے گیا۔ اور بعد فاتحہ کے اُنہیں نفیس کھانے کھلائے۔ تین چار مہینے تک اس کا یہی وتیرہ رہا۔ جب روزگار فاش ہو گیا تو نوکری چھوڑ کر دھرم سال ضلع کانگڑہ کو چلا گیا، اور وہاں کاروبارِ تجارت شروع کر دیا۔ ایک دفعہ اس نے ککو سائیں کو اپنے پاس بلایا۔ اور نہایت خاطر تواضع کی۔ اور معقول نذر دے کر رخصت کیا۔ [16]

راجہ دینا ناتھ کو منصب دیوانی ملنا | راجہ دینا ناتھ صاحب ایک بڑے باخدا، صالح، کامل اور فیاض آدمی تھے۔ فقرا کے حد سے زیادہ معتقد تھے۔ ہندو مسلمان دونوں کو یکساں نظر سے دیکھتے تھے۔ ابتدا میں ایک چھوٹے عہدہ پر مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دربار میں ملازم ہوئے تھے۔ ایک روز آپ کی خدمت میں ترقی منصب کے لئے ملتجی ہوئے۔ آپ نے ایک مُوڑھا [مُوڑھا یعنی اُون] جو گنے کے چھلکے سے بنایا جاتا ہے۔ اُٹھا کر اُن کے سر پر رکھ دیا۔ اُسی روز دربار سے خلعت اور منصبِ دیوانی عطا ہوا۔ اور مقربِ بارگاہِ سلطانی ہوئے۔ اور گاہ و بیگاہ خدمت مبارک میں حاضر رہنے لگے۔ یہاں تک کہ کھانا نہ کھاتے جب تک کہ شاہ صاحب نہ کھالیں۔ [17]

---

[16] [17] اسرار التصوف حصہ دوم۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

راجہ دینا ناتھ کو جاگیر ملنا راجہ دینا ناتھ صاحب اگرچہ مزاج و مزنجاں شخص تھے۔ اور ہر روز بلا ناغہ سو سوا سو آدمی اُن کے دسترخوان پر کھانا کھاتا تھا۔ مگر حاسد اپنی عادت سے ناچار ہیں۔ کسی نے چغلی کھائی کہ یہ خیانت کرتے ہیں۔ مہاراجہ صاحب نے حکم دے دیا کہ ان سے حساب طلب کیا جائے۔ یہ موقع بلحاظ طرزِ حکومتِ سکھا شاہی جس کے حق میں یہ مثل مشہور تھی۔ کہ "تو ں قصور نہ کریں گا تے سنگھاں نے لُٹنا نہیں؟" نہایت ہی خوفناک تھا۔ راجہ صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور توجہ و ہمت کی درخواست کی۔ آپ نے مدار یہ حقہ چوپی رہے تھے۔ دے مارا۔ آپ کا یہی قاعدہ تھا کہ اکثر حاجتمندوں اور سماروں وغیرہ کو اینٹ پتھر جو سامنے ہو، دے مارا کرتے تھے۔ جب راجہ صاحب دربار میں گئے۔ تو مہاراجہ صاحب بڑی مہربانی اور کمال شفقت سے پیش آئے۔ اور خلعت اور قصبہ کلانور میں بتیس قرار جاگیر عطا کی۔ اور کہا ہمیں تمہاری دیانت پر اعتماد ہے۔ دشمنوں کے حسد کو ہم خوب سمجھتے ہیں۔

اس واقعہ سے راجہ صاحب کا اعتقاد اور بھی بڑھ گیا۔ اور سابق کی نسبت دوچند خدمت کرنے لگے۔ چنانچہ چار پانچ ہزار روپیہ صرف کر کے آپ کے واسطے ایک عالی شان خانقاہ مستی دروازہ کے باہر بنوادی جو اب بھی موجود ہے۔ اور جس میں آپ مدفون ہیں۔ مگر آپ کا یہ مکان اکثر جگہ سے ٹوٹا ہوا ہے۔

چونکہ کھانا کئی جگہ سے دو نو وقت آیا کرتا تھا۔ اس لئے خدام اور چاروں کی گذران اچھی ہو جایا کرتی تھی۔ اور آدمی بھی بکثرت رہا کرتے تھے۔ مگر اب تو

مصرع آں قدح بشکست و آں ساقی نماند

احاطہ اردگرد خانقاہ کے مکانات اور زمین بھی میونسپل لائن میں شامل ہو گئی ہے

مصرع ہمیشہ رہے نام اللہ کا [۱۸]

[۱۸] اسرار التصوف صفحہ ۴۰ ۔ شرافت ۔

Marfat.com
Marfat.com

مہاراجہ رنجیت سنگھ کو فتح کی دُعا | ایک مرتبہ مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب حضور پنجاب روپڑ کو افسران انگلشیہ کی ملاقات کو جانے والے تھے۔ تو آپ کی زیارت کو حاضر ہوئے۔ اور اپنی فتح و نصرت کے واسطے شاہ صاحب سے استمداد کی۔ اسیطرح تمام سرداران دولت سکھاں۔ نوبت بنوبت خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتے۔ اور فیوضِ باطنی سے مستفید ہوتے رہے[19]

چودھری رسل وائیں کو دولتمندی کی دعا | ایکدفعہ چودھری رسل وائیں نے جو ہمیشہ خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے عرض کیا کہ تنگی معاش کی اکثر شکایت رہتی ہے۔ فرمایا۔ لڈو کھاؤ گے یا چنے۔ چودھری صاحب کہنے کو تھے کہ لڈو آپ کی رضا ہو۔ مگر جانی شاہ نے کہدیا کہ لڈوؤں کی درخواست کرو۔ چنانچہ شاہ صاحب نے دو لڈو دیئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ صاحب دولت و ثروت ہو گئے۔ اور شاہ صاحب اور ان کے متوسلین کی خدمت کو سعادت دارین سمجھتے رہے۔ ان کے دو بیٹے ہوئے۔ میاں رحیم بخش صاحب تو فوت ہو چکے ہیں۔ اور میاں کریم بخش صاحب میونسپل کمشنر اور حکام کے نزدیک نہایت معزز و موقر ہیں، بڑے نیک نیت اور حلیم الطبع ہیں۔[20]

ایک معاند کا سزا پانا | ابتدائے ایام جذب و سکر میں آپ پھرتے پھراتے لوہاری منڈی لوہڑ والی مسجد کے سامنے ایک دکان کے چبوترہ پر جا کر بیٹھا کرتے تھے۔ مسجد کے عین متصل ایک کمہار رہتا تھا۔ اس کی بیوی خوب صورت تھی۔ اس کو شک پیدا ہوا کہ یہ فقیر اس عورت پر عاشق ہے۔ اس نے آپ کو کئی دفعہ بیٹھنے سے روکا۔ مگر آپ نہ رکے۔ ایک روز اس نے آپ کو خوب پیٹا۔ مگر پھر بھی آپ وہاں سے نہ اُٹھے۔ اور اس کو بددعا دی۔ دوسرے روز کمہاری تنور پر روٹی پکوانے گئی۔ یکایک دو منزلہ مکان کی چھت بیٹھ گئی۔ اور کمہار دب کر مر گیا۔ دوسرے دن کمہاروں نے حاکم سے فریاد کی۔ سکھوں کے عہد میں ایسی نالشیں سُنی جاتی تھیں۔

---

[19] [20] اسرار التصوف حصہ دوم۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

مگر حاکم نے ان کو دربار سے نکال دیا، اور کہا کہ ظلم پہلے تمہاری جانب سے ہوا۔ اس واقعہ سے تمام شہر میں غُل مچ گیا۔ اور آپ کی کرامت کا شہرہ دُور دُور تک پھیل گیا۔ [۲۱]

راجہ ہیرا سنگھ کے قتل کا اشارہ | راجہ ہیرا سنگھ صاحب جو وزیر یا یوں کہو کہ خود مختار والیِ ریاست پنجاب تھے۔ ایک دفعہ زیارت کو آئے۔ خانقاہ کے دونو دروازوں پر دو گرزوں کا پہرہ لگ گیا، راجہ صاحب بیٹھ گئے۔ تو آپ نے اُن کی تلوار میان سے نکال لی اور فرمایا کہ تلوار بھی تیز ہے۔ اور تیری گردن بھی خوبصورت ہے۔ عجب یہ ہے کہ راجہ صاحب کچھ بول نہ سکے۔ ورنہ وہ ایسے صاحبِ رعب و ہیبت تھے۔ اگر حکم دیتے کہ سب کو قتل کردو کسی کو چُون و چرا کی گنجائش نہ تھی۔ تیسرے روز راجہ صاحب قتل کئے گئے۔ [۲۲]

مہاراجہ رنجیت سنگھ کے انتقال کا اشارہ | آپ نے کبھی امراء کی طرف التفات نہیں کی تھی بلکہ ہمیشہ گالیاں دیتے۔ اور اینٹ پتھر مارتے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ سخت بیمار تھے۔ کئی روز سے زبان بند تھی۔ ایک روز راجہ دینا ناتھ صاحب نے ملک جیون سے کہا مہاراجہ کی صحت کی شاہ صاحب سے بشارت لینی چاہیے۔ شاہ صاحب نے اسکی طرف گیارہ اینٹیں پھینکیں۔ راجہ صاحب کو یقین ہو گیا۔ کہ گیارہ دن زندگی کے باقی ہیں۔ چنانچہ گیارہویں روز مہاراجہ انتقال کر گئے۔ [۲۳]

ایک کنجر کو سزا | ایک دفعہ آپ چادر تان کر قبلہ کی طرف پاؤں پھیلا کر سوئے ہوئے تھے۔ ایک کنجر نے جو چونڈی میں رہتا تھا۔ اور شراب کے نشہ میں مست تھا۔ پاؤں پکڑ کر دوسری طرف پھیر دئیے۔ آپ نے کئی دفعہ خفا ہو کر فرمایا کہ تو قبلہ کی حقیقت کیا جانے۔ مجھے نہ چھیڑ۔ پھر فرمایا ؎ سیالکوٹ سے دو اسام آکر اسے پھانسی دے جاویں گے۔ گھر میں گیا تو انگڑائی آئی۔ منہ کھلا رہ گیا۔ اور تمام بچھے اکڑ گئے اسی حالت میں مر گیا۔

---

[۲۱] [۲۲] [۲۳] [۲۴] اسرار التصوف حصہ دوم۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

وفات کے بعد کرامت

ایک مایوس بیمار کا تندرست ہونا ایک عورت مراد بی نام آپ کی خادمہ معتقدہ تھی۔ اُس کے ہاتھ پاؤں کسی بیماری سے جُڑ گئے۔ اور مایوس العلاج ہو گئی۔ ایک روز خواب میں شاہ صاحب نے اُسے ارشاد فرمایا مراد بی! اُٹھ اور میرے واسطے کھانا لا۔ وہ اُسی وقت تندرست ہو گئی۔ اور اپنے پاؤں چل کر مزار شریف پر آئی۔ [۲۵]

ارشادات

راجہ دینا ناتھ نے ایک منشی ملک جیون نام مقرر رکھا تھا جو حضرت شاہ صاحب کے روزانہ حالات و ارشادات روزنامچہ میں درج کر کے تمام کو راجہ صاحب کی خدمت میں پیش کیا کرتا تھا اس کو تنخواہ راجہ صاحب کے خزانہ سے ملتی تھی۔ [۲۶]

سید فضل شاہ مجذوب لاہوری مورخین کی نظر میں

آپ کے متعلق چند مشہور مورخوں کے مقالات درج کئے جاتے ہیں۔

(۱)

مولوی حکیم احمد علی خاں عرف احمد علی ابن نواب خاں بن محمد خاں بن محرم خاں قوم راجپوت بھٹی المعروف ٹوانہ نقشبندی مجددی لاہوری رم کتاب معمول احمدیہ صفحہ پر لکھتے ہیں۔

"سید فضل شاہ صاحب ایک مشہور صاحب کرامات مستجاب الدعوات۔ صیف زبان ولی اللہ گذرے ہیں۔ ان کے مرید کابل۔ کشمیر۔ لاہور۔ امرتسر۔ جالندھر وغیرہ مقامات میں ہیں۔ ان کے معتقد نہ صرف مسلمان ہی تھے۔ بلکہ اہل ہنود بھی بکثرت تھے۔ اکثر اوقات خود مہاراجہ رنجیت سنگھ اور ان کے صاحب و درباری سردار حل مشکلات میں استمداد کے واسطے ان کی خدمت میں

---

[۲۵] اسرار التصوف حصہ دوم۔ [۲۶] ایضاً تحقیقات چشتی معمول احمدیہ۔ تاریخ لاہور۔ ۱۲ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

حاضر ہوا کرتے تھے۔ راجہ دینا ناتھ مرحوم تو خاص الخاص معتقد تھے۔ اور ان کی خدمت کو سرمایۂ سعادت تصور کرتے تھے۔ ایک خاص ملازم منشی ملک جیون صرف اسی غرض سے متعین کر رکھا تھا کہ آپ کے ارشادات کو روزمرہ قلمبند کر کے شام کو انہیں سنایا کرے۔ خانقاہ کے صادر و وارد کے لئے بلاناغہ راجہ صاحب کے لنگر خانہ سے باقاعدہ کھانا آتا تھا۔ راجہ تیجا سنگھ صاحب و نواب شیخ امام الدین خاں صاحب کی سرکاروں سے بھی رسد مقرر تھی۔ اب بھی آپ کی خانقاہ مرجع خلائق ہے۔ اور اکثر حاجتمند اس سے باطنی و ظاہری فیض حاصل کرتے ہیں۔ آپ کی کرامات مشہور و زبانزد خلائق ہیں۔"

(۲)

رائے بہادر کنہیالعل لاہوری تاریخ لاہور صفحہ ۲۳۲ پر لکھتا ہے۔

"فضل شاہ ایک مجذوب فقیر اخیر عملداری سکھاں میں لاہور میں پھرا کرتا تھا۔ موضع سیدپور کہتہ۔ علاقہ ظفروال۔ ضلع سیالکوٹ کا یہ رہنے والا تھا۔ جب لاہور آیا، تو چند سال پہلے ایک مسجد کا تلا رہا۔ پھر عینک سازی کا کام کرتا رہا۔ پھر مسمی رحمان شاہ قبر نوشاہی کا مرید ہوا۔ پیر کی مہربانی سے یہ کمال کو پہنچا۔ اور مجذوب ہو گیا۔ اگرچہ لاہور کے دربار کے راجہ۔ مہاراجہ۔ امیر۔ سردار سب اس کے معتقد تھے۔ مگر راجہ دینا ناتھ تو بندہ بے دام تھا۔ یہ مکان راجہ دینا ناتھ نے اس کی زندگی میں اس کی خاطر بنوایا، اور مرنے سے پہلے ہی قبر بنا رکھی تھی۔ راجہ دینا ناتھ بلاناغہ اس کے پاس آتا تھا۔ اور ہزاروں روپے نذرانہ دیتا الی آخرہ"

(۳)

منشی محمد الدین فوق کشمیری لاہوری کتاب یادگاران صفحہ ۹۳ پر لکھتے ہیں

"نمبر ۲۰۹۔ نام فضل شاہ۔ مزار۔ بابیل دروازہ مستی دکشمیری باغیچہ نواب علی رضا خان

وفات سنہ ۱۹۱۰ء ۱۸ ماہ ساون۔ بروز پیر۔ تاریخ عرس ۲۱ ماہ ساون۔ مختصر کیفیت آپ کا حال

Marfat.com
Marfat.com

وطن سیدپور کہنہ علاقہ ظفر وال ضلع سیالکوٹ ہے۔ آپ لاہور میں آکر پہلے مسجدوں کے
ملاں رہے پھر عیسنکیں بنانے لگے۔ بعد میں سائیں رحمان شاہ مجذوب فقیر کے جذبہ اور
مہربانی سے مجذوبانہ حالت میں زندگی بسر کرنے لگے۔ ایک عرصہ تک چوک وزیر خاں میں رہے،
بعہد مہاراجہ شیر سنگھ آپ نے دروازہ مستی کی طرف قیام پسند کیا، راجہ دینا ناتھ آپ کا
دلی مرید اور عقیدتمند تھا۔ آپ کی قبر آپ کی حین حیات ہی میں راجہ دینا ناتھ نے بنوائی تھی۔
عرس کے دن مجلس قوالاں اور ناچ طوائفاں سے بڑی رونق ہوتی ہے۔ رات کو بھنڈارہ ہوتا ہے
راجہ دینا ناتھ کے زمانہ میں سینکڑوں روپے عرس کے دن خرچ ہو جایا کرتے تھے۔ آپ کی عادت
تھی کہ تھیلی کپڑوں کا بغل میں دبائے۔ اور حقہ ہاتھ میں لئے رہا کرتے تھے۔ اور اکثر مزار پاکدامناں
اور حضرت میاں میر جایا کرتے تھے۔ راجہ دھیان سنگھ۔ مہاراجہ شیر سنگھ اور دلیپ سنگھ بھی
آپ کے پاس نذریں لے کر گئے تھے۔ مگر آپ نے توجہ نہ کی۔"

اہلیہ اور اولاد | جس زمانہ میں آپ محلہ دھائیں کٹوں کی مسجد میں امامت کرتے تھے۔ مائی عالے
نے ایک قریشی خاندان کی عورت بی بی امیسنہ سے آپ کی شادی کر دی تھی۔ یہ بی بی بڑی پاکدامن
عفیفہ صالحہ عورت تھی۔ صرف ایک بیٹا پیدا ہوا۔ تو آپ کے شوہر مجذوب ہو گئے۔ بہذا انہوں نے
اخیر عمر تک مجردانہ زندگی بسر کی۔ اور ہمیشہ اس کا چال چلن مردانہ اور شریفانہ رہا۔ کبھی اس نے
اپنے چہرہ سے نقاب نہ اتارا۔ حتٰی کہ اپنی رشتہ دار عورتوں سے بھی حجاب رکھتی تھی۔ اسکی
وفات چھٹی شعبان ۱۲۹۱ھ ایکہزار دو سو اکانوے ہجری کو ہوئی۔ [۲۷]

اس کے بطن سے ایک فرزند سید بلند شاہ نام ہوا۔

یارانِ طریقت | آپ کے خادم و مرید و معتقد بے شمار تھے۔ کابل۔ کشمیر۔ لاہور۔ امرتسر اور جالندھر
وغیرہ میں ارادتمندوں کا سلسلہ کافی تھا۔ لاہور کے پولیس دروازہ میں جو ماہتم لوگ رہتے تھے
سب آپ کے مرید تھے۔ چند اشخاص کے نام یہاں لکھے جاتے ہیں۔

---

[۲۷] اسرار التصوف۔ حصہ دوم۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

۱	سید بلند شاہ گردیزیؒ - فرزند انجناب	لاہور
۲	سائیں جانی شاہؒ - سجادہ نشین اول	〃
۳	سائیں ککو شاہ المعروف ککو سائیں - ولد جانی شاہؒ	〃
۴	سائیں نظام ولد جانی شاہ رح	〃
۵	سائیں بھنگ علی فقیر سیرانی رح	〃
۶	سید دستن شاہ رح یہ بلو خواص کے گھر رہا کرتا تھا۔	〃
۷	سید گوکل شاہ سیرانی رح	〃
۸	سائیں محمد بخش درویش سیرانی رح	〃
۹	سائیں وہاب فقیر رح	
۱۰	سائیں سانہ فقیر رح	〃
۱۱	نواب تاج الدین خان صوبہ دار کشمیر رح	〃
۱۲	میاں مقیم موچی رح	〃
۱۳	چودھری رسل وائیں رح	〃
۱۴	میاں رحیم بخش ولد رسل وائیں رح	〃
۱۵	میاں کریم بخش ولد رسل وائیں میونسپل کمشنر	〃
۱۶	میاں نبی بخش وڑائچ رح	بالمقابل پورہ
۱۷	اہلیہ میاں نبی بخش وڑائچ رح	
۱۸	میاں عبداللہ شاہ رح	
۱۹	میاں قادر بخش ولد عبداللہ شاہ	
۲۰	میاں اللہ دتہ ولد عبداللہ شاہ	
۲۱	گھڑی ساز جو ب	

Marfat.com
Marfat.com

۲۲	مائی مراد بی ح	لاہور
۲۳	میاں رسل بٹ کشمیری رہ	امرتسر
۲۴	منشی ملک جیون رہ	جالندھر
۲۵	سائیں لال شاہ کشمیری رہ	کابل
۲۶	سائیں شہزادہ شاہ رہ	×
۲۷	راجہ دینا ناتھ دیوان سرکار مہاراجہ۔ جاگیردار کلانور۔	لاہور
۲۸	راجہ نرنجن ناتھ ولد راجہ دینا ناتھ۔	〃
۲۹	مہاراجہ رنجیت سنگھ شیر پنجاب۔	〃
۳۰	مہاراجہ شیر سنگھ ولد رنجیت سنگھ۔	〃
۳۱	مہاراجہ دلیپ سنگھ ولد رنجیت سنگھ۔	〃
۳۲	راجہ دھیان سنگھ۔	〃
۳۳	راجہ تیجا سنگھ۔ کمانڈر انچیف۔	〃
۳۴	سردار لال سنگھ توشیخانہ۔	〃 ۲۸

تبرکات | آپ کے چند ناخن اور سر کے بال منشی میاں جیون قوم ملک جالندھری کے پاس تھے۔ اس نے ایک پاکیزہ اور ستھرے مکان میں رکھے تھے۔ اور ہر روز صبح کو فاتحہ پڑھ کر زیارت کرتا تھا۔ دوسرے آدمی بھی انجاح مرام کے لئے آتے اور کامیاب ہوتے تھے۔ ۲۹

واقعہ وفات

آپ سوموار کے روز بیمار ہوئے۔ اور مرض استسقا سے آٹھ روز بیمار رہے۔ وفات سے دو روز پہلے کا ذکر ہے کہ آپ کے صاحبزادہ بلند شاہ نے پوچھا کہ حضرت! میرا کیا حال ہوگا؟

---

۲۸ فہرست ہائے تحقیقات چشتی اور اسرار التصوف حصہ دوم سے لکھی گئی ہے ۲۹ اسرار التصوف حصہ دوم تالیف

Marfat.com
Marfat.com

آپ نے فرمایا۔ جانی شاہ کے پاس بیٹھے رہنا اچھا گذارہ ہوگا۔ پھر جانی شاہ نے پوچھا میرا کیا حال ہوگا؟ فرمایا۔ جو میرے ماننے والا ہوگا۔ تجھکو گھر بیٹھے مانے گا اور خدمت کرے گا۔ پھر ککو شاہ نے پوچھا میرا کیا حال ہوگا؟ فرمایا۔ میری قبر پر جھاڑو کیا کرنا تیرا وقت اچھا گذرے گا۔ [۳۰]

تجہیز و تکفین | وفات کے وقت آپ کے پاس چار درویش موجود تھے۔ سائیں جانی شاہ سائیں ککو شاہ۔ سائیں وہاب فقیر۔ اور سائیں لالہ۔ جب راجہ دینا ناتھ کو آپ کی وفات کا پتہ چلا۔ تو ایک دوشالہ اور چند مصلعات آپ کی تکفین و تدفین کے لئے منشی جوالا ناتھ کے ہاتھ ارسال کئے۔ [۳۱] دیگر سب امرائے شہر بھی جنازہ پر حاضر ہوئے۔ اور سب نے قیمتی دوشالے لاش پر ڈالے۔ [۳۲] جنازہ تیار کر کے بڑ کے میدان میں لے گئے۔ جنازہ کے ساتھ بانس باندھے گئے۔ تاکہ کندھا دینے والے ثواب سے محروم نہ رہیں۔ ہزاروں آدمی جنازہ کے ساتھ تھے نماز جنازہ کے بعد صندوق میں رکھ کر اس مقبرہ میں دفن کئے گئے۔ جو راجہ دینا ناتھ نے آپ کی زندگی میں ہی تیار کر رکھا تھا۔ عطر و گلاب کے کئی قرابے کفن پر چھڑکے گئے۔ [۳۳]

تاریخ وفات | سید فضل شاہ محدوث کی وفات سوموار ۱۰ شوئیں ساون سمت ۱۹۱۱ بکرمی میں ہوئی۔ تقویم تاریخی کی رو سے اٹھارہویں شوال ۱۲۶۹ھ ایکہزار دو سو اہتر ہجری۔ اور پچیسویں جولائی ۱۸۵۳ء ایکہزار آٹھ سو ترپن عیسوی ہوتی ہے۔ اسوقت دہلی کا تخت نشین سراج الدین بہادر شاہ ظفر بن اکبر شاہ ثانی تھا۔ سترہ جلوسی تھا۔ انگریزوں کی طرف سے ہندوستان کا گورنر لارڈ ڈلہوزی تھا۔ اس کی گورنری کا چھٹا سال تھا۔

صاحب اسرار التصوف نے قطعہ تاریخ لکھا ہے۔

چون فضل شاہ سید زیں دار فنا رخت ببست ... رضوان بہا ... جا بالش
سال وصال جستم ناگاہ ہاتف غیب ... سید رحمت ... لات ساش [۳۴]

---

۳۰ تا ۳۱ تحقیقات چشتی ۳۲ تاریخ لاہور ص ۳۳ ۳۳ سر الصوفیہ مصنفہ ترابقت

Marfat.com
Marfat.com

اس قطعہ سے سالِ وفات ۱۲۷۳ ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن تحقیقاتِ چشتی۔ تاریخ لاہور اور یادِ رفتگاں میں سکھی سمت ۱۹۱۰ لکھا ہے۔ میں نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ اس کے مطابق ہجری سال ۱۲۶۹ بنتا ہے، اور یہی صحیح ہے۔

مدفن | آپ کی قبر بیرونِ مستی دروازہ و کشمیری دروازہ لاہور میں ہے۔ اس کے متعلق رائے کنہیالعل تاریخ لاہور میں لکھتے ہیں۔

"یہ مکان دروازہ مستی و کشمیری کے درمیان سرکاری باغ مفوضہ نواب نوازش علی خاں کی حدود کے اندر واقع ہے۔ چار دیواری پختہ ہے۔ دروازہ مشرق کی طرف۔ مزار کا مقام بھی پختہ بنا ہے۔ مسجد و چاہ وغیرہ مکانات متعلقہ خانقاہ سب پختہ راجہ دینا ناتھ کے وقت کا بنا ہے۔ بڑے بڑے درخت بڑ وغیرہ اس مکان میں سایہ فگن ہیں۔"

کتبہ مزار | میں نے (شرافت نے) ۱۳۸۳ھ / ۱۹۶۳ء میں مکان کی زیارت کی ہے۔ چھوٹا سا دروازہ ہے جنوبی طرف دروازہ ہے۔ اس پر یہ کتبہ تحریر ہے۔ سطر بسطر لکھا جاتا ہے۔

درگاہ

حضرت پیر سید فضل شاہ صاحب علوی حسینی گردیزی

خاندان قادریہ بلوشاہیہ

مادۂ تاریخ

"خانقاہِ انقیا" ۱۲۶۹ھ

عُرس میلہ | مولوی نور احمد چشتی رح تحقیقاتِ چشتی میں لکھتے ہیں۔

"ہمیشہ میلہ مع مجلس آپ کا سال بسال ماہِ ساون کی اکیسویں ہوتا ہے، اُس روز رات کو بھنڈارہ نان گوشت سب قبروں کو تقسیم ہوتا ہے۔ اور دن کو مجلسِ قوالاں اور ناچ کبنچنیاں ہوتا ہے۔ روز عُرس سے لے کر کئی روز تک ناچ وغیرہ جاری ہوتا ہے۔ جب

Marfat.com
Marfat.com

تک راجہ دینا ناتھ جیتے رہے۔ تو وہ میلے عُرس یہاں کے کرتے رہے۔ اور صدہا روپیہ خرچ کرتے رہے۔ اب شہر سے گدائی کر کے عُرس کرتے ہیں۔ کشمیری لوگ آپ کو بہت مانتے ہیں۔"

- آگے لکھا ہے۔

"عُرس کے دن نرنجن ناتھ صاحب خلفِ راجہ دینا ناتھ صاحب سرگباش کچھ دیتے ہیں۔ اور رشتہ دار راجہ صاحب کے بھی اس روز کچھ خدمت کر چھوڑتے ہیں۔"

۲۔ رائے کنہیالعل لاہوری تاریخ لاہور میں لکھتے ہیں۔

"جب تک راجہ دینا ناتھ زندہ رہے۔ سالانہ عرس آپ کا بڑی دھوم دھام سے ہوتا رہا۔ بعد ازاں بھی اعتقاد مند لوگ عرس کرتے رہے۔ اب مختصر فاتحہ سالانہ ہوتا ہے۔"

Marfat.com
Marfat.com

(۴۸)

فقیراللہ شاہ

سید فقیراللہ شاہ رضوی مشہدی برفندازی بددلھی والے

آپ فخر العارفین ۔ زبدۃ الکاملین ۔ گوہرِ درجِ شریعت ۔ اخترِ برجِ طریقت ۔ واصل باللہ صاحب یمن و برکت تھے ۔ آپ کا آبائی خاندان سادات رضوی مشہدی سے تھا ۔ [1]

آپ کے والد بزرگوار کا اسم گرامی سید احمد شاہ تھا ۔ ابن سید فاضل شاہ بن سید زاہد بن سید محمد صالح بن سید ابو المعالی ۔ از اولادِ سید عمر ۔ ابن سلسلہ منتہی میشود بعلی موسےٰ رضا رضی اللہ عنہ ۔ [2]

تاریخِ ولادت | آپ کی پیدائش ۱۲۴۱ھ ایکہزار دوسو اکتالیس ہجری مطابق ۱۸۲۶ء ایکہزار آٹھ سو چھبیس عیسوی میں بمقام بددلھی ضلع سیالکوٹ ہوئی ۔

عبادات و کمالات | آپ مجاہد وقت ۔ عابد و زاہد ۔ صائم الدہر ۔ قائم اللیل متشرع ۔ صوفی ۔ اور عارفِ کامل تھے ۔ مسکین پروری ۔ غریب نوازی آپ کا شیوہ تھا ۔ آپ کا وجودِ مسعود مریضانِ ظاہر و باطن کے لئے شفا ۔ اور روحانی و جسمانی لاعلاج بیماریوں کے واسطے دوا تھا ۔ آپ کی نظرِ مبارک جس پر پڑجاتی وہ اکسیر کا حکم رکھتی تھی ۔ بے شمار سائلوں کی مشکلیں آپ کی

---

[1] مولوی محمد اعظم سیروالی رسالہ عقیدہ یوسفیہ ص ۹۹ پر لکھتے ہیں "الحمد للہ کہ میرے پیر و مرشد زین الفقرا سید فقیراللہ شاہ رضوی مشہدی قدس اللہ سرہ بذریعہ ان پاک اماموں کے جناب ختم المرسلین ؐ سے ظاہری مالی نسبت صحیحہ منتسب اور آپ کا خون قطب الاقطاب حضرت موسےٰ مبرقع کی جیب سے حضرت امام رضا علیہ السلام سے آمیختہ ہے"

[2] حاشیہ تحفہ اخوان الصفا ص ۳ مطبوعہ اشرافت ۔

Marfat.com
Marfat.com

توجہ سے حل ہوئیں۔ آپ کی دعا ہر وقت جنابِ الٰہی میں قبول تھی۔ آپ کے کرامات و برکات کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ آپ کے کمالِ ولایت کو معاصرین اولیاء اللہ نے تسلیم کیا۔ آپ کے اخلاق و روشناسی پر کسی دوست دشمن نے حرف گیری نہیں کی۔ آپ ظاہر باطن میں عالی مرتبت تھے[۳] دیگر امراض کے بیمار عموماً۔ اور اٹھرا اور جذام کے بیمار خصوصاً آپ سے شفا پاتے تھے۔ آپ کے پاس مرض جذام کے کچھ صدری نسخے تھے۔ اُن سے جذامیوں کا علاج کرتے۔

معمولات۔ اوراد و وظائف | آپ کے خلیفہ خاص مولانا محمد اعظم صاحب میرودالی رم اپنے رسالہ نذر محبوب میں آپ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

"آپ بعد فراغ وظائفِ شب۔ بعد از طلوعِ آفتاب ہر روز قرآن شریف جس کے نیچے فارسی۔ اردو۔ کے دو ترجمے۔ اور اور تفسیر بھی۔ پڑھا کرتے تھے۔ اور بعد ازاں کتاب مظاہر حق کو جو اردو شرح مشکوٰۃ شریف کی ہے۔ ضرور مطالعہ فرماتے۔ اور کتاب کشف المحجوب و تذکرۃ الاولیا و سبک السلوک۔ بھی زیرِ نظر رکھتے۔ مثنوی مولانا روم کو نہایت شوق سے سنتے۔ سیرالنبی میں کتاب مدارج النبوۃ۔ اور مغازی الرسول میں کتاب واقدی کو مجھ سے سنا کرتے۔ سوائے اس کے اپنے اوقات کو خلقِ خدا کے ساتھ سلوک کرنے میں بسر کرتے تھے۔ اور ایک وقت میں آپ کی منزل یہ تھی۔

۱ سورہ یٰسٓ۔ چالیس بار

۲ سورہ مزمل شریف۔ گیارہ بار

۳ کلمہ شریف۔ تین ہزار۔

۴ قصیدہ غوثیہ۔ تین سو گیارہ دفعہ۔

---

[۳] فیض محمد شاہی قلمی جلد اول۔ صفحہ ۵۲۸ [۴] اسلاح شیخ عبداللطیف داد الملک قریشی کے آبِ وضو پینے سے مبروص اور مجذوم تندرست ہو جاتے۔ (تذکرہ اولیائے ہند ج ۲ صفحہ ۱۵۲) تراوت

Marfat.com
Marfat.com

۵ درود شریف هزاره - تین هزار تین سو گیاره - ۳۳ "

۷ درود شریف خضری - تین هزار پالسو گیاره - ۳۵ "

۷ اسم اعظم شریف - کئی هزار بار - "

ختم شریف غوثیه | یہ ہر روز آپ کا معمول تھا۔ نماز شام کے بعد باوضو بمعہ تمام حاضرین دوستوں کے سنگے سر حلقہ باندھ کر بیٹھ جاتے قبل از شروع استغفار پڑھ کر دعا مانگتے۔ بعد ازاں

۱	درود شریف ابراهیمی [التحیات والا]	۱۱۱	بار
۲	سورۂ فاتحہ بمع بسم اللہ شریف	۱۱۱	بار
۳	سورۂ الم نشرح بمع بسم اللہ شریف	۱۱۱	بار
۴	سورۂ اخلاص بمع بسم اللہ شریف	۱۱۱	بار
۵	سورۂ یٰسٓ	ایک	بار
۶	سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ	۱۱۱	بار
۷	سَهِّلْ یَسَهِّلْ یَا اِلٰهِیْ کُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ سَهِّلْ	۱۱۱	بار
۸	یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ نَسْتَغِیْثُ	۱۱۱	بار
۹	کلمہ مجید	۱۱۱	بار
۱۰	آیت کریمہ	۱۱۱	بار
۱۱	رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ	۱۱۱	بار
۱۲	رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ	۱۱۱	بار
۱۳	یَا رَبَّ الْاَرْبَابِ وَیَا کَاشِفَ الْعَذَابِ	۱۱۱	بار
۱۴	نَجِّنِیْ مِمَّا اَخَافُ یَا خَفِیَّ الْاَلْطَافِ	۱۱۱	بار
۱۵	رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ	۱۱۱	بار
۱۶	حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ۔	۱۱۱	بار

Marfat.com
Marfat.com

۱۷	نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ	۱۱۱ بار
۱۸	اے آسان کنندۂ دشواری ہا	۱۱۱ بار
۱۹	اے روشن کنندۂ تاریکی ہا	۱۱۱ بار
۲۰	یَارَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَرَحِیْمَ الْاٰخِرَۃِ	۱۱۱ بار
۲۱	یَا بَاقِیْ اَنْتَ الْبَاقِیْ	۱۱۱ بار
۲۲	نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ	۱۱۱ بار
۲۳	یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ	۱۱۱ بار
۲۴	یَا خَیْرَ الْفَاتِحِیْنَ یَا خَیْرَ النَّاصِرِیْنَ	۱۱۱ بار
۲۵	رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ	۱۱۱ بار
۲۶	یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ	۱۱۱ بار
۲۷	رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ	۱۱۱ بار
۲۸	استغفار	۱۱۱ بار
۲۹	لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ	۱۱۱ بار
۳۰	یَا رَحِیْمُ	۱۱۱ بار
۳۱	یَا حَلِیْمُ	۱۱۱ بار
۳۲	یَا غَفُوْرُ	۱۱۱ بار
۳۳	یَا سَتَّارُ	۱۱۱ بار
۳۴	یَا وَدُوْدُ	۱۱۱ بار
۳۵	حَلْ بِدِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ یَا حَضْرَۃَ سُلْطَانِ شَیْخِ مُحْیِی الدِّیْنِ عَبْدُ الْقَادِرِ جِیْلَانِیْ الْمَلَاذُ	۱۱۱ بار
۳۶	یا حضرت شاہ محی الدین مشکل کشا یا غیر	۱۱۱ بار

Marfat.com
Marfat.com

۳۷	شیئاً للہ من گدائے دل حزیں	المدد خواہم ز شاہِ محی دین	۱۱۱ بار
۳۸	امداد کن امداد کن از بندِ غم آزاد کن	در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبدالقادر ۱۱۱	بار
۳۹	وقتِ امداد یا غوثِ بغداد	رس بفریاد یا غوثِ بغداد کن دلم شاد یا غوثِ بغداد	۱۱۱ بار
۴۰	یَا حَضْرَتَہ غَوْث اَغِثْنِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ		۱۱۱ بار
۴۱	قصیدہ غوثیہ شریف		ایک بار
۴۲	درود شریف ابراہیمی [التحیات والا]		۱۱۱ بار

صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَلٰئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَائِہٖ وَحَمَلَۃِ عَرْشِہٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْلَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفِیَّ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَرْسَلَہُ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنِ اخْتَارَہُ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ شَرَّفَہُ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ دَیَّنَہُ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ عَظَّمَہُ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ کَرَّمَہُ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَلٰئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَائِہٖ وَحَمَلَۃِ عَرْشِہٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۔ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ وَّحِیْنٍ

Marfat.com
Marfat.com

وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ. وَعَلَی الْمَلٰئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ. وَعَلٰی عِبَادِ
الصَّالِحِیْنَ. وَعَلٰی اَهْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِیْنَ. وَارْحَمْنَا مَعَهُمْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ. ۵ھ

گیارہویں شریف، اور لنگر کا اہتمام | آپ ہر قمری مہینہ کی گیارہویں تاریخ کو میٹھے چاولوں کی ایک دیگ پکا کر حضرت غوث اعظم رح کو ایصال ثواب کر کے تقسیم کر دیا کرتے۔ اور روزانہ لنگر بھی جاری تھا۔ آئندہ روندہ مسافروں کو دو وقت کھانا ملتا تھا۔ شب باشوں کے واسطے نوکر تعینر کئے تھے۔

آپ اکثر روزہ رکھتے سبزیوں کا استعمال کرتے۔ اناج کم کھاتے۔ اگر کسی مرید کو حلقہ میں بٹھانا ہوتا تو پہلے روزے رکھاتے۔ اور عرق گلاب سے اس کا معدہ صاف کرا لیتے

حلیہ و لباس | آپ طویل قامت تھے۔ چہرہ نورانی و بارعب۔ سر کے بال، لفیں، مونچھوں تک داڑھی پرانبوہ۔ بالوں کو مہندی لگاتے تھے۔ سر پر سفید ٹوپی ہوتی۔ کرتہ سفید رنگ دوپٹہ اور چادر۔ اور تہبند نسولدی رنگ استعمال کرتے۔ ۶ھ

کرامت

ایک عورت بیوہ کا لڑکا قتل کے جرم میں ماخوذ تھا۔ اس کی والدہ نے خدمت میں آکر الحاح و زاری کی۔ آپ نے فرمایا۔ کوئی فکر نہ کر۔ وہ آکر ہمارے ساتھ کھانا کھائے گا چنانچہ وہ رہا ہو کر آگیا۔ ۷ھ

ھ اس ختم غوثیہ میں ختم کے بعد اگر یہ شعر "یک سو گیارہ بار پڑھا جاوے۔ تو اسی کا نام ختم قادریہ نوشاھیہ ہوتا ہے۔

بس غریبم مستمندم بے سروسامان حقیر — یا محمد حاجی نوشاہ مارا دستگیر۔

۶ھ نفیس محمد شاہی قلمی جلد چہارم ص۹۹۳ ۷ھ ایضاً جلد اول ص۲۸۰ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

اولاد | آپ کے چار بیٹے تھے۔

۱ سید ملک علی شاہ صاحب رح

۲ سید حسین شاہ صاحب رح

۳ سید غلام قادر صاحب رح

۴ سید غلام حسین صاحب رح

یارانِ طریقت | آپ کے خواص احباب یہ تھے۔

۱	سید ملک علی المعروف ملک شاہ صاحب فرزند اکبر	بدوملہی ضلع سیالکوٹ
۲	سید حسین شاہ صاحب فرزند دوم	〃 〃
۳	سید غلام قادر صاحب فرزند سوم	〃 〃
۴	سید غلام حسین صاحب فرزند چہارم	〃 〃
۵	سید غلام حبیلانی بن ملک شاہ صاحب۔ نبیرہ	〃 〃
۶	سید غضنفر علی بن غلام قادر صاحب۔ نبیرہ	〃 〃
۷	مولانا محمد اعظم بن محمد یار صاحب	میرووال شیخوپورہ
۸	بابا لاہوری شاہ صاحب اصلی نام عجب خاں	فتح گڑھ چوڑیاں گورداسپور
۹	سید شیر شاہ صاحب	جٹاں پشیہ 〃
۱۰	بابا میلے شاہ صاحب	سنگت پورہ 〃
۱۱	میاں عبدالغنی صاحب منہاس۔ امام مسجد	کوٹ ستار گجرات
۱۲	بابا محمد شاہ صاحب	
۱۳	سائیں جواہر شاہ صاحب	کنری گجرات
۱۴	سائیں مہدی شاہ صاحب	
۱۵	سائیں عبداللہ شاہ صاحب	کوٹلی رانجھاں سیالکوٹ
۱۶	سید بوٹے شاہ بن گلاب شاہ بخاری	〃 〃
۱۷	سید محمد حسین شاہ بن سید بوٹے شاہ بخاری	

Marfat.com
Marfat.com

۱۸ سید علی حسین شاہ بن بوٹے شاہ صاحب بخاری — کوٹلی رانجھاں سیالکوٹ

۱۹ سائیں عمر الدین صاحب لالٹین — بگے چھینے ڈسکہ

۲۰ میاں محمد رمضان چوکیدار — مہڑیالہ چک ۲ شیخوپورہ

۲۱ بابا غریب شاہ — کوٹلی تارڑاں سیالکوٹ

رحیمیات

مولانا محمد عظیم صاحب میرو والی رح کی ایک نظم فارسی۔ اور ایک غزل اردو آپ کی توصیف میں یہاں لکھی جاتی ہیں۔

(۱)

از دل و جاں من غلام مرشدم — در دلم انداخت کو مستر قدم
چوں حدیث شاہ فقیر اللہ رسید — شمس تبریز از ادب سر در کشید
چوں سخن آمد فقیر اللہ شاہ — خامہ ام لرزید و کاغذ کرد آہ
آں فقیر اللہ کہ شاہ اولیاست — در دو عالم کجاں را کرد راست
آں شعاع نور کاندر جاں ماست — از تجلی جمال او ضیاست ۵

(۲)

در رد بدعقیدہ وہابیہ۔

منکرو باز آ و ترک انکار سے — ضد بیجا مت کرو ابرار سے
ہے عداوت تم کو در یسوں سے کیا — برخلاف ان کے ہو کیوں اصرار سے
یہ ہیں وہ جن کی معیت کیلئے — خود نبی کو حکم ہے جبار سے
یہ ہیں وہ جن کا خدا مداح ہے — فخر ہے حضرت کو ان کی کار سے
یہ ہیں وہ عکس تجلی ذات حق — بے خبر اخفا سے او اظہار سے

۵ بمثل بشر مت ۱۲ ۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

یہ ہیں محبوبِ حبیبِ حق کے خاص — دل بھرے رکھتے ہیں خاصانِ اسرار سے
یہ ہیں وہ جو غیرِ حق رکھتے نہیں — غم نہ قلّت کا نہ خوش اکثار سے
یہ ہیں وہ جن کو رضائے حق حصول — ہے یقیناً نفس کے ایثار سے
یہ ہیں وہ رکھتے ہیں جو قدرِ بلند — پاک ہیں ہر ظن بد اشرار سے
وارثوں ہے شان میں ان کے وجود — فقر فخری احمدِ مختار سے
بغض ان کا بے گماں بغضِ خدا — کیوں نہ ہو انجام بد بدکار سے
دشمن ان کا از جنابِ پاکِ حق — دور ہے مردود ہے دربار سے
کور باطن کیا سمجھتے ہیں انہیں — جبکہ خود بے بہرہ ہیں انوار سے
صدقِ دل چشمِ ارادت ہو تو پھر — آئے گا تم کو نظر اغیار سے
علم و عملِ مصطفےٰ ہو تا عیاں — صدر دردیشوں کے اور اطوار سے
باغ احمد مجتبےٰ کا ہیں فقیر — ہے شگفتہ آبِ رحمت بار سے
پاتے ہیں وہ جن کا سالم ہے دماغ — بوئے خوش ان فقر کے گلزار سے
ہو یقیں کامل تو ملتا ہے خدا — شاہ فقر اللہ کے اک دیدار سے
ہے خدا کے ہاں بڑا شانِ فقیر — پوچھ لو چاہے کسی دیندار سے
حق پرستوں کا سدا اقبال ہے — روشن و تاباں زرِ عیار سے
جس لئے تم ان کو کہتے ہو بُرا — ہے ثبوت اس کا حدیث آثار سے
فخرِ نیضِ الٰہی ہیں فقیر — نور ہیں اللہ کے انوار سے
اپنے فضل و رحم سے اے حق پاک — اور درویشوں کے فیض انوار سے

بہرہ در کر مجھ کو دنیا دین میں
نورِ احمد پاک کے دیدار سے [۹]

---

[۹] فیض محمد شاہی قلمی جلد دوم ۔ صفحہ ۹۸۸ ۔ شرافت ۔

Marfat.com
Marfat.com

تاریخ وفات آپ کے خلیفہ رشید مولانا محمد اعظم صاحب میرودالی رح اپنے قلم سے آپ کی تاریخ وفات بدیں طور لکھتے ہیں، اُنہیں کی عبارت میں لکھی جاتی ہے۔

"آج شب مابین دہم و یازدہم شوال ۱۳۲۴ھ ہجری بفرمان شاہنشاہ خالق کون ومکان مالک کُن فکان۔ یَا اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔ عین ختم شریف میں عالیجناب حضرت پیر و مرشد قبلہ جناب شاہ صاحب مولانا سید فقیر اللہ شاہ مشہدی رضوی تاج اُولٰئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ سر پر رکھکر باعزاز اُولٰئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ۔ بوعدہ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ۔ کرسی فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر پر جلوہ افروز ہوئے۔ [illegible] وچہارشنبہ مطابق ۲۷/۲۸ نومبر ۱۹۰۶ء "

اس سے ثابت ہوا کہ آپ کی وفات عمر تراسی سال ۱۳۲۴ھ (یکہزار تین سو چوبیس ہجری مطابق ۱۹۰۶ء یکہزار نو سو چھ عیسوی میں بعہد سلطنت البرٹ ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ چھ جلوسی تھا۔

مدفن آپ کا مزار قصبہ بدوملہی۔ علاقہ نارووال۔ ضلع سیالکوٹ میں اپنے والد ماجد کے پاس ہے۔ کچی چاردیواری میں سب مزارات کچے ہیں۔ ۱۳۸۹ھ میں میں (شرافت) زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ ہر سال ماہ جیٹھ میں عرس ہوتا ہے۔

مادہ تاریخ

"شیخ قمر جمال" ۱۳۲۴ھ

[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

مختصر تذکرہ اولاد سید فقیر اللہ شاہ بدوملہی والے

- سید فقیر اللہ شاہ کے چار بیٹے تھے۔ سید ملک شاہ۔ سید حسین شاہ۔ سید غلام قادر اور سید غلام حسین۔
- سید ملک شاہ سجادہ نشین ہوئے۔ ان کے دو بیٹے تھے۔ سید غلام جیلانی سجادہ نشین ہوا۔ سید نواز حسین۔
- سید حسین شاہ ولد فقیر اللہ شاہ کے دو بیٹے تھے۔ سید نذیر حسین اور سید الطاف حسین۔
- سید غلام قادر ولد فقیر اللہ شاہ کے تین بیٹے تھے۔ سید غضنفر علی شاہ بھوری والا۔ سید صادق علی شاہ اور سید صفدر علی شاہ۔
- سید غلام حسین ولد فقیر اللہ شاہ کے ایک فرزند سید مرد علی شاہ تھے۔

— ان حضرات کی اولاد موجود ہے لیکن مجھے تفصیل معلوم نہیں ہو سکی۔ موجودہ صاحبان سب شیعہ مذہب اختیار کر چکے ہیں۔ اور اپنے آباؤ اجداد کے راستہ حقہ اہل سنت سے منحرف ہو گئے ہیں۔

شجرۂ فقرائے سید فقیر اللہ شاہ بدوملہی والے

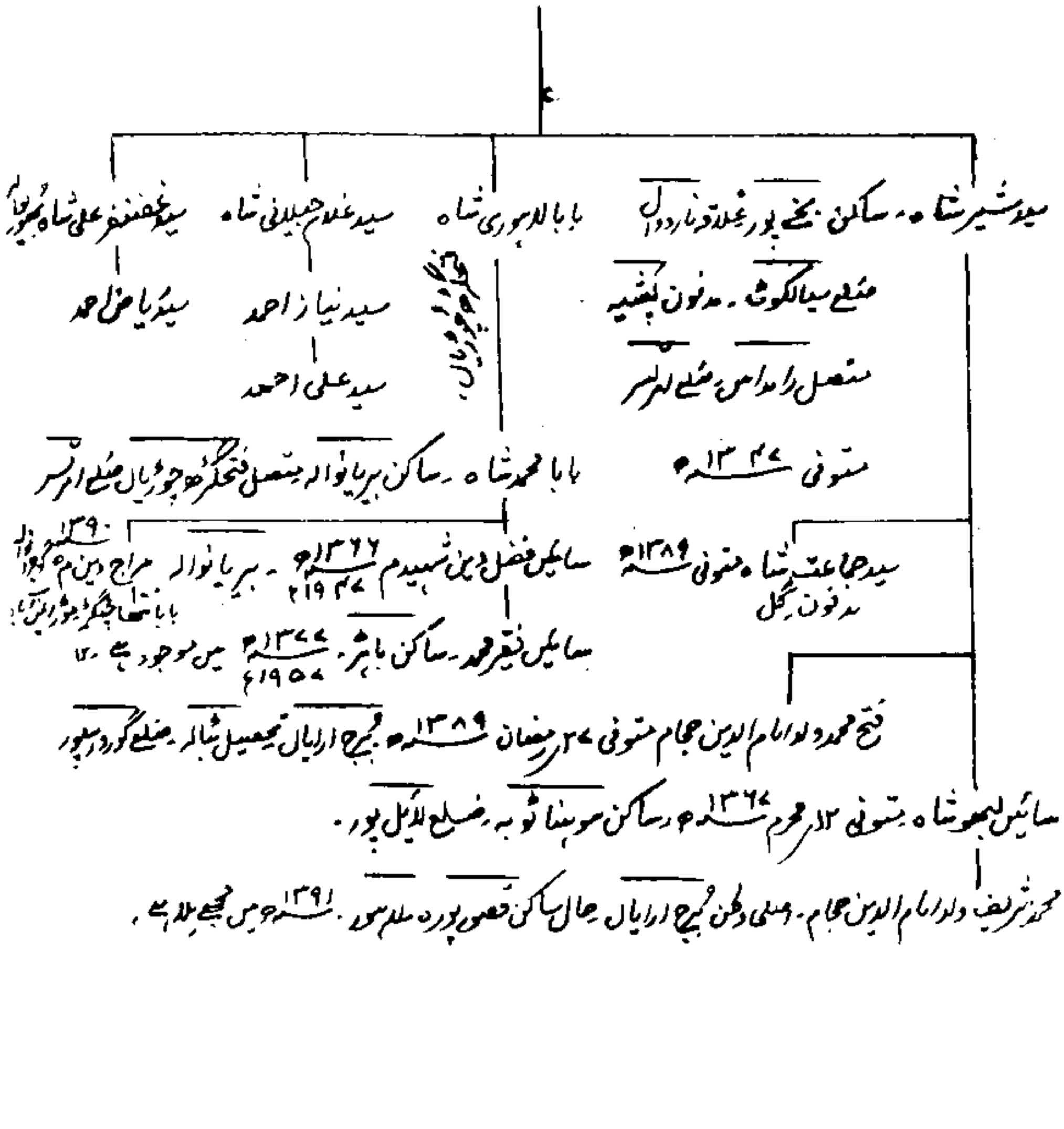

Marfat.com
Marfat.com

ق

(۹۴)

قادر بخش

مولانا قادر بخش صاحب مانوچک والے رح

والد کا نام مولوی عصمت اللہ۔ قوم راں زمیندار سے تھے۔ علم و فضل موروثی رکھتے تھے۔ فن کتابت میں بھی کامل تھے۔ علم فقہ سے خاص شغف تھا۔ حضرت اعلیٰ مولانا حکیم سید حافظ ابوالفیض الٰہی بخش صاحب مظہر حق برخورداری صاحبنیالوی رحمہ کے بزرگ مریدوں سے تھے۔ عبادت و ریاضت میں یکتا تھے۔ موضع چک مانو تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کی مسجد کی امامت آپ کے متعلق تھی۔ اپنے پیر صاحب کے عاشق و خدمت گار تھے۔

دستخط صلوٰۃ مسعودی آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب صلوٰۃ مسعودی میں نے آپ کے پڑوتے میاں غلام محمد امام مسجد چک مانو کلاں کے پاس ۱۳۵۵ھ/۱۹۳۶ء میں دیکھی۔ جس پر دستخط نقل کیا جاتا ہے۔

۱۔ "تمام شد دفتر اول صلوٰۃ مسعودی بتاریخ بیست و چہارم شہر محرم روز سہ شنبہ بدستخط فقیر حقیر ضعیف عباد اللہ و خادم الفقرا بلک خاکپائے ایشان قادر بخش والد حضرت میاں صاحب میاں عصمت اللہ حیو غفر اللہ تعالیٰ ذنبھما۔ ۱۲۰۲ھ"

۲۔ "تمت تمام شد نسخہ متبرکہ صلوٰۃ مسعودی دفتر دوم بدستخط فقیر حقیر العبد قادر بخش والد حضرت میاں صاحب میاں عصمت اللہ حیو سکان موضع چک مانو تحصیل پھالیہ ضلع گجرات ۱۲۰۵ھ مطابق ۲۳ ستمبر ۱۷۹۱ء شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

فی التاریخ دوازدہم[۱۲] غرہ شہر جمادی الاول بروز شنبہ فی وقت الظہر از نہایت شوق تحریر یافت
اللہ تعالےٰ بفضل وکرم خویش نصیب گرداند "[۲]

اولاد | آپ کی اولاد میں سے ۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۶ء میں میاں غلام محمد صاحب امام مسجد موجود تھے۔
ابن میاں فضل الدین بن میاں نور محمد بن مولانا قادر بخش صاحب مرحوم

میاں غلام محمد کے تین بیٹے۔ میاں غلام نبی۔ میاں غلام حسین اور میاں غلام قادر
اسوقت موجود تھے۔

مدفن | مولانا قادر بخش کی قبر موضع چک نانوکلاں۔ ضلع گجرات میں ہے۔

[۲] مورخہ ۱۳ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

(۵۰)

قادر شاہ

سائیں قادر شاہ برقندازی کشمیری پوٹھوہاریؒ

آپ کشمیر کے رہنے والے تھے۔ وہاں سے ترک وطن کر کے علاقہ پوٹھوہار میں چلے آئے۔ موضع مُکھو میں آکر سائیں کالا صاحب برقندازی ٹرھکی والا رحمۃ کی بیعت ہوئے۔ اور ریاضت الٰہی میں مصروف ہوئے۔ وہاں سے مرشد کے حکم کے ساتھ منصور والی۔ تحصیل وزیر آباد۔ ضلع گوجرانوالہ میں چلے گئے۔ اور وہیں سکونت اختیار کی۔ بہت لوگ آپ سے مستفیض ہوئے۔[1]

---

[1] مسودہ مباحث سید رسول قندی ٹرھکی والا شریف۔

Marfat.com
Marfat.com

(۵۱)

قُل احمد

حضرت مولانا حکیم سید حافظ قُل احمد صاحب پاکذات نوشاہی ثانی برخورداری ساہنیالوی قدس سرہٗ

آپ برہان الاولیاء سلطان الاصفیا تھے حضرت مولانا حکیم سید ابوالفیض حافظ الٰہی بخش مظہر حق برخورداری ساہنیالوی رح کے فرزند اکبر اور مرید و خلیفہ و سجادہ نشین تھے۔ اپنے جد امجد حضرت مولانا سید حافظ نور اللہ شاہ فرشتہ صفات ساہنیالوی مفتی رسول نگر سے بلاواسطہ بھی فیض پایا۔ اور خلافت سے مشرف ہوئے۔

آپ کے مفصل حالات۔ کتاب شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے پہلے طبقہ میں لکھے جا چکے ہیں۔ نیز آپ کا تذکرہ بنام نوشاہِ زماں۔ المعروف تذکرہ شاہ قُل احمد نوشاہی۔ ۱۳۸۰ھ میں مکمل ہو چکا ہے۔ اس لئے دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

تصنیفات

آپ کی تصنیف سے چند کتابیں یادگار ہیں جن کو میں نے (شرافت نے) مرتب کیا ہے

۱	بستان الاوراد۔ المعروف وظائف نوشاہِ ثانی۔	مرتبہ ۲ ربیع الثانی	۱۳۶۶ھ
۲	ثمرات الافکار۔	" ۱۱ صفر	۱۳۷۸ھ
۳	وسائط العلوم	" ۳ ربیع الاول	۱۳۸۱ھ
۴	مخزن الاعمال۔ المعروف عملیاتِ نوشاہِ ثانی	" ۲۷ رجب	۱۳۸۱ھ
۵	مصباح العلاج المعروف مجرباتِ نوشاہِ ثانی	" ۲۷ صفر	۱۳۸۸ھ
۶	نغماتِ نوشاہی	" ۲۱ ربیع الثانی	۱۳۸۸ھ

Marfat.com
Marfat.com

تحریر کتب آپ نسخ اور نستعلیق خطوں کے بہترین خوشنویس تھے۔ آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتابیں میرے کتب خانہ میں کافی موجود ہیں۔ جن کی تفصیل کتاب نوشاہ زمان میں بیان ہو چکی ہے۔

دستخط قرآن مجید ایک قرآن مجید پر آپ نے ان الفاظ میں دستخط کیا ہے۔

"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ راقمہ فقیر قل احمد نبیرہ حضرت نوشہ گنج بخش قدس سرہٗ در موضع ساہن پال سنہ ۱۲۶۰ھ ہر روز دلفروز پنجشنبہ موافق سنہ ۱۹۰۱ء"[1]

حضرت مولانا سید حافظ قل احمد نوشاہی تحریروں کی نظر میں

(۱) اعلیٰ حضرت مولانا سید شاہ غلام مصطفیٰ صاحب نوشاہی ساہنیالوی اپنی کتاب فیض محمد شاہی جلد ہشتم میں لکھتے ہیں

"قرآن مجید کے اکیسویں پارہ۔ سورۂ لقمان کے تیسرے رکوع میں آتا ہے۔ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ الحمد کا لام دور کرنے سے۔ باقی قل احمد رہ جاتا ہے۔"[2]

(۲) خواجہ عبدالرشید۔ تذکرہ شعرائے پنجاب صفحہ ۳۰۳ پر لکھتے ہیں،

"صفحہ ۳۳۳۔ قل۔ سید قل احمد نوشاہی گجراتی۔ سید قل احمد نوشاہی، تخلص قل بلقب پاکدرت۔ در ۱۲۱۲ ہجری متولد گردید۔ اسم پدرش حافظ الٰہی بخش بن سید حافظ نور الدین است۔ علوم ابتدائی و تحصیلات متوسط را پیش پدر خود فرا گرفت۔ در سن قرآن مجید از بر کرد۔ در کمالات روحانی از اعلیٰ حضرت نوشہ گنج بخش روح استفاضہ و استفادہ نمود۔ و ہمیں جہت نوشہ ثانی معروف گردید۔ در فن خطاطی معروف و ماہر بود۔ خط نستعلیق خوب می نگاشت۔ در سال ۱۲۸۶ بدار البقا شتافت۔"

---

[1] اس قرآن مجید قلمی کے ہر سپارہ کے چوبیس ۲۴ صفحات ہیں۔ اور ہر صفحہ میں پانچ سطر ہیں، یہ نسخہ آجکل سید بوٹے شاہ ولد سید کرم الٰہی نوشاہی کے گھر میں قوام پانڈوکے ضلع [illegible]

[2] فیض محمد شاہی ج ۶ ص ۱۹۶) [2] فیض محمد شاہی قلمی جلد ہشتم صفحہ ۲۴۶ میں [illegible]

[3] قل الحمد لام را بردار نام قطب زمان شو اطبا [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

دہ ساہن پال در شہر گجرات ساختند۔ بزبان فارسی شعر مے سرود۔ ولے مجموعہ اشعارش ہنوز تنظیم شدہ بچاپ نرسیدہ است۔ اشعارِ زیر کہ بدستم رسیدہ است۔ در زیر نقل میگردد۔

کاتب این حرف نسخہ کمال — موضع او ست چک ساہنپال
خوش مکانے بچشم بخشد نور — خوش زمینے بدل بجنبد حال
سگ دربارِ گنج بخش قدیم — بر درِ او فتادہ بے پر و بال
دارد امید کو ز فضلِ عمیم — میوہ بخشد ز گلشنِ افضال
بندۂ پر گناہ قل احمد — ز کفارت ذنوب کرد نقال

اشعارے کہ بالا نقل گردید از کتابے باسم تکمیل الایمان گرفتہ شدہ است۔ مولانا نوشاہی این اشعار را پایانِ کتاب خود سردہ است "

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ مولانا سید محمد امین صاحب مختار السالکین متوفی ۱۳۱۰ھ

۲ مولانا سید محمد شفیع صاحب رح متوفی ۱۳۱۱ھ

تاریخِ وفات | مولانا سید حافظ قل احمد پاکدرات نوشاہ ثانی کی وفات تیئیسویں[۲۳] ماہِ ربیع الآخر ۱۲۸۶ھ ایکہزار دو سو چھیاسی ہجری مطابق تیسری[۳] اگست ۱۸۶۹ء ایکہزار آٹھ سو انہتر عیسوی میں بعہدِ سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ ۳۳ سنہ تیرہ جلوسی تھا۔ اُسوقت آپ کی عمر چونسٹھ[۶۴] سال قمری تھی۔ جو لفظ "سید" سے ظاہر ہوتی ہے۔

مدفن | آپ کا مزار ساہن پال شریف ضلع گجرات میں گورستانِ نوشاہیہ روضہ حضرت نوشاہ بابجاہ رح سے غربی جانب اپنے والد صاحب کے قدموں میں ہے۔

مادہ تاریخ

"موتمن علیش" ۱۲۸۶ھ

Marfat.com
Marfat.com

ا و

(۵۲)

کرم الدین

میاں کرم الدین برقندازی بگوالیؒ

آپ سائیں کالا صاحب برقندازی بڑھکی والا رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ بموضع بگوال تحصیل گوجر خاں میں سکونت رکھتے تھے۔

آداب شیخ | آپ جب کبھی بڑھکی شریف جاتے تو چارپائی پر نہ سوتے۔ زمین پر بستر کرتے۔ اور اولادِ شیخ کا ادب و تعظیم کرتے تھے۔ [۱]

عبادت | آپ اسم ذات اَللّٰہ بہت تحریر کیا کرتے تھے۔ شب بیدار تھے۔ تمام رات نہ سوتے۔ کئی مرتبہ عشا کے وضو سے فجر کی نماز پڑھا کرتے۔ [۲]

ایک چشتی بزرگ کی پیشگوئی | حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب چشتی نظامی گولڑوی رح کے حقیقی ماموں پیر فضل دین صاحب چشتی رح جو صاحبِ کمال بزرگ تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ موضع میرا بادیہ کے گنوار ڈاکوؤں نے مجھ سے تو توبہ کی توفیق نہیں پائی لیکن نوشاہی خاندان کا ایک فقیر میاں کرم الدین نام یہاں آئے گا۔ یہ اُس کے ہاتھ پر توبہ کریں گے۔ وہ اس درجہ متبرک و با اثر ہوگا کہ میرا بادیہ کے پتھروں کو بھی [illegible] پڑھائے گا۔ چنانچہ اسی طرح ہوا۔ کہ آپ کے وجود سے میرا بادیہ کے لوگ [illegible] [۳]

فقر کی تلقین | سائیں سید رسول برقندازی بڑھکی والا رح بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ہمارے پاس آئے۔ جب اہلخانہ نے میرا بستر کیا تو پہلے تلائی بچھائی۔ اس پر

---

[۱] [۲] [۳] سنودہ سائیں سید رسول برقندازی بڑھکی والا۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

چادر۔ اوپر سرھانہ اور رضائی رکھی۔ آپ نے دیکھ کر فرمایا۔ درویش کے بچے کو اس قدر مکلف بستر نہیں چاہیئے۔ اور نہ اسقدر آرام سے غافل ہو کر سونا چاہیئے۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱ سائیں علم الدین تبلی — کرنب بلوچ ضلع راولپنڈی

۲ سائیں نادر۔ — میرا بادیہ "

یہ صائم الدہر تھا۔ زہد و تقویٰ میں کامل۔ اپنے شیخ کی غلامی میں رہتا۔

تاریخ وفات | میاں کرم الدین کی وفات بدھوار۔ آٹھویں جمادی الاول ۱۳۳۳ھ ایکہزار تین سو تینتیس ہجری۔ مطابق چوبیسویں مارچ ۱۹۱۵ء ایکہزار نو سو پندرہ عیسوی بوقت گیارہویں چیت سمت ۱۹۷۱ ایکہزار نو سو اکہتر بکرمی میں بعہد سلطنت جارج پنجم دلدادہ درڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ جلوس تھا۔

مدفن | آپ کی قبر موضع بگوال تحصیل گوجر خاں ضلع راولپنڈی میں ہے۔ ہر سال پچیسویں جیٹھ کو عرس ہوا کرتا ہے۔

مادۂ تاریخ

"کرم دین فضلِ رحمان" ۱۳۳۳ھ

Marfat.com
Marfat.com

(۵۳)

کرم شاہ

میاں کرم شاہ گاجرگولیہ رح

آپ میاں لال شاہ ولد حضرت شاہ غریب گاجرگولیہ کے تیسرے بیٹے تھے بیعت طریقت میاں غلام رسول ولد میاں خدا بخش رحمانی بخاری بھڑیوالہ رح سے تھی۔ صاحب کرامت تھے۔

وجد کرانا منقول ہے کہ ایکمرتبہ بھڑی شاہ رحمان کے عرس پر آپ کو وجد ہو گیا سکھوں نے تمسخر کیا۔ آپنے لا الہ الا اللہ کی ضرب لگائی تو تمام کفار بیہوش ہو کر گر پڑے۔ ان کے قلب ذاکر ہو گئے۔ اسلام میں داخل ہوئے۔

بوہڑ کو سیدھا کرنا ایکبار بوہڑ کا درخت جو درگاہ شاہ غریب کے پاس ہے۔ آندھی سے زمین پر گر پڑا۔ بہت آدمی اس کو اٹھا کر سیدھا کرنے لگے مگر ہل نہ سکا۔ ایک آدمی از روئے طعن کہا کہ اگر تم فقیر ہو تو اس کو اٹھا دو۔ آپ کی طبیعت میں جوش آگیا اور کلمہ کی ضرب لگائی۔ اور بوہڑ کو اکیلے ہی سیدھا کھڑا کر دیا۔ بلکہ اٹھانے والے آدمی بھی ساتھ ہی ٹنگ گئے۔

اولاد آپ کا ایک بیٹا میاں غلام علی نام تھا۔ جو آپ کا ہی مرید تھا۔

یارانِ طریقت آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱	میاں شرف شاہ ولد امام شاہ رح	گاجرگولہ ضلع گوجرانوالہ	
۲	میاں قلندر شاہ ولد امام شاہ رح	〃	〃
۳	سید مفضل شاہ رح	〃	〃
۴	بائیں جمال شاہ مجاور پیر بلدیہ رح	〃	〃
۵	میاں محمد بخش ولد جان محمد رحمانی بخاری رح	بھڑی شریف	〃
۶	نورا قوال رح	منصور والی	〃
۷	حضورا قوال رح	〃	〃

مدفن آپ کی قبر موضع گاجرگولہ۔ ضلع گوجرانوالہ۔ گورستانِ شاہ غریب میں ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

(۵۴)

کلیم اللہ

شیخ کلیم اللہ گجراتی ؒ

آپ شہر گجرات پنجاب کے رہنے والے تھے حضرت اعلیٰ مولانا حکیم سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق بن سید حافظ نور اللہ شاہ فرشتہ صفات برخورداری سیالوی رح کے اکابر دین میں سے تھے۔ دنیاوی مال واسباب کو ترک کر کے پیر روشن ضمیر کی خدمت میں رہنا اختیار کیا۔ کثیر الذکر والفکر متوجہ الی اللہ۔ اور متوکل علی اللہ صاحب فقر وزہد تھے۔

پیران طریقت سے عقیدت | آپ کو اپنے پیران طریقت سے عقیدت تھی۔ اگر کوئی شخص آپ کو کہتا کہ دعا کرو۔ میرا فلاں کام ہو جاوے۔ تو آپ کہا کرتے۔

"اللہ پاک۔ برکت رسول اللہ۔ پیر صاحب سچی بادشاہ۔ نوشہ صاحب۔ میرے مرشد صاحب دی نال کم کرے گا تے ہو جاوے گا"

چنانچہ لوگوں کی حاجتیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری ہو جاتیں[1]

سادگی کے واقعات

آپ نہایت سادہ مزاج تھے۔ دنیاوی جدل و مکر سے مبرا۔ سادہ لوح مخلص طبع تھے فریدیہ دل طبیعت پر مستواری بھی غالب تھی۔

مکھ تجھے کھاتا نہیں۔ | پیر روشن ضمیر نے آپ کو کاشتکاری کی خدمت سپرد کی ہوئی تھی۔ ایک دن بیلوں کو جوت کر کنواں پر لے جا رہے تھے۔ اسوقت مکھوں کا راج تھا

---

[1] فیض محمد شاہی تسلی جلد اول صفحہ ۱۳۵ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

ایک سپاہی آگے سے آتا ملا۔ اُس کی سرخ وردی دیکھ کر بیل ڈرا۔ آپ نے کہا ڈرتا کیوں ہے سکھ تجھے کھاتا تو نہیں۔ اس بات سے سکھ آپ کو غصے ہونے لگا۔ اتنے میں ایک دوسرا سکھ سپاہی آگیا۔ اُس نے پوچھا کیا بات ہے؟ آپ نے کہا بات تو کوئی بھی نہیں۔ میں نے اپنے بیل کو کہا ہے کہ سکھ تجھ کو کھاتا تو نہیں۔ اُس نے سمجھ لیا کہ یہ کوئی سادہ لوح درویش ہے۔ وہ آپ کو چھوڑ کر چلا گیا۔ [۲]

اللہ اور رسول کا نام | آپ کے مرشدزادہ حضرت مولانا سید حافظ فضل احمد صاحب پاکزات نوشاہِ ثانی رح روزانہ قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے۔ ایک دن آپ سادہ پن سے کہنے لگے کہ دوسرے لوگ تو صبح سویرے اُٹھ کر اللہ اور رسول کا نام لیتے ہیں۔ اور یہ قرآن پڑھنے بیٹھ جاتے ہیں۔ [۳]

مسلمان ہونا | آپ اپنے پیر روشن ضمیر کے چھوٹے بھائی حضرت سید خدا بخش صاحبؒ کو چاچا جی کہا کرتے۔ بسا اوقات وہ خوش طبعی سے آپ کو کہتے۔ کلیم اللہ! تجھے مار مار کر ہم مسلمان بنا دیں گے۔ آپ سادہ پن میں کہتے۔ چاچا جی آپ کے کہنے پر کبھی مسلمان نہ بنوں گا۔ یہ سُن کر وہ ہنستے اور خوش ہوتے۔ [۴]

جی بھی کہہ لیتا ہوں | ایکدفعہ حضرت نوشاہ ثانی رح بطور خادم کے آپ کو سفر میں اپنے ہمراہ لے گئے۔ راستہ میں آپ کو نصیحت کی۔ کہ کلیم اللہ! اگر گھر میں ہم تجھ کو بلاتے ہیں تو تم جواب میں "ہاں" کہتے ہو۔ اب مریدوں کے گھر جانا ہے۔ وہاں اگر ہم بلائیں تو تم "جی" کہنا۔ آپ نے کہا اچھا۔ الغرض جب مریدوں کے گھر جا بیٹھے تو کسی کام کے لئے اُنہوں نے بلایا۔ میاں کلیم اللہ! آپ کو وہ بات یاد نہ رہی۔ اور عادت معہود کے مطابق کہدیا "ہاں" حضرت صاحب نے بنظرِ عتاب آپ کی طرف دیکھا۔

---

[۲] [۳] [۴] نیض محمد شاہی قلمی جلد اول صفحہ ۱۳۴ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

تو آپ کو وہ نصیحت یاد آ گئی۔ اور کہنے لگے "مرن کیوں لگائیں جی بھی آکھ لینا ہاں"
حضرت صاحب آپ کی اس سادہ کلامی سے ہنس پڑے۔ اور آپ کو معاف کر دیا۔[۵]

غوثوں قطبوں کی بیٹیاں | حضرت سید پیر مکھن شاہ صاحب لاہوری رح سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ ہمارے بھائی صاحب سید حافظ قل احمد صاحب رح گجرات میں میاں کلیم اللہ کے پاس گئے۔ اور اپنے بڑے بیٹے صاحبزادہ محمد امین صاحب کو بھی ساتھ لے گئے۔ راستہ میں اُن کو کہا کہ فقیر صاحب کو کہنا کہ ہم کو میٹھے چاول پکا کر کھلاؤ۔ صاحبزادہ صاحب نے اسی طرح آپ کو کہا۔ آپ نے سرشار ہو کر جواب دیا کہ میں چاول کہاں سے لاؤں۔ اور گڑ کہاں سے لاؤں۔ اور گھی کہاں سے لاؤں۔ پھر ذرا دیر کر کے اپنی کٹیا میں گئے۔ اور کسی برتن سے چاول نکال لائے۔ اور کہا چاول تو مل گئے۔ اب گڑ کہاں سے مہیا کروں۔ پھر ایک برتن سے گڑ بھی لے آئے۔ اور کہا کہ گڑ تو مل گیا ہے۔ اب گھی کہاں سے لاؤں۔ پھر گھی بھی کسی برتن سے نکال لائے۔ اور میٹھے چاول پکا کر اُن کو کھلائے۔ رات کو جب بیٹھے تو بھائی صاحب سید حافظ قل احمد صاحب رح نے آپ کو کہا۔ میاں کلیم اللہ! تم جانتے ہو کہ ہم نے عزیز محمد امین کا رشتہ حکیم نظام الدین بن سید علی محمد صاحب برخوردار سانہسنیالوی رح کے گھر کیا ہوا ہے۔ اب وہ ہم کو کہتے ہیں کہ ہماری بیٹی جوان ہو چکی ہے تم جلدی شادی کرو۔ اب ہم تمہارے پاس آئے ہیں۔ کہ اس شادی میں کچھ امداد کرو۔ تاکہ کام بخیر و خوبی انجام ہو۔ آپ نے ازراہِ سادہ لوحی کہا کہ پیروں پیغمبروں۔ خدا کے ولیوں۔ اور غوثوں قطبوں کی بیٹیاں ہزار ہزار برس تک۔ سو سو برس تک۔ بلکہ بارہ بارہ[۱۲] برسوں تک مجرد بیٹھی رہی ہیں اور اُنہوں نے شادی کرنے میں جلدی نہیں کی۔ سید لطف الدین صاحب رح کو اتنی جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ پھر کہا کہ میں مسکین درویش

---

[۵] فیض محمد شاہی قلمی۔ جلد اول۔ صفحہ ۱۳۲ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

ہوں۔ میں روپے کہاں سے لاؤں۔ اور آپ کو کیسے امداد کروں۔ آخر جب بھائی صاحب رخصت ہونے لگے۔ تو آپ نے کُٹیا میں سے کسی برتن سے گیارہ روپے نکالے۔ اور اُن کو دے دیئے۔ اور بطور خود نصیحت کی کہ دیکھنا یہ سارے روپے اکٹھے ہی لڑکی والوں کے آگے نہ رکھ دینا۔ حسب ضرورت ایک ایک کرکے دینا۔ [۶]

روپوں کی پُنڈ | جب آپ کے پرورشنضیر حضرت اعلیٰ رح کا دُنیا سے انتقال ہوگیا۔ تو اُن کے فرزند اکبر حضرت نوشاہ ثانی رح جوان اور صاحب اولاد تھے۔ اور گھر سے علیحدہ تھے چھوٹے دو صاحبزادے سید بوٹے شاہ اور سید مکھن شاہ صاحب ابھی بچے ہی تھے۔ آپ کا یہ طریقہ تھا کہ باہر چلے جاتے اور گداری کرکے۔ پیسے۔ ٹکے۔ آنے اور روپوں کی پُنڈ بھر لیتے۔ اور اُس کے اوپر تھوڑا سا آٹا ڈال لیتے۔ اور پُنڈ کے گلے میں رسّی ڈال کر لٹکا کرلے آتے۔ اور حضرت ثانی صاحبہ کی خدمت میں لاکر دیتے۔ اسی طرح مرشد صاحب کے لڑکوں کی پرورش میں بہت امداد کرتے۔ حضرت نوشاہ ثانی جان بوجھ کر پوچھتے کہ میاں کلیم اللہ! پُنڈ میں کیا لائے ہو۔ تو بخیال خود اُن سے اختفا کرتے۔ اور کہدیتے کیا لاتا تھا۔ پُنڈ میں آٹا مانگ کر لدیا ہوں۔ وہ آپ کی ان باتوں سے خوش ہوتے۔

یارِ طریقت | آپ کے ایک مرید حیا محمد بخش معمار گجراتی تھے۔

تاریخ وفات | شیخ کلیم اللہ کی وفات تقریباً ۱۲۷۳ھ ایکہزار دوسو تہتر ہجری مطابق ۱۸۵۶ء ایکہزار آٹھ سو چھپن عیسوی میں بعہد سلطنت سراج الدین بہادر شاہ ظفر بن اکبر شاہ ثانی بادشاہ دہلی ہوئی، سنہ ۳۰ جلوسی تھا۔

اسوقت انگریزوں کی طرف سے ہندوستان کا گورنر لارڈ کیننگ تھا۔ اسکی گورنری کا پہلا سال تھا۔ مزار گجرات میں ہے۔

ماہ تاریخ "خدمت گزار" ۱۲۷۲ھ

---

[۶] فیض محمد شاہی قلمی جلد اول ص۸۳ تحریر ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

(۵۵)

گامے شاہ

میاں گامے شاہ برقندازی جمال پوری رح

والد کا نام میاں غوث محمد قوم اعوان گوت کلگان سے تھے یہ موضع جمالپور اعواناں میں سکونت رکھتے تھے۔ جو شہر لدھیانہ سے تین میل مشرق کی طرف سمرالہ روڈ پر ایک قصبہ ہے۔ آپ حضرت شاہ فقیر اللہ صاحب برقندازی کلانوری مصنف کتاب ستر مکنون کے اکابر خلیفوں سے تھے۔

ریاضت و مجاہدہ | آپ بڑے عابد و زاہد باشرع تھے۔ ساٹھ سال تک متواتر صائم الدہر رہے۔ سارے سال میں صرف عیدین اور تشریق کے دنوں میں افطار رکھتے۔ کیونکہ شرعاً ان پانچ دنوں میں روزہ رکھنا ممنوع ہے۔ اور افطار کریلوں سے کیا کرتے جو کڑوے ہوتے ہیں۔ جن کا کھانا نفس پر شاق ہوتا ہے۔

مطالعہ کتب | آپ تمام کتب میں سے بالخصوص ستر مکنون کا مطالعہ رکھتے۔ جو آپ کے پیر و شفیر کی تصنیف سے ہے۔ چنانچہ اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ آپ کی اولاد کے ہاں موجود ہے

اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند میاں محمد بخش نام تھے۔

یار طریقت | آپ کے مریدوں میں سے چودھری قطب الدین رئیس پھلور۔ ضلع جالندھر بہت عزیز الوجود تھا۔

تاریخ وفات | میاں گامے شاہ رح کی وفات چودھویں ذی الحجہ ۱۲۷۷ھ ایکہزار دو سو ستتر ہجری بمطابق تئیسویں جون ۱۸۶۱ء ایکہزار آٹھ سو اکاسٹھ عیسوی

Marfat.com
Marfat.com

میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی سنہ چار جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر اپنے پیر بھائی شاہ فاضل رح کے حجرہ اعتکاف کے مغربی جانب بمقام جمال پور اعوانان۔ مضافات لدھیانہ میں ہے۔ میں بھی زیارت سے مشرف ہوا ہوں

مادۂ تاریخ

"آزاد بیدار مغز" ۱۲۷۷ھ

مختصر تذکرہ اولاد میاں گامے شاہ جمال پوری رح

- میاں گامے شاہ صاحب کا ایک بیٹا میاں محمد بخش تھا۔
- میاں محمد بخش۔ میاں بہادر علی شاہ چشتی صابری رح المعروف میراجی ثانی ساکن ٹھسکہ ضلع کرنال کے مرید تھے۔ ان کے تین بیٹے ہوئے۔ میاں محمد قاسم۔ منشی نسیم اللہ۔ حاجی نور محمد
- میاں محمد قاسم مدرس کے ایک فرزند بابو محمود الحسن ہیں۔
- بابو محمود الحسن۔ سب پوسٹ ماسٹر و صاحب سجادہ و موافیدار ہیں ان کے چھ لڑکے ہیں حسن جمیل۔ حسن جمیل۔ حسن عزیز۔ حسن امیر۔ حسن لطیف اور حسن ظہیر۔ سب اس وقت موجود ہیں۔
- منشی نسیم اللہ محرر جوڈیشل لدھیانہ تھے۔ ان کے دو بیٹے ہیں فقیر اللہ شاہ اور دلبند علی شاہ
- فقیر اللہ شاہ۔ ایچ وی سی پیشہ و ہیڈ کلرک دفتر ڈپٹی کمشنر فیروزپور ہیں۔ ان کے چار بیٹے نصر اللہ۔ ظفر اللہ۔ امان اللہ اور حسان اللہ موجود ہیں۔
- دلبند علی شاہ ولد منشی نسیم اللہ کے تین لڑکے محمد حیات۔ سکندر حیات اور خضر حیات موجود ہیں۔
- حاجی نور محمد ولد میاں محمد بخش پنشنر قانونگو ہیں۔ ہیں تین مرتبہ جمال پور لدھیانہ گیا تھا۔ تینوں سے ہیں آخر ۱۳۶۵ھ میں موجود ہیں۔ ان کے چار لڑکے ہیں نذیر حسن۔ نذیر حسن۔ لطیف حسن۔ تعلیم ہیں میٹرک
- نذیر حسن سب انسپکٹر انتہال ہیں ان کے دو لڑکے سعید حسن اور رشید حسن موجود ہیں۔
- نذیر حسن نیوز ہیں ان کے پانچ لڑکے منیر حسن سلیم حسن انور احمد۔ محمد حنیف اور وصاف حسن موجود ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

(۵۶)

گلو شاہ

بابا گلو شاہ کوریکے والے رح

آپ کا نام گل محمد عرف گلو تھا جو بعد میں گلو شاہ مشہور ہوا۔ آپ کے آبا واجداد قوم کاہلو سے تھے۔ اور پیشہ باغبانی کرتے تھے۔ اور قدیمی مسکن دو میل لویرے اور بقولے رجھاڑا ضلع سیالکوٹ تھا۔ مگر آپ کے والد موضع کوریکے میں جا بسے آئے تھے۔ آپ کی پیدائش اور تربیت اسی گاؤں میں ہوئی۔

واقعہ بیعت ایک مرتبہ سید معصوم شاہ ولد سید علیم اللہ صاحب نوشاہی ساکن چک سادہ متصل گجرات گھوڑی پر سوار، مریدوں پر تشریف لے جا رہے تھے جب موضع کوریکے کے پاس پہنچے تو بارش شروع ہو گئی۔ بارش سے بچاؤ کے واسطے وہ اس ڈھارہ (برآمدہ) میں بمعہ گھوڑی داخل ہو گئے۔ جہاں گلو کھڈی بن رہا تھا۔ گلو نے آو دیکھا نہ تاؤ لاٹھی لے کر ان کو مکان سے باہر نکال دیا۔ وہ بارش میں ہی چل پڑے۔ اور چلتے ہوئے فرمایا۔ کہ میرا نام سید معصوم ہے۔ اور بن باجواہ میں جا رہا ہوں۔ اگر ملنے کی ضرورت ہوئی تو وہاں آجانا۔ یہ سن کر گلو نے کہا کہ میں نے تمہارے جیسے سینکڑوں فقیر اور لیا دیکھے ہوئے ہیں۔ مجھے ملنے کی کیا ضرورت ہے؟ امر الٰہی ایسا ہوا کہ جب شاہ صاحب چلے گئے تو گلو کی حالت دگرگوں ہو گئی۔ دنیا کے کاروبار بھول گئے۔ اور دل میں عشق کی آگ بھڑک اٹھی۔ تو موضع بن باجواہ (ضلع سیالکوٹ) میں جا حاضر ہوا اور معافی مانگی اور حلقہ بیعت میں داخل ہوا۔ اور ایسا شوق غالب ہوا کہ گھر بار چھوڑ کر شاہ صاحب کی خدمت میں ہی رہنے لگا۔

Marfat.com
Marfat.com

آدابِ شیخ | آپ یہاں تک آدابِ شناس ہوئے کہ کبھی اپنے پیرخانہ چک سادہ کی حدود میں بول و براز نہ کیا۔

خدماتِ مرشد | آپ چک سادہ میں خانگی خدمات میں رہنے لگے۔ ایک روز جناب مائی صاحبہ اہلیہ شاہ صاحب نے دو پیسے دیئے۔ اور فرمایا گلو جا کر ٹکہ کا نمک لے آؤ۔ مگر سستا لانا۔ آپ دکاندار کے پاس گئے۔ اور سستا نمک مانگا۔ اُس نے کہا اگر سستا مطلوب ہے۔ تو کھیوڑہ میں جاؤ۔ جہاں سے نمک برآمد ہوتا ہے۔ آپ پیدل چلتے چلتے وہاں پہنچے اور ٹھیکیداروں سے ٹکہ کا نمک سستا مانگا۔ اُنہوں نے پوچھا کہاں سے آئے ہو۔ کہا چک سادہ متصل گجرات سے اُنہوں نے سمجھ لیا کہ یہ سادہ لوح درویش ہے۔ کہدیا کہ جسقدر تم اُٹھا سکتے ہو مفت لے جاؤ۔ آپ نے کہا مجھے مفت لے جانے کا حکم نہیں چنانچہ ٹکہ اُن کو دیا اور نمک کی ایک بڑی سِل سر پر اُٹھالی اور سفر کرتے ہوئے چند ماہ کے بعد واپس آئے۔ اور نمک حاضر کیا۔ مائی صاحبہ نے پوچھا۔ واہ گلو تو اتنا عرصہ کہاں غائب ہوگیا۔ آپ نے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا تھا سستا نمک لانا۔ تو میں کھیوڑہ میں چلا گیا تھا۔ مائی صاحبہ نے فرمایا۔ واہ گلو اب تو تو شاہ ہوگیا۔ اُس روز سے آپ کا نام گلو شاہ مشہور ہوا۔ مرشد صاحب نے نگاہ کرم کر دی۔ اور ولی کامل بنا دیا۔ [1]

رقص کا عجیب مظاہرہ | ایک مرتبہ آپ اپنے پیر صاحب سید معصوم شاہ صاحب ہمراہ سفر کرتے ہوئے اپنے گاؤں موضع کوریکے میں پہنچے۔ وہاں کے لوگوں نے شاہ صاحب

[1] فیض محمد مدناہی تاریخی جلد اول صفحہ ۲۰۳۔ ف یہ کھیوڑہ سے نمک لانے والا واقعہ سوانحعمری شاہ عبدالرحمن کے مولف صاحبزادہ غلام مصطفےٰ جانی حضرت باکمال کے ساتھ منسوب کر دیا ہے لیکن درحقیقت یہ کارنامہ بابا گلو شاہ کا ہے۔ ناشر

Marfat.com
Marfat.com

کا کچھ ادب و احترام نہ کیا، دائرہ میں بیٹھ گئے۔ اتفاقاً وہاں اُس روز مخنث (ہیجڑے) آئے ہوئے تھے۔ اور دائرہ میں گانا بجانا اور رقص کر رہے تھے۔ اور ایک پنجابی گیت چیتا گا رہے تھے۔ آپ نے شاہ صاحب سے اجازت مانگی کہ اگر حکم ہو تو میں بھی ان ہیجڑوں میں داخل ہو کر ذرا چیتا چھڑ لوں۔ انہوں نے اجازت دے دی۔ آپ اُس مجمع میں جا داخل ہوئے۔ اور یہ الفاظ بولے۔ ؎

انباں والی کوٹھڑی کھجوراں والا باغ دوہائے والا سدکر میدا سُتی این تے جاگ

چیتا آیخ چھڑ میدا

اور پاؤں زمین پر مارا۔ ایسا وقت بنا کہ کورے کے والی بستی ایک طرف سے پست ہو گئی شاہ صاحب نے فرمایا گلو شاہ! بس کرو۔ آپ نے عرض کیا کہ ابھی کوئی کونڈ رہتا ہے، پھر یہ بول بولا۔ ؎

مینھے تے تو لا سو ہے گلھاں اُتے چھایاں جنہاں پنجے یار نہ رکھے بھٹھ دنیا تے آیاں

چیتا آیخ چھڑ میدا

جب اس مرتبہ پاؤں مارا تو گاؤں دوسری طرف سے پست ہو گیا۔ پھر شاہ صاحب نے آپ کو روک لیا، اور سب لوگ آپ کے مسخر ہو گئے۔ [۲]؎

مشہور بات ہے کہ اُس روز سے گاؤں کی ایک طرف پست اور دوسری طرف بلند ہے۔ [۳]؎

---

[۲]؎ نفیس محمد شاہی قلمی جلد اول صفحہ ۲۰۳ [۳]؎ صاحب تصرف اولیاء اللہ کے نزدیک ایسا ہونا کچھ مشکل نہیں۔ چنانچہ ایک بزرگ شاہ جمال قادری رم نے اپنی خانقاہ سات منزلہ بنوائی۔ سلطان بیگم دختر اکبر بادشاہ نے کہا کہ یہ تو شاہی محلوں سے بھی اونچی گئی ہے۔ شاہ جمال نے وقت وجد زمین پر لات ماری۔ تو چار منزلیں زمین میں دھنس گئیں۔ اور تین منزلیں اوپر رہ گئیں۔ (تذکرہ اولیائے ہند جلد ۳۔ صفحہ ۶۵) شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

خدمتِ خلق آپ کا طریقہ تھا کہ فصل کی کٹائی کے موسم میں خود اپنے ہاتھوں سے کٹائی کیا کرتے۔ شام کو گندم کا جو گٹھا آپ کو اُجرت میں حاصل ہوتا۔ اُس کا غلہ نکال کر خود پیس کر۔ روٹیاں پکا کر گاؤں کے یتیموں مسکینوں اور مسافروں کو کھلا دیا کرتے۔

کرامات

آپ کے متعلق یہ مشہور بات ہے کہ ایک وقت میں کئی جگہ پر موجود ہوتے تھے صاحب تصرف و خوارق عادات تھے۔ [۴]

صفائے باطن کا تاثر ایک مرتبہ آپ مٹی پر لیٹے تھے جسم خاک آلود تھا۔ ایک دنیادار متکبر نے کراہتاً کہا کہ یہ کیا فقیری ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اے نادان! اگر فقر کی تاثیر دیکھنی ہے تو مجھے نہلا۔ اُس نے نہلا دیا۔ پھر فرمایا۔ ہمارا لنگوٹ نچوڑ کر پی لے۔ جب اُس نے پیا تو اُس کا باطن صاف ہو گیا۔ [۵]

کپڑا بُننے کا نیا انداز ایک مرتبہ لوگوں نے کپڑا بُننے کے واسطے آپ کو تانا بانا کاسُوت دیا۔ آپ نے حالتِ جذب و سُکر میں تنور میں ڈال دیا جب لوگوں نے تنگ کیا تو آپ نے نیا بُنا ہوا کپڑا نکال کر دے دیا۔ ہر شخص کے کپڑے اُن کے حسبِ منشا بُنے ہوئے تھے۔ [۶]

وفات کے بعد کرامت

شکاری کا سزا پانا میاں بدرالدین موچی ساکن دھبولہ متصل سانبنیال شریف ضلع گجرات بیان کرتا تھا کہ ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء میں میں آپ کے میلہ پر گیا تھا۔ آپ کے مزار پر بہت سے کبوتر رہتے تھے۔ میرا چشمدید واقعہ ہے کہ ایک شکاری وہاں آ گیا۔ اور کبوتروں کو دانہ سے فائر کرنا چاہا۔ لوگوں نے روکا مگر وہ باز نہ آیا۔ اُس نے فائر کر ہی دیا تین کبوتر

---

[۴] فیض محمد شاہی نامی جلد ۲ صفحہ ۲۱۱ [۵] ایضاً جلد ۳ صفحہ ۹۰ [۶] ایضاً جلد ۴ صفحہ ۵۲۰ ثراثت

Marfat.com
Marfat.com

تڑپ کر قبر کے پاس گر پڑے اُسیوقت ایسا معاملہ پیش آیا کہ وہ شکاری بھی اپنی اہلیہ اور فرزند کے دیس تڑپنے لگ پڑا۔ اور اُسی وقت چند منٹ میں وہ تینوں اشخاص مر گئے۔ اور اُسی روز معاملہ برعاست ہوگیا۔ [فیض محمد شاہی قلمی ج ۱ ص ۲۰۲]

بابا گلو شاہ صاحب مورخین کی نظر میں۔

آپ کے متعلق چند مورخوں کی عبارات لکھی جاتی ہیں۔

(۱)

ماسٹر رشید نیاز سیالکوٹی اپنی تاریخ سیالکوٹ ص۱۰۱ پر آپ کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

"حضرت بابا گلو شاہ نوشاہی قادری رح۔ نوشاہی سلسلے کے جلیل القدر بزرگ حضرت بابا گلو شاہ (عرف گل محمد) موضع لوہرے تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں سنہ ۱۷۹۳ء میں پیدا ہوئے۔ ابھی آپ کی عمر پانچ سال کی ہی تھی کہ قبلہ والد محترم کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ عزیز و اقارب نے کوئی توجہ نہ دی۔ اور آپ کسمپرسی کی حالت میں دن گذارنے لگے۔ دربار قادر کیسے برداشت کر سکتا تھا کہ ایک ایسا گوہر تابدار جس سے دین مصطفوی مسرور و تابناک ہونے والا تھا کسمپرسی کی زندگی بسر کرے۔ موضع رجھاڑہ ہی میں بافندہ قوم کا ایک امیر گھرانہ آباد تھا۔ مگر اولاد سے محروم۔ بافندہ کی بیگم بھاگن جناب پیر سید معصوم علی شاہ کے دست مبارک پر بیعت شدہ تھی۔ وہ جناب معصوم علی شاہ کے ہاں حاضر ہوئی۔ اور گود بھری ہونے کے لئے دعا کی تمنا کی۔ حضرت شاہ صاحب عارف وقت تھے۔ فرمانے لگے۔ دعا کریں گے۔ اس کو بسطور

سنہ ۱۷۹۳ء کے مطابق ہجری سنہ ۱۲۰۸ھ تھا۔ چونکہ آپ کی وفات بقول صحیح سنہ ۱۲۳۵ھ / ۱۸۲۰ء ہوئی۔ تو اس حساب سے آپ کی عمر ستائیس سال ظاہر ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ ماسٹر رشید نیاز نے اسی کتاب میں آپ کی عمر نوّے سال ہونا ثابت کیا ہے۔ اگر یہ ٹھیک بات ہے تو پھر آپ کی پیدائش سنہ ۱۱۴۵ھ / ۱۷۳۲ء میں متعین کرنی چاہیئے ۱۲ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

ہوا تو کام ہو جائے گا۔ مائی بھاگن واپس آئی تو رات کو خواب میں ایک حسین و جمیل لڑکا دیکھا۔ ادھر حضرت گل محمد موضع رجھاڑہ پہنچ چکے تھے۔ ادر ادھر مائی بھاگن پانی بھرنے کے لئے کنوئیں پر آئی۔ بابا گل محمد نے پینے کے لئے پانی مانگا۔ مائی کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ جب اس نے اپنے سامنے وہی چاند سا لڑکا دیکھا جو کہ وہ رات کو خواب میں دیکھ چکی تھی۔ مائی حقیقت کا انکشاف ہونے پر اسے اپنے گھر لے آئی۔ اور اسے اپنا متبنّٰے بنا لیا۔ کچھ عرصہ بعد حضرت سید معصوم علی شاہ رجھاڑہ میں تشریف لائے اور مائی کو لڑکے کی مبارک دی۔ اور ساتھ ہی لڑکے کو اپنے دست مبارک پر بیعت کر لیا۔ اور اس کے بعد تشریف لے گئے۔ آپ روزانہ صبح اپنی تمام گائیں چرانے کے لئے گاؤں سے باہر لے جاتے۔ ایک دن اس نے بہت تنگ کیا۔ آپ نے جذب میں آکر فرمایا کہ سب کی مرتی بھی نہیں۔ یہ کہنا تھا کہ تمام گائیں وہیں پر ڈھیر ہو گئیں۔ آپ یہ دیکھ کر بہت گھبرائے اپنے اللہ سے دعا کی تو گائیں پھر زندہ ہو گئیں۔ یہ واقعہ گاؤں کے کچھ افراد نے دیکھ لیا، اور اسی واقعہ کی بنا پر آپ ظاہر ہو گئے۔ مائی بھاگن نے یہ سمجھتے ہوئے کہ ہمارے ہاتھوں کہیں اس بزرگ کی بے ادبی نہ ہو جائے۔ انہیں سید معصوم علی شاہ کے پاس پہنچا دیا۔ آپ کچھ عرصہ چک سادہ میں اپنے مرشد کے ہاں مقیم رہے۔ اور وہاں ان کی گھوڑیوں کی دیکھ بھال کرتے رہے۔ کچھ عرصہ بعد آپ بحکم مرشد موضع کوریکے تشریف لیگئے اور وہاں حضرت بابا دھول شاہ سے بھی فیضیاب ہوئے۔ آپ نے اپنی زندگی [illegible] میں گذارا۔ اور آخر کار ۱۸۸۳ء[۵] میں موضع کوریکے میں اس دنیا [illegible] فرما گئے۔ اور مزار بابا دھول شاہ کے قریب ہی دفن کئے گئے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے پہلے خلیفہ بابا قادر شاہ مقرر ہوئے۔

---

[۵] یہ سال وفات غلط ہے۔ بابا گلو شاہ کی صحیح تاریخ وفات ۱۲۳۵ھ ہے جو کہ آپ کے مزار پر لکھی جائے گی۔ اس کے مطابق عیسوی سن ۱۸۲۰ء مطابق ہوتا ہے۔ مترادف۔

Marfat.com
Marfat.com

(۲)

امان اللہ سرحدی ۔ کتاب عرس اور میلے ص۲۹۵ میں لکھتے ہیں۔

"بابا گلوشاہ کا اصل نام گل محمد بتایا جاتا ہے۔ سیالکوٹ کی تحصیل پسرور کے ایک گاؤں لوہرے میں ۱۷۹۳ء میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی میں والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ ایک امیر خاندان کی عورت نے آپ کو اپنا متبنّٰے بنا لیا۔ آپ اُس عورت کے بکثی چرایا کرتے تھے۔ بعد ازاں سید معصوم علی شاہ کی خدمت میں رہنے لگے۔ جو چک سادہ میں رہا کرتے تھے۔ تھوڑی مدت بعد آقا و مرشد کے حکم سے آپ موضع کوریکے میں چلے گئے۔ جہاں ایک بزرگ جنہیں بابا وصول شاہ کہتے تھے، کی صحبت سے استفادہ کیا۔ اور عمر یہیں گذاری۔ آپ نوشاہی سلسلے کے بزرگ تھے۔ ۱۸۸۳ء/۱۳۰۰ھ میں انتقال فرمایا، اور بابا وصول شاہ کے مزار کے قریب ہی دفن کئے گئے۔ ہر سال ۱۷ تاریخ کو آپ کا عرس منایا جاتا ہے"

(۳)

ماہنامہ تبصرہ لاہور۔ ایڈیٹر جانباز مرزا۔ سیالکوٹ نمبر۔ جلد ۵۔ شمارہ ۱۰ - ۱۱ اگست ستمبر ۱۹۶۴ء صفحہ ۱۸ پر بعنوان "عرفائے کرام" نمبر ۱۳ پر

"حضرت بابا گلوشاہ نوشاہی قادری" کا نام لکھا ہے۔

یاران طریقت آپ دنیا سے بے اولاد رخصت ہوئے۔ خواص مریدین تھے۔

۱	سید بوٹے شاہ ولد سید کرم شاہ صاحب	چک سادہ	ضلع گجرات
۲	بابا وارث شاہ بافندہ	کوٹلی مہاراں	سیالکوٹ
۳	بابا قادر شاہ سجادہ نشین اول	کوریکے	"
۴	سائی رصالت۔ ساکنہ کوٹلی بادا۔	مدفونہ "	"

۹ کتاب تاریخ سیالکوٹ میں ان کا نام دھول شاہ لکھا ہے۔ اور عرس اور میلے ان کو وصول شاہ لکھا گیا ہے۔ غالباً یہ کاتب کی غلطی ہوگی۔ ۱۲ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

واقعۂ وفات

آپ کے پاس اپنے مرشد صاحب کے پاؤں کا جوڑا تھا۔ وفات کے وقت وصیت کی۔ کہ دفن کے وقت یہ جوڑا میرے سینہ پر رکھنا۔ چنانچہ دفن کے وقت آپ کے احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے وہ جوڑا صندوق میں ایک طرف رکھ دیا گیا۔ جب صندوق قبر میں رکھ کر آخری دیدار کیا گیا تو وہ جوڑا آپ کے سینہ پر پڑا تھا۔ دیکھ کر سب لوگ حیران رہ گئے۔

تاریخ وفات | بابا گلو شاہ صاحب رح کی وفات بقول صحیح ۱۲۳۵ھ ایکہزار دو سو پینتیس ہجری مطابق ۱۸۲۰ء ایکہزار آٹھ سو بیس عیسوی میں بعہد سلطنت ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ بن شاہ عالم ثانی بادشاہِ دہلی ہوئی ۱۵ھ پندرہ جلوسی تھا۔

اُسوقت انگریزوں کی طرف سے ہندوستان کا گورنر مارکوئیس آف ہیسٹنگز تھا۔ گورنری کا آٹھواں سال تھا۔

اُسوقت پنجاب کی حکومت مہاراجہ رنجیت سنگھ کے زیر اقتدار تھی۔ ۲۰ھ بیس جلوسی تھا۔

ماسٹر رشید نیاز سیالکوٹی نے تاریخ سیالکوٹ میں۔ اور مسٹر امان اللہ سرحدی نے عرس اور میلے میں آپ کی وفات ۱۸۸۳ء میں لکھی ہے جس کے مطابق ۱۳۰۰ھ ہجری ہوتا ہے۔ اور یہ غلط ہے۔ کیونکہ مفتی غلام سرور لاہوری رح نے مخزن پنجاب ۱۲۸۵ھ میں تصنیف کی ہے۔ اور تواریخ سیالکوٹ۔ مرزا اعظم بیگ نے ۱۲۸۴ھ میں تالیف کی۔ اور وہ دونو بابا گلو شاہ کے میلے کا ذکر کرتے ہیں جیسا کہ آگے اُن کی عبارتیں تحریر کی جائیں گی جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ اس سے بہت پہلے وفات پا چکے تھے۔

اور جو سال وفات ۱۲۳۵ھ پہلے لکھا گیا ہے۔ وہ اس لئے صحیح ہے کہ وہ بابا گلو شاہ کے مرشد سید معصوم شاہ ولد سید علیم اللہ نوشاہی رح کے خاندان کے ایک قلمی بیاض[1] میں تحریر ہے۔

---

[1] یہ بیاض آجکل ۱۳۹۱ھ میں پیر محمد حسین ولد پیر معصوم شاہ بن سید فضل شاہ کے گھر میں مقام چاسادہ موجود ہے شرافت

Marfat.com
Marfat.com

مدفن | آپ کا مزار موضع کورے کے تحصیل پسرور۔ ضلع سیالکوٹ میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"مظہر نیکی" ۱۲۳۵ھ

(۱)

میلہ شریف | تواریخ سیالکوٹ ص۳۹۹ میں ہے۔

"خانقاہِ گلوشاہ۔ یہ خانقاہ موضع کورے کے تحصیل پسرور میں آباد ہے۔ دیہہ ہسوکرد کے فاصلہ پر جانب مشرق واقع ہے۔ ساتویں ماہ اسوج کو ہر سال اس خانقاہ پر میلہ ہوتا ہے جس میں تخمیناً چالیس ہزار آدمی جمع ہو جاتا ہے چند روز یہ مجموم میلہ کا ہوتا ہے۔ اور دو تین سال سے مویشی کی فروخت بھی ہوتی ہے۔ یہ گلوشاہ فقیر قوم کا جولاہا تھا۔ عرصہ ۲۰۰ سال کا ہوا کہ جب یہ فوت ہوا۔ اُسی دن سے میلہ ہونا شروع ہو گیا۔"

(۲)

مخزن پنجاب ص۲۵۵ میں لکھا ہے۔

"چودھویں خانقاہ گلوشاہ۔ یہ خانقاہ موضع کورے کے تحصیل پسرور میں واقع ہے۔ ساتویں ماہ اسوج کو ہر سال یہاں میلہ ہوتا ہے چالیس ہزار آدمی سے زیادہ جمع ہو جاتے ہیں۔ مویشی بھی یہاں بکثرت سرکار فروخت ہوتے ہیں۔ چند روز میلہ رہتا ہے"

ان دونو کتابوں سے ثابت ہوتا ہے کہ ابتدا سے میلہ ساتویں اسوج کو ہوا کرتا تھا۔ لیکن ہمارے زمانہ میں ستارہویں اسوج کو ہوتا ہے۔ واللہ اعلم یہ تاریخ کس سال سے تبدیل ہوئی ہے۔ اب اس میلہ پر لاکھ آدمی کے قریب اجتماع ہوتا ہے۔

(۳)

تاریخ سیالکوٹ (رشید نیاز) ص۱۷۲ میں ہے۔ "آپ کا عرس ہر سال اسوں کی سترہ تاریخ

Marfat.com
Marfat.com

کو منایا جاتا ہے۔ اور میلہ زبردست قسم کے ساتھ شاندار منڈی بھی لگتی ہے ۱۹۱۱ء کا واقعہ ہے۔ ایک افسر ضلع سیالکوٹ سے پولیس کپتان سیکرٹری ڈسٹرکٹ بورڈ۔ اور ان کے بھانجے شکار کھیلنے کے مزار بابا گلو شاہ کی طرف گئے۔ وہاں انہوں نے زیارت کے کبوتر درختوں پر بیٹھے دیکھے تو فائر کرنے لگے۔ مجاوروں نے منع کیا۔ مگر وہ باز نہ آئے اور فائر کر دیا گولی چلتے ہی تین کبوتر وہیں ڈھیر ہو گئے۔ کبوتروں کے ڈھیر ہوتے ہی تینوں کے پیٹ میں زبردست درد شروع ہو گیا۔ اتنی سکت نہ رہی کہ مزار سے باہر بھی جا سکیں۔ اسی وقت سیالکوٹ سے سول سرجن کو بلایا گیا۔ بے حد علاج کیا مگر بے سود۔ آخر کار تینوں وہیں تڑپ تڑپ کر ختم ہو گئے۔"

(۴)

عرس اور میلے ص۲۹۵ میں لکھا ہے۔

"گلو شاہ کا میلہ ضلع سیالکوٹ۔ سیالکوٹ کی تحصیل ڈسکہ میں کورے کے ایک قصبہ ہے۔ جہاں مویشیوں کی ایک بہت بھاری منڈی لگتی ہے۔ یہاں گلو شاہ کا میلہ لگتا ہے۔ جو ضلع سیالکوٹ کے عوامی میلوں میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے یہ میلہ ہر سال یکم اکتوبر کو لگتا ہے۔ اور سات آٹھ دن تک رہتا ہے۔ لوگ بہت دور دور سے آتے ہیں۔ کورے کے ڈسکہ سے قریباً بارہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ڈسکہ سے کورے تک کچی سڑک پر تانگے چلتے ہیں۔ (میلے کے کوائف) میلے کے موقعہ پر دور دراز کے لوگ مال مویشی فروخت کرنے کے لئے لاتے ہیں۔ چنانچہ یہ میلہ مویشیوں کی ایک بہت بھاری منڈی کی حیثیت رکھتا ہے جس میں گائے بھینس۔ اونٹ۔ گھوڑے (ناقابل) بیل وغیرہ فروخت ہوتے ہیں جنہیں خریدنے کے لئے چھوٹے زمینداروں اور کسانوں کے علاوہ گرد و نواح کے بڑے بڑے زمیندار بھی آتے ہیں۔ اور ہزاروں روپے کی خرید و فروخت ہوتی ہے علاوہ ازیں راگ رنگ بھی ہوتا ہے۔ یہاں بابا گلو شاہ کا مزار بتایا جاتا ہے جہاں مختلف

Marfat.com
Marfat.com

علاقوں سے قوال اور گویئے آتے ہیں، نعت خوانی بھی ہوتی ہے۔ بھنڈر لگتے ہیں۔ رقص و سرود کی محفلیں منعقد ہوتی ہیں۔ کسان اپنے اپنے علاقوں کے دستور اور رواج کے مطابق گاتے بجاتے ناچتے اور خوش ہوتے ہیں۔"

شجرہ فقرائے بابا گلوشاہ کوریکی والے رح

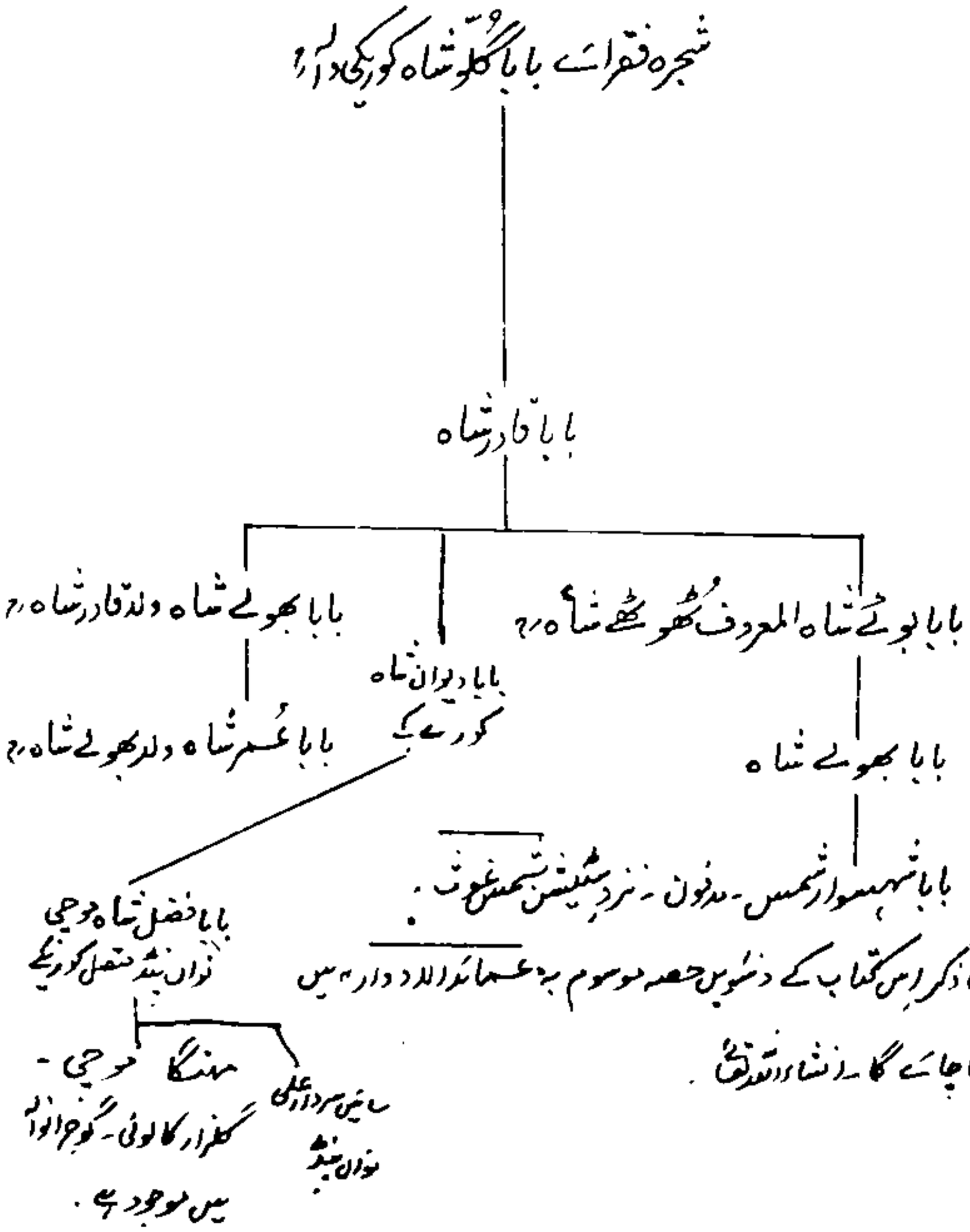

ان کا ذکر اس کتاب کے دسویں حصہ موسوم بہ عمائد الاولاد دار میں لکھا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

Marfat.com
Marfat.com

ل

(۵۷)

لال شاہ

بابا لال شاہ گوجروی

آپ بابا پیر بخش المعروف پیر شاہ کے مرید تھے۔ وہ مرید اپنے والد بابا عالم شاہ کے تھے۔ جن کا مزار موسئے دھلاں۔ متصل قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔

ارشادِ والا مولوی مقبول محمد صاحب نوشاہی جلالوی رح رسالہ سبیلِ سلسبیل صفحہ ۵۶ میں آپ کے ساتھ اپنی ملاقات کا واقعہ اس طرح لکھتے ہیں۔

"آپ حضرت عبدالرحمٰن صاحب رح کے سلسلہ میں جلیل القدر درویش گذرے ہیں آپکی عمر مبارک سو سال سے زیادہ ہوئی ہے۔ جب مجھے آپ کا دیدار نصیب ہوا تو میں نے عرض کیا۔ بندہ کے مناسب حال کچھ ہدایت فرمائیں۔ آپ نے سر مبارک اٹھایا۔ آپ کے ابرو پلکوں پر ڈھلے ہوئے تھے۔ آپ نے چند فرمان فرمائے۔ ایک یہ کہ دو لئے کے طالب مرد ہیں۔ عقبےٰ کے طالب عورتیں۔ طالبِ دنیا مخنث ہیں۔ یاد رہے طلبِ دنیا مردود ہے طلبِ مولیٰ میں سعی بلیغ رہے۔ الآخر دار طلب عقبےٰ سے منہ مت پھیرو۔"

اولاد آپ کا ایک بیٹا سائیں اروڑے شاہ نام تھا۔

یارانِ طریقت بابا لال شاہ کی خدامی جماعت خواص یہ تھی۔

۱ سائیں اروڑے شاہ۔ بیٹا

۲ سید عبدالپیر گیلانی۔ ساکن گھکے والی تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ۔

۳ سید عباس علی گیلانی المعروف بابا گھوڑے شاہ۔

Marfat.com
Marfat.com

۴ سائیں مہندے شاہ۔ ساکن ڈھالی۔

۵ سائیں بلے شاہ۔ "

۶ سائیں کالے شاہ۔

۷ سائیں گوہر شاہ۔

۸ سائیں پیراں دتہ

تاریخ وفات | بابا لال شاہ کی وفات جمعہ بیسویں ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۶ ایکہزار تین سو چھتیس[1] ہجری۔ مطابق بہتائیسویں ستمبر سنہ ۱۹۱۸ ایکہزار نو سو اٹھارہ عیسوی۔ موافق گیارہویں اسوج سمت ۱۹۷۵ ایکہزار نو سو چھہتر بکرمی میں بعہد سلطنت جارج پنجم بن ایڈورڈ ہفتم ہوئی سنہ نو جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار۔ موضع کوجرطور، ضلع سیالکوٹ میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"دانا شیریں سخن" ۱۳۳۶ھ

---

[1] نیض محمد شاہی قلمی جلد دوم۔ ص ۹۸۷ ثرانت۔

Marfat.com
Marfat.com

ہ

(۵۸)

ماہن شاہ

بابا ماہن شاہ ترسکوی رح

آپ قوم ونجارہ سے تھے۔ حضرت سید معصوم شاہ بن سید علیم اللہ صاحب نوشاہی ساکن چک سادہ۔ ضلع گجرات کے مرید و خلیفہ تھے۔ صاحب زہد و عبادت تھے۔

وفات کے بعد دوبارہ ظہور | جب آپ کی وفات کو بارہ برس گذر گئے تو آپ نے اپنے چند مریدوں کو خواب میں فرمایا کہ مجھے قبر سے باہر نکالو۔ قبر کھودنے کی کوئی شخص جرأت نہ کرتا تھا۔ آخر آپ کی بیٹی سلطان بی بی نے خواب میں حکم پاکر قبر کو کھودا۔ تو دیکھا کہ درخت بوہڑ کی ایک جڑ صندوق کو پھاڑ کر آپ کے سینہ تک پہنچی ہے۔ چنانچہ آپ کو نکال کر دوسری جگہ دفن کیا گیا۔

تاریخ وفات | بابا ماہن شاہ ونجارہ کی وفات سنہ ۱۲۴۳ ایکہزار دوسو تینتالیس ہجری۔ مطابق سنہ ۱۸۲۷ ایکہزار آٹھ سو ستائیس عیسوی میں بعہد سلطنت ابو النصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم ثانی بادشاہ دہلی ہوئی۔ سنہ ۲۳ تیئیس جلوسی تھا۔ اسوقت انگریزوں کی طرف سے ہندوستان کا گورنر لارڈ ولیم بنٹنگ تھا۔ اسکی گورنری کا پہلا سال تھا۔ اور پنجاب پر مہاراجہ رنجیت سنگھ حکمران تھا۔ سنہ ۳۸ انتالیس جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر موضع ترسکہ۔ ضلع سیالکوٹ میں ہے۔

مادہ تاریخ "بارِ غم" ۱۲۴۳ھ

لہ نیض محمد شاہی قلمی۔ جلد پنجم صفحہ ۶۱۱ تراقت

Marfat.com
Marfat.com

(۵۹)

محمد

سیّد محمد برقندازیؒ

آپ مرید و خلیفہ میاں شیر محمد صاحب کے تھے۔ وہ مرید سید جعفر شاہ مجذوب برقندازی پٹیالوی رح کے تھے۔

میاں مولا بخش چشتی صابری پٹھنڈوی نے کتاب تذکرۃ المشائخ صفحہ ۲۵۷ پر شاہ عنایت اللہ چشتی صابری بہلول پوری رح کے ذکر میں ایک روایت آپ کے اسناد سے درج کی ہے۔ اُس کی عبارت یہ ہے۔

"میاں محمد عثمان چشتی صابری پٹھنڈوی نے فقیر کاتب الحروف [مصنفِ کتاب] کے پاس بیان کیا کہ میں ایک درویش سیّد محمد نام [مرید و خلیفہ شیر محمد جانشین و خلیفہ حضرت جعفر شاہ قادری نوشاہی جن کی مزار مبارک پٹیالہ میں واقع ہے] سے سُنا ہے کہ وہ کہتے تھے۔ کہ میں نے شیخ بدرالدین مرید شیخ ابراہیم ساکن لوڑہ سے کہ آپ کے مریدوں سے ہیں سُنا ہے الخ"

Marfat.com
Marfat.com

(۶۰)

محمد ابراہیم

مولانا خلیفہ محمد ابراہیم انصاری برقندازی جالندھریؒ

آپ زبدۃ العلماء الراسخین۔ قدوۃ الاولیاء الکاملین۔ مخزن حقائق۔ معدن دقائق۔ خاندان برقندازیہ میں مثل آفتاب تھے۔ آپ کے والد صاحب کا نام خانجہانخاں بن قطب الدین انصاری جالندھری تھا۔ [1]

تبحرۂ بیعت | آپ نے ۱۲۶۵ھ / ۱۸۴۹ء میں حافظ عبدالوہاب جالندھری رح کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور مقاماتِ سلوک طے کر کے خلافت پائی۔ وہ مرید میاں محمد مرزا علی کے وہ مرید حضرت شاہ عبدالغفور جالندھری رح کے۔ [2]

حقائق علمی | آپ علوم ظاہری و باطنی میں یگانہ آفاق تھے۔ رموز تصوف کے بحر ناپیدا کنار۔ تدریس بھی کرتے۔ نکتہ ہائے غریب و لطیفہ ہائے عجیب آپ کی زبان سے صادر ہوتے۔ صاحب انوار القادریہ نے لکھا ہے۔ کہ شیخ غلام حسن بن شیخ بدھا سلیمانی بھلوالی رح۔ اور میاں سلطان مست بن سلطان ملک سچیاری نوشہروی رح جب کبھی جالندھر جاتے تو آپ کی مجلس میں ضرور حاضر ہوتے اور آپس میں علمی گفتگوئیں ہوتیں۔

تصنیفات

آپ ناظم اور ناثر بدرجۂ کمال تھے۔ شعر میں نوشہ تخلص کیا کرتے۔ آپ کی

---

[1] [2] انوار القادریہ الملقب بہ ریاض النوشاہیہ قلمی۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

متعدد تصانیف ہیں۔ ان میں سے دو کتابیں میری نظر سے گذری ہیں:۔

۱۔ گلزارِ معانی | ایک روز آپ مدرسہ جالندھر میں طلبا کو تدریس کر رہے تھے کہ مولوی علیم اللہ جالندھری نے آپ کو ایک رقعہ بھیجا جس میں نو اشعار سوالیہ تھے اور جواب طلب کئے تھے۔ آپ نے ان کے جواب میں کتاب گلزارِ معانی لکھی۔ سنہ ۱۲۷۲ھ ایکہزار دو سو بہتر ہجری مطابق سنہ ۱۸۵۶ء ایکہزار آٹھ سو چھپن عیسوی میں یہ کتاب مکمل کی۔ اس کتاب کا آغاز اس طرح پر ہے۔

"الحمد للہ رب العلمین۔ والصلوۃ والسلام علی حبیبہ الذی لا یعلم شئ قدرہ الا اللہ وعلی الہ واصحابہ الذین خیر الامم الذین وجدوا الحق بکشف الغطاء۔ اما بعد میگوید در سنہ یکہزار و دو صد و ہفتاد و دوم ۱۲۷۲ اضعف بندگان باری محمد ابراہیم ولد خان جہان انصاری۔ از کمترین معتقدان ستایح بیدائے ہستی و فقر۔ سرحلقہ تارکان قیود ناموس و فخر۔ عارفِ محقق۔ برہان اہل حق۔ واقف اسرار ہر نا الاشیاء کما ہی۔ حافظ عبدالوہاب نوشاہی اللھم اجعلنا من الواھبین بجمالہ مرایا ظہورہ ونوالہ" الخ

"سبب تالیف این چند اوراق آنکہ روزے بعاد تہر روزہ در مدرسہ جالندھر بتدریس طلبا مشغول بودم کہ شخصے از جانب مولوی علیم اللہ این نہ ابیات کہ کسے بخدمت ایشاں فرستادہ بود آورد۔ دیدم کہ اول این عبارت نوشتہ بود کہ "سوالہائے پیش جمیع فقرا" ابیات این بود کہ۔

سائل ہوں میں عزیزو کوئی تم جواب لو — مَنْ عَرَفَ اور فَقَدْ کے کیتے ہیں باب لو
دل کو خدا غرض کر بولا سو کیا سبب ہے — یہ حل کرو مسائل کھولو کتاب لو
کیوں سلسلہ خدا کا ہوتا ہے تن بدن تک — پھر تن سے کیوں ابھرنا کہا تک حساب لو
نازل کیا ہے قرآں حق سات حرف اوپر — وہ سات حرف کیا ہیں کوئی شیخ و شاب لو

Marfat.com
Marfat.com

معبود عبد میانے کہتے ہیں عشق پردہ — جز عشق تو وصل نہیں یہ کیا حجاب بولو
آسمان زمین کے میانے الٹا کھوج ہیں کہتے — در اصل ہیں آپ بیتے وہ کیا ہے آپ بولو
دیکھا ہے جس محمد دیکھا ہے اُس نے حق کو — پس کافر اں بھی دیکھے یہ کیا صواب بولو
نہیں جانتے اچھے تو بوجھاں سے بوجھ لینا — یہ پوچھ کر مسائل اچھا جواب بولو

آ گئے تمام فقرا سائل ہوا فقیر
مے حب جس کو کہتے وہ کیا شراب بولو ۳ ؎

۲۔ کلید گنج الاسرار

رسالہ گنج الاسرار [گیان لہر۔ رمز العباد] کی آپ نے یہ فارسی زبان میں شرح لکھی ہے۔ گیارہ جمادی الاخر ۱۲۷۴ھ ایکہزار دو سو چوہتر ہجری مطابق سنہ عیسوی ۲۷ جنوری ۱۸۵۸ء ایکہزار آٹھ سو اٹھاون عیسوی کو ختم ہوئی۔ اس کا سبب تصنیف یہ لکھتے ہیں کہ مجھ کو میرے پیر صاحب حافظ عبدالوہاب صاحب رح گنج الاسرار کی شرح لکھنے کا حکم دیتے تھے اور میں اپنی بے بضاعتی کی وجہ سے ایک جلیل القدر ولی اللہ کے کلام کی شرح کرنے کی جرأت نہ کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضرت نوشاہ عالمگا شاہ عبدالغفور جالندھری رح کے روضہ میں کھڑے ہیں اور میری طرف اشارہ کرکے فرماتے ہیں

جو فرماوے تجھ کوں پیر — اُس پر چلیں تو ہو فقیر

میں جب بیدار ہوا تو سمجھ آئی کہ پیر صاحب تو مجھے شرح لکھنے کو کہتے ہیں میں نے یہ شرح لکھ دی۔

آپ نے کتاب کے پہلے نصف حصہ میں حضرت نوشہ صاحب رح کے حالات و کرامات

---

۳ ؎ گلزار معانی کے پہلے شعر کی نامکمل شرح مجھے مولانا ترجالندھری سے ملی میں نے مکمل کرلی تھی حضرت

Marfat.com
Marfat.com

لکھے ہیں۔ اور دوسرے نصف حصہ میں گنج الاسرار کے اشغال و اذکار کی تشریح اور اس کے طریقے بہت عمدہ لکھے ہیں۔ کتاب اس طرح شروع ہوتی ہے۔

" الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مطیباً مبارکاً۔ والصلوٰۃ والسلام علے رسولہ حبیب رب العلمین سید المرسلین فخر الاولین والاخرین صلوٰۃ دائمۃ ابداً مؤبداً لا منتہی لھا دون علم اللہ تعالیٰ وعلیٰ آلہ الطیبین الطاھرین وعلیٰ صحبہ الذین ھم نجوم الھدیٰ لمن اقتدیٰ سیما علی ولیہ ونائبہ المحیی السنۃ والممیت للبدعۃ المحبوب للہ والعظمۃ والمعشوق للہ والعزۃ البازل الاشہب فی السماء القربۃ المتمکن علی مسند الرتبۃ الجلیس علی نیابۃ النبوۃ من خاتم النبوۃ الواضع قدمہ علی قدم الرسول النور الحضرۃ البتول شیخ السموات والارضین محبوب رب العلمین ابو محمد محیی الدین سید عبد القادر الجیلی المکین الامین۔

اما بعد میگوئد راجی الی رحمۃ اللہ الہادی محمد ابراہیم ولد خان جہان خان بن قطب الدین انصاری " الخ [1]

معترفین کمالات

آپ کی مدح و توصیف میں اکابر نے بہت کچھ لکھا ہے۔ دو بزرگوں کے اقوال لکھے جاتے ہیں۔

---

[1] مولانا حکیم غلام قادر اثر جالندھری روایت کرتے تھے کہ شیخ غلام حسن بن شیخ بڈھا سلیمانی بھلوالی، ایکمرتبہ جالندھر آئے۔ اور خلیفہ محمد ابراہیم سے ان کی دو تین کتابیں گلزار ربانی اور کلید گنج الاسرار عاریۃً مطالعہ کو اپنے لے گئے۔ مگر پھر واپس نہ کیں خلیفہ صاحب طلب کرتے ہی دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اور ہم بھی مانگتے ہی رہے۔ مگر کتابیں واپس نہ ہوئیں۔ میں (شرافت) کہتا ہوں کہ میں نے کلید گنج الاسرار شیخ فضل حسین بھلوالی کے پاس دیکھی تھی۔ ان کے نواسہ امیر حسین کے قبضہ میں ہے لیکن وہ کسی کو دکھاتا ہے نہ کوئی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۱)

مولانا غلام قادر گرامی رح آپ کے متعلق فرماتے ہیں۔

۱ - "خلیفہ ابراہیم از اولیا و متعدد اہل راز بودہ دگرامی را کہ ہشت سال بیش عمر نداشت بلقب ملک الشعرا خطاب کردہ فضل ایں کہ درمیان ابتدائے کار انتہائے مقام گرامی را مشاہدہ میکرد" ؎

۲ - مولانا گرامی اپنے دیوان میں اپنے استاد صاحب کی صفت میں فرماتے ہیں۔

؎

اسما را سفتہ گوشم لوکشف را درس گر
حضرت روح الامیں شاگرد استاد من ست ؎

(۲)

— مولانا حکیم غلام قادر اثر جالندھری رح آپ کے متعلق یہ رباعی لکھتے ہیں۔

؎

استاد ما خلیفہ ابراہیم ست — در چشم ما جلہ واجب التعظیم ست
آں را کہ بود مثیل گرامی شاگرد — قدرش بچہ پایہ در خور تکریم ست

شاگردان رشید | بڑے بڑے علما و شعرا آپ کی شاگردی سے سرفراز ہوئے از انجملہ آپ کے خواص شاگرد یہ تھے۔

۱ - مولانا شیخ غلام قادر گرامی جالندھری۔ والد کا نام شیخ سکندر بخش قوم کمبوہ تھے۔ ۱۲۷۳ھ / ۱۸۵۶ء میں پیدا ہوئے۔ عام رواج کے متعلق۔ ان کو پہلے مولوی محمد دین قرآن مجید پڑھنے۔ اور مذہبی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بٹھایا گیا پھر خلیفہ ابراہیم کے مکتب

؎ مکاتیب اقبال بنام گرامی۔ مقدمہ از مولوی محمد عبداللہ قریشی ص ۱۲ ؎ دیوان گرامی مطبوعہ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

میں داخل کیا گیا۔ جو بستی دانشمنداں (جالندھر) میں واقع تھا۔ وہاں فارسی کی متداول درسی کتابیں گلستاں۔ بوستاں اور سکندر نامہ وغیرہ پڑھیں۔ خلیفہ صاحب نے ابتدا ہی میں گرامی کا شوق دیکھ کر انتہا کا اندازہ کر لیا تھا۔ ابھی یہ آٹھ ہی برس کے تھے کہ وہ انہیں ملک الشعرا کہہ کر پکارتے تھے۔ [1]

ان کی تصانیف میں دیوان گرامی۔ مثنوی گرامی۔ مثنوی خرابات جنوں۔ جواب نیرنگ عشق۔ وغیرہ یادگار ہیں۔ مثنوی گرامی کا مطلع ہے ؎

سرخطِ مجموعۂ امید و بیم — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرکزِ پرکارِ رموزِ قدیم — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گرامی کے ہم سبق مولانا غلام قادر اثر جالندھری نے ان کے متعلق کچھ رباعیاں کہی ہیں جن میں سے دو یہاں لکھی جاتی ہیں ؎

پرسید شبے ز روحِ قاآنی، اثر — اے فخرِ سخنورانِ ایراں بہ ہنر

فرق ست چہ در گرامی و تو گفتا — من لفظ پرستم او ست معنی پرور

؎

نے نکتہ ورم نہ خوش کلامی دارم — فضلے نہ چو شاعرانِ نامی دارم

ہاں ہم سبقش بماندہ ام روزے چند — ایں نسبتکے من بہ گرامی دارم

گرامی کی وفات بعمر تیرہ سال قمری ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۴۵ھ مطابق ۲۷ مئی ۱۹۲۷ء میں ہوئی۔ مولانا گرامی کے اجلہ شاگردوں میں سے شاعر مشرق علامہ ڈاکٹر اقبال لاہوری تھے۔ جن کی شاعری اور فلسفہ کا سکہ ساری دنیا نے مانا ہے۔ جن کی کتابیں بانگ درا۔ ضرب کلیم مثنوی اسرار خودی۔ مثنوی رموز بے خودی نظم شکوہ۔ جواب شکوہ وغیرہ زمانہ میں بہت مقبول ہوئی ہیں۔

---

[1] مقدمہ مکاتیب اقبال بنام گرامی ص۱۵۔ شعرائے پنجاب ص۳۹۔ ماہنامہ مخزن لاہور گرامی نمبر اگست ۱۹۲۷ء ص۶۔ تذکرہ شعرائے پنجاب ص۳۰۸۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

یہ نوشاہی سلسلہ کے تلمذ ہی کا فیضان تھا جس نے علامہ اقبال کو شہرت کے آسمان کا آفتاب بنایا۔

ہمہ شیرانِ جہاں بستۂ این سلسلہ اند　　روبہ از حیلہ چساں بگسلد این سلسلہ را

علامہ اقبال کا انتقال ۱۹۳۸ء میں ہوا۔ میں نے (شرافت نے) ایک مرتبہ علامہ صاحب کی تقریر انہیں کی زبان سے لاہور کی شاہی مسجد میں سنی تھی۔

۲۔ مولانا حکیم پیر غلام قادر اثر انصاری جالندھری رح یہ بھی خلیفہ محمد ابراہیم صاحب کے اکابر شاگردوں سے تھے۔ میں نے (شرافت نے) ان کی زیارت کی ہے۔ ان کے مفصل حالات کتاب ہذا تذکرۃ النوشاہیہ کے آٹھویں حصہ موسوم بہ "شواہد الافکار" میں لکھے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

۳۔ مولانا شمس الدین جالندھری رح یہ بھی خلیفہ محمد ابراہیم صاحب رح کے شاگرد رشید تھے تاریخ قبیلہ کھکھے زئی میں لکھا ہے "ابو الاثر حفیظ کے والد شمس الدین مرحوم گرامی کے ہمدرس تھے۔" ۸

ان کے فرزند مولانا ابو الاثر حفیظ جالندھری نے اپنے والد اور دیگر اساتذہ سے شعر سخن کی ہے۔ ان کی کتاب شاہنامہ اسلام متعدد حصوں میں مقبول عام ہوئی ہے۔

مولانا اثر جالندھری رح جن کا اوپر ذکر ہوا ہے۔ وہ ان کے والد کے ہم سبق اور ہمعصر تھے اور ایک بزرگ ہستی تھے۔ حفیظ صاحب نے جو اپنی کنیت ابو الاثر مقرر کی ہے۔ ان کا یہ فعل گستاخانہ اور ادب کے خلاف ہے۔

یارانِ طریقت آپ کا فیضان ظاہری و باطنی عام تھا۔ افسوس کہ آپ کے خلفاء کی تفصیل نہیں مل سکی۔ صرف ایک میاں محمد حسن علی شاہ جالندھری کا نام معلوم ہوا ہے۔

---

۸ تاریخ قبیلہ کھکھے زئی ص۲۶۵۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

تاریخ وفات مولانا خلیفہ محمد ابراہیم صاحب رح کی وفات بقول صاحب انوار القادریہ سوموار کی رات بائیسویں ربیع الثانی ۱۲۸۸ھ ایکہزار دوسو اٹھاسی ہجری مطابق بارہویں جولائی ۱۸۷۱ء ایکہزار آٹھ سو اکہتر عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی ۱۴ سنہ جلوسی تھا۔

مدفن آپ کا مزار۔ بستی دانشمنداں متصل جالندھر ہے۔

مادۂ تاریخ

"ہادیٔ چراغ دین" ۱۲۸۸ھ

دو گرامی ہم درس شش سالگی در یکے از مساجد جالندھر شروع بہ درس کرد و بعد از مدتے بہ مکتب خلیفہ ابرہیم[1] جالندھری در آمد و کتب فارسی را تا گلستان و بوستان و اسکندر نامہ خواند ۱۲ صـ ۶۴

(فارسی گویان پاکستان جلد یکم۔ از ڈاکٹر سید سبط حسن رضوی مطبوعہ ۱۳۹۴ھ)

حاشیہ

[1] خلیفہ ابرہیم از اولیاء اللہ و اہل راز بودہ و گرامی را کہ ہشت سال بیشتر نداشت بہ لقب ملک الشعرا خطاب کرد مثل این کہ در سال اقتدار کار را انتہائے مقام گرامی را مشاہدہ میکرد۔ (رجوع کنید بمقالہ ڈاکٹر جہانگیر خان در مجلہ ہلال کراچی شمارہ دسامبر ۱۹۷۵ء صـ ۶۵)

Marfat.com
Marfat.com

(۶۱)

محمد بخش ؒ

میاں محمد بخش برقندازی پاکپتنی ؒ

آپ کا اصلی نام محمد بخش اور مشہور نام برخوردار تھا۔ اپنے والد اکرم شیخ پیر بخش برقندازی پاک پتنی ؒ کے مرید و خلیفہ و سجادہ نشین تھے۔ پاک پتن شریف میں ہی سکونت رکھتے۔

پوٹھوہار میں سلسلہ ارشاد آپ خدا رسیدہ۔ صابر۔ شاکر اور سرتاج فقرا تھے۔ ترویج سلسلہ نوشاہیہ برقندازیہ اکثر آپ کے وجود سے ہوئی خصوصاً علاقہ پوٹھوہار میں آپ کا فیض عام تھا۔ اس دور میں کسی نقشبندی چشتی یا سہروردی درویش کا پوٹھوہار میں دخل نہ تھا۔ آج تک اس علاقہ میں کئی جگہوں پر آپ کی یادگار میں تکیے بنے ہوئے ہیں۔ جن کا لوگ احترام کرتے ہیں۔ [1]

سفر کا معمول آپ زیادہ تر اقامتِ وطن کو پسند فرماتے۔ پانچ چھ سال کے بعد پوٹھوہار کا سفر کرتے۔ تیس چالیس درویش ہمراہ ہوتے۔ جس جگہ ڈیرہ ہوتا زمین پر ہی بستر کرتے۔ تمام درویش اور ساتھی زمین پر ہی استراحت کرتے۔ چارپائی استعمال میں نہ لاتے جسقدر آپ حکم کرتے اسقدر کھانا پکایا جاتا۔ اور تمام موجود لوگوں پر دھی پورا آجایا کرتا۔ [2]

فقیرانہ بھنڈارہ سائیں سید رسول صاحب بڑھکی والے بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ میرے والد سائیں غلام رسول صاحب حیات تھے۔ آپ دو روز

---

[1] [2] مکتوب سائیں سید رسول برقندازی بڑھکی والے۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

ہمارے ہاں رہے ۔ دونوں وقت حلوا اور گوشت فقیروں کو دیا جاتا ۔ تین وقت کی ضیافت اسی طور پر دی گئی ۔ آپ نے فرمایا سائیں صاحب ! دنیا داروں کی روٹی چھوڑ دو ۔ اب فقیرانہ بھنڈارہ دو ۔ چنانچہ حسب الحکم دال پکائی گئی ۔ آپ نے درویشوں سمیت خوش ہو کر کھائی ۔

لذات سے کنارہ کش ہونے کی نصیحت | سائیں سید رسول صاحب موصوف بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں آپ کے ساتھ پیر گولڑا متصل توپ مانکیالہ میں حضرت بی بی نواب صاحبہ رح کے دربار پر گیا ۔ وہاں سائیں الف دین جاروب کش نے دعوت کی ۔ روٹی کھا کر ایک درویش نے کہا کہ سالن میں نمک کم ہے ۔ آپ نے فرمایا ۔ بھائی ! اگر لذت چاہتے ہو تو درویش کا ساتھ چھوڑ دو ۔ گھر جا کر لذیذ کھانے کھاؤ ۔ اگر فقیر کے ساتھ رہنا ہے تو جو کچھ ملے کھا لیا کرو ۔

اولاد | آپ نے چار بیویاں کیں جن سے پانچ لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی ۔ لڑکے بچپن میں ہی فوت ہو گئے ۔ اور لڑکی کو آپ نے پاک پتن میں ایک سید زادہ سے نکاح کر دیا ۔ جس سے تین لڑکے متولد ہوئے لیکن ان کو نوشاہی سرفرازی خاندان سے کوئی انس نہیں ۔

یاران طریقت | آپ کے خواص درویش یہ ہیں ۔

۱ ۔ سائیں سید رسول ولد سائیں غلام رسول ۔ ساکن سرھکی بدھال ضلع راولپنڈی ۔

۲ ۔ میاں محمد عالم درزی ۔ ساکن چوہے بھگتاں ۔ ضلع راولپنڈی ۔

۳ ۔ میاں کرم الدین ۔ یہ آپ کا خسر پورہ تھا ۔ وفات کے وقت حافظ قائم الدین سرفراز کے دربار کی سجادگی آپ نے اس کو لکھ دی ۔ لیکن آپ کے بعد سادات نے جو نواسہ بھی لگتے تھے مقدمہ کر کے سجادگی اور تمام جائداد اس سے لے لی ۔ اب درگاہ حافظ سرفراز کی تولیت پر سادات قابض ہیں لیکن درگاہ سے کوئی انس نہیں ۔

میاں کرم الدین کا ایک لڑکا ہے جو کبھی کبھی پوٹھوہار کا سفر کرتا ہے ۔

مدفن | میاں محمد بخش عرف برخوردار صاحب کا مزار قصبہ پاک پتن شریف ضلع ساہیوال میں ۔ درگاہ حافظ سرفراز کے جوار میں ہے ۔

Marfat.com
Marfat.com

(۶۲)

محمد بخش ؒ

میاں محمد بخش کوٹلی والا رح

آپ قوم گھمن زمیندار سے تھے۔ حضرتِ اعلیٰ مولانا حکیم سید حافظ ابوالفیض الٰہی بخش مظہر حق بردواری سانہیالوی رح کے راسخ الاعتقاد درویشوں سے تھے۔ اپنا گھر بار ترک کر کے مدت دراز تک اُن کی خدمت میں رہے۔ کثیر الہدایت۔ قوی الجذبہ تھے۔

کوٹلی شہانی میں سکونت | ایک مرتبہ حضرتِ اعلیٰ عُرسِ نوشہرہ شریف پر جا رہے تھے۔ آپ بھی ہمرکاب تھے۔ راستہ میں ایک گاؤں کوٹلی شہانی آیا۔ وہاں حضرت صاحب نے فرمایا میاں محمد بخش! تیرا یہاں مقام ہے۔ تم یہیں ٹھہر جاؤ۔ آپ نے عرض کیا۔ یا حضرت! یہ گاؤں سادات کرام کا ہے۔ میں ادنیٰ خادم ہوں میرا سلسلہ یہاں کیسے چلے گا۔ کیا گنبد پر گولی ٹھہر سکتی ہے؟ حضرتِ اعلیٰ نے فرمایا۔ ہاں یہاں گنبد پر گولی ٹھہر جاوے گی۔ سادات تمہارے مرید ہو جائیں گے۔ چنانچہ آپ نے اپنے پیر صاحب کے حکم کے مطابق وہاں ڈیرہ لگا دیا چنانچہ ان میں سے کئی سید آپ کے مرید ہو گئے۔ اور آپ کا سلسلہ ارشاد وہاں جاری ہوا۔ کافی مخلوق آپ کے فیض سے سیراب ہوئی۔ تمام سادات آپ کا ادب و احترام کرتے۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص مرید یہ تھے۔

۱ میاں عبدالرحمٰن ولد میاں صدرالدین از اولاد شیر غازی ساکن سیدی کوٹلی [illegible]

۲ سائیں اللہ دتہ درویش۔ رح

مدفن | میاں محمد بخش کا مزار۔ موضع کوٹلی شہانی بتعلقہ جلالپور جٹاں ضلع [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

(۶۳)

محمد جمیلؒ

مولانا شیخ محمد جمیل جلالویؒ

آپ بزرگانِ محتشم اہلِ اقتدار سے تھے۔ شیخ جمال شاہ شتاب گڑھیؒ کے اکابر خلیفوں سے تھے۔ موضع جلالہ تحصیل شکر گڑھ میں سکونت رکھتے تھے۔ جو آپ کے زمانہ میں ضلع گورداسپور میں تھا۔ لیکن تشکیل پاکستان کے بعد ضلع سیالکوٹ میں ہو گیا ہے آپ کے برکات سے اُس کا نام جلالہ شریف مشہور ہوا۔

تاریخ ولادت | آپ کی پیدائش ۱۲۴۳ھ ایکہزار دو سو تینتالیس ہجری مطابق ۱۸۲۷ء ایکہزار آٹھ سو ستائیس عیسوی کو جلالہ شریف میں ہوئی۔

اخلاق | آپ تنہائی پسند تھے۔ شہرتِ عام سے طبیعت نفور تھی۔ مسکینوں غریبوں کو بہت کچھ نقدی اور غلہ وغیرہ دیا کرتے تھے۔ [1]

وظیفہ تسبیح | آپ اِس تسبیح کا وظیفہ کیا کرتے تھے۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم وبحمدہٖ استغفر اللہ۔ [2]

کرامات

جنات کا مسخر ہونا | عبداللہ خاں افغان جلالوی سے منقول ہے کہ ایک رات میں آپ کی خدمت میں تھا۔ آدھی رات کے وقت میری آنکھ کھلی تو شمع کی روشنی میں دیکھا کہ ایک قوی ہیکل بارعب شخص آپ کے پاس بیٹھا ہے۔ اور کہہ رہا تھا کہ یا حضرت:

---

[1] نورِ بہار قادری ۱۲ [2] سبیلِ سلسبیل ص۸ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

ہم لوگ آپ کے تابعدار ہیں۔ جہاں آپ کا نام لیا جاتا ہے۔ وہاں تکلیف دینے سے ہم باز رہتے ہیں۔ میں اُس کو دیکھ کر ڈرا۔ تو آپ نے فرمایا۔ عبداللہ خاں سو جاؤ۔ یہ جن ہے۔ ۳

آسیب دور ہونا | ایکدن مسمی ساون رگر ساکن لھور گوجراں ضلع گورداسپور نے آپ کی خدمت میں التجا کی کہ میری لڑکی کو آسیب ہے۔ آپ نے فرمایا۔ جن کو میرا سلام دے دو۔ اور کہدو کہ کہیں اور جگہ چلا جائے۔ اُس نے اسی طرح جا کر کہا تو جن چلا گیا۔ اور لڑکی تندرست ہو گئی۔ ۴

قاتل کا رہا ہونا | ایک مرتبہ کوٹلی دابلہ تحصیل رعیہ میں مسمی بھولا دابلہ کے کنوآں پر ایک اجنبی شخص قتل ہو گیا۔ اور قاتل بھاگ گئے۔ اُس کے الزام میں بھولا گرفتار ہو گیا۔ اُس کا بھتیجا جان محمد آپ کی خدمت میں آیا۔ اور التجا کی۔ آپ نے فرمایا رہا ہو جائے گا۔ چنانچہ تاریخ فیصلہ کے دن جب بھولا مذکور سشن جج کے پیش ہوا تو عدالت میں بیٹھ گیا جج نے کہا کہ تو واقعی قاتل ہو گا۔ کیونکہ بہادر آدمی ہے۔ باوجود سزا کے خوف کے تو مطمئن ہو کر بیٹھ گیا ہے۔ اُس نے کہا جناب میں کمزوری کی وجہ سے بیٹھ گیا ہوں۔ امر آہی سے سشن جج کو رحم آگیا اور اُس کو رہا کر دیا۔ ۵

قلب ذاکر کرنا | گلاب خاں افغان ساکن لھیرا کو مرض طحال ہو گیا۔ بہت علاج کئے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آپ نے اُس کو ایک وظیفہ بتایا کہ نماز کے بعد پڑھا کرو۔ اُس کو چند روز میں شفا ہو گئی۔ پھر وہ آکر آپ کا مرید ہو گیا۔ آپ نے اُس کے قلب پر انگلی رکھی تو اُس کا ذاکر ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے حضرت سلطان باہو رح کا یہ شعر سنا ہے۔

مصرع

الف اللہ چنبے دی بوٹی مرشد من وچ لائی ھو

۳ ۴ ۵ نورنہال قادری ۱۲ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

آج ہم نے دل کی بات تمہارے دل میں لگادی ہے۔ [۶]

مٹی کا شیریں ہونا | ایک مرتبہ آپ کا مرید عمر الدین کوٹلی والا خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نے فرمایا مٹی کا ایک ڈھیلا لاؤ۔ وہ جا کر لے آیا۔ آپ نے کچھ پڑھ کر اس پر دم کیا اور کہا کھاؤ۔ جب کھایا تو وہ گڑ تھا۔ [۷]

بارش ہونا | ایک بار لوگوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ امساکِ باراں ہے کیا کیا جائے آپ نے محمد بخش بلوچ اور روشن بیگ مغل کو فرمایا کہ ایک بیضہ مرغ لاؤ۔ انہوں نے لا حاضر کیا آپ نے اس پر ایک نقش لکھا اور فرمایا کہ جا کر ریت میں دفن کردو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ تو موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ [۸]

دریا سے پایاب گذرنا | ایک مرتبہ دریائے راوی میں سیلاب آیا۔ موضع جلالکے گھاٹ پر ایک کشتی جس پر چار آدمی سوار تھے غرق ہو گئی۔ آپ اس روز نزد شیخ جمیل سنگھ میں تھے۔ محمد بخش خادم کو فرمایا چلو آج واپس چلیں۔ گھر کی خبر لیں۔ اس نے عرض کیا دریا میں سیلاب ہے۔ پار کس طرح گذریں گے۔ آپ نے فرمایا ہمارے پیچھے چلے آؤ۔ چنانچہ وہ آپ کے قدم بقدم چلا۔ تو پانی صرف کمر تک آیا۔ جب کنارہ کے قریب پہنچے تو محمد بخش نے دیکھا کہ آس پاس پانی کی دیوار بنی ہوئی ہے۔ [۹]

وفات کے بعد کرامت

ذکر کے طریقے بتانا | آپ کی وفات کے بعد سائیں ملک شاہ نے خیال کیا کہ اب ہم ذکر شغل کے طریقے کس سے سیکھیں گے۔ ایک دن وہ باہر جا رہا تھا۔ آگے سے ایک سوار آتا ملا اور اس کو ایک رقعہ پکڑا کر غائب ہو گیا۔ جب دیکھا تو اس میں ذکر شغل کے سب طریقے درج تھے۔ [۱۰]

---

[۲] [۵] [۸] [۹] [۱۰] نور نبی قادری ۱۲ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

نقشبندیہ فیض | آپ نے سلسلہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ کے علاوہ خاندان نقشبندیہ مجددیہ سے بھی فیض پایا تھا۔ آپ شیخ محمد پناہ کی خدمت سے مستفید ہوئے۔ وہ مرید شیخ غلام رسول کے۔ وہ مرید خواجہ محمد تہہ یار کے۔ وہ مرید شیخ عبدالنبی سیالی کے۔ وہ مرید شاہ طاہر دہلی کے۔ وہ مرید شیخ عبداللہ کے۔ وہ مرید خواجہ محمد شریف شاہ آبادی کے۔ وہ مرید سید آدم بنوڑی کے۔ وہ مرید حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی رح کے [11]

یاران طریقت | آپ کے خواص خلیفے یہ تھے۔

۱ مولانا شہباز خاں ملھی ساکن بدوملھی۔ مصنف خطبہ ابتدائی وقائع پنوں

۲ مولانا صادق علی خاں مختیار امرتسری۔ مولف و مدیر رسالہ قادری

۳ مولانا مقبول محمد صاحب۔ ساکن جلالہ شریف۔

۴ سائیں ملک شاہ درویش رح ۵۔ مولوی محمد حنیف جلالوی؟

مدحیات

آپ کے معتقدین نے آپکی مدح و توصیف میں اشعار لکھے ہیں۔

(۱)

از مولانا شہباز خاں ملھی۔ بدوملھی والے رح

بحمید غفور رحیمے را ز دائرہ حمد حساب افزوں — کو زینت دلدائیں گلشن را ز اسرار صنایع بوقلموں

بعد ست درود محمد را صلوات و سلام گوناگوں — کاں گشت شفیع خلائق را امت گنہ بے یار محزوں

از سلسلہ قادری ہادی من باشان جمیلی شد روشن — آں منبع راز حقانی شد ہم بود نوائے راہ یلموں

من سوختہ جاں پے تاب و توان افتادہ بدام خلالتہا — توبہ کردم از عصیاں ہے بردست قبول تو مکنوں

بر در تو فتادم سجدہ کناں امداد بگویم گریہ کناں
شہباز بنام و نیاز دلی باحالت خستہ و راز دروں

---

[11] نور بہبال قادری ۱۲ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

(۲)

از مولانا مولوی صادق علی خاں بختیار امرتسری

کیا صفت کر سکوں میں محمد جمیل کی
اور اُس کے نورِ خاص مقدس نسیل کی

اے عاشقانِ حق و نبی آئیے شتاب
جاری یہاں ہے نہر بڑی سلسبیل کی

ہیں رو رہے جو عاشقِ صادق بصد تعب
دکھ دے رہی ہے دُوری جو حق کے خلیل کی

کامل ہیں وہ ولی ہیں سعیدِ زمانہ ہیں
بڑھتی دلوں میں ہے حُبِ خدائے جلیل کی

بیٹھے ہیں گرچہ روضہ میں پر بے خبر نہیں
کرتے مدد مصیبت میں خود رد و دلیل کی

صادق خموش تو کہاں اور منقبت کہاں
کیا ہے مجال اِس جگہ عقل و دلیل کی

(۳)

از مولانا ابوالعباس غلام رسول غازی نوشاہی
خطیب جامعہ مسجد نور گنج حسین آباد ملدو والا ضلع سیالکوٹ

محمد جمیل کے در پر دیوانو کبھی اپنے سر کو جھکا کر تو دیکھو
پہنچا دیں گے تم کو درِ مصطفےٰ تک مزارِ مقدس پہ جا کر تو دیکھو

ہم نے بھی دیکھا ہے اکثر زمانہ ہے مشکل کشا قادری یہ گھرانہ
یہاں فیض پاتا ہے اپنا بیگانہ ذرا ان کی چوکھٹ پہ آ کر تو دیکھو

درِ مصطفےٰ تک رسائی کرا کے یہیں یہ اور خدائی ہے انکی
نہ اُترے گا سر سے نشہ ماتیات نگاہوں سے نظریں ملا کر تو دیکھو

محمد جمیل جمالِ خدا ہیں ہیں مشکلوں کے وہ داتا میرے پیشوا ہیں
غریبوں فقیروں کے حاجت روا ہیں ذرا اپنا دامن پھیلا کر تو دیکھو

میرے پیشوا ہے جن کو پلائی فقیری ہیں اُن کو ملی بادشاہی
عذابِ قبر سے ملے گی رہائی ذرا ان کے ٹکڑوں کو کھا کر تو دیکھو

ہیں غازی یہ ٹوٹے دلوں کے سہارے غلام ان کو مشکل میں بھی جو پکارے
لگا دے ہیں کشتی کو پل میں کنارے جو مشکل پڑے گر بلا کر تو دیکھو ۱۲ھ

۱۲ھ رحمتِ کبریا بوسیلہ انبیاء و اولیاء ۱۰۵۰ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

تاریخ وفات | شیخ محمد جمیل صاحب رح کی وفات بعمر پچھتر سال پانچویں ماہ رمضان المبارک ۱۳۱۸ھ ایکہزار تین سو اٹھارہ ہجری کو جمعہ کے روز ہوئی۔

تقویم تاریخی کے مطابق اُس روز اٹھائیسویں ۲۸ دسمبر ۱۹۰۰ء ایکہزار نو سو عیسوی تھا۔

اور ملکہ وکٹوریہ کا ۶۳ سالہ تینتالیس جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا صندوق ہفتہ کے دن ظہر کے وقت دفن کیا گیا۔ روضہ شریف بمقام جلالہ شریف تحصیل شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ میں دریائے راوی کے کنارہ پر ہے۔

مادۂ تاریخ

"تشییعِ رضا" ۱۳۱۸ھ

Marfat.com
Marfat.com

(۶۴)

محمد دین رح

میاں محمد دین شرقپوری رح

آپ کے والد صاحب کا نام میاں علی محمد تھا۔ ابن میاں چراغ دین بن میاں نور احمد بن حافظ مستقیم بن حافظ محمد اسحاق بن حافظ محمد قائم بن شیخ چھوٹا بن حافظ محمد زاہد بن حافظ محمد سعید حضوری رح

آپ کی والدہ کا نام عائشہ بی بی تھا۔ جو میاں معصوم شاہ ولد میاں ہرنی شاہ شرقپوری رح کی بیٹی تھیں۔

تاریخ ولادت | آپ کی پیدائش ۱۲۷۱ھ ایکہزار دو سو اکہتر ہجری میں ہوئی۔

تعلیم | آپ نے قرآن مجید قاضی مرید بن قاضی سعد اللہ بن شیخ محمد شرقپوری رح سے پڑھا، جو سائیں دلاور شاہ قادری مقیم شاہی۔ ساکن سیکم کوٹ کے خلیفوں میں سے تھے۔ کتب درسیہ کریما۔ نام حق۔ شیخ عطار۔ بوستاں وغیرہ کچھ قاضی صاحب سے اور کچھ اپنے مسجدی چچا مولوی احمد دین ولد میاں سید محمد سے پڑھیں۔

بیعت طریقت | آپ کی بیعت طریقت اپنے ماموں میاں محمد بخش ولد میاں معصوم شاہ شرقپوری رح سے تھی۔ طریقہ قادریہ نوشاہیہ کے فیضان سے معمور ہوئے۔

آپ کو خواب میں حافظ عبد اللہ المعروف میاں بلھا صاحب شرقپوری رح کی زیارت ہوئی۔ انہوں نے اپنی بیعت سے مشرف کیا۔

خلوت نشینی | آپ نے اپنے پیر و مرشد کے حکم کے مطابق درگاہ حضرت شاہ مراد شرقپوری رح پر چالیس روز تک اعتکاف کیا۔ روزانہ گیارہ مرتبہ درود مستغاث پڑھا کرتے تھے۔

Marfat.com
Marfat.com

اس کے بعد چالیس روز تک سورۂ مزمل شریف کا وظیفہ کیا، ہر روز گیارہ مرتبہ بالمثل پڑھا کرتے تھے۔

معمولات آپ اوراد و فادریہ پر مواظبت رکھتے۔ روزانہ درود مستغاث کی تلاوت کرتے عصر کے وقت نماز کے بعد باوضو بیٹھتے۔ اور ختم شریف پڑھ کر آباؤ اجداد اور مشائخ طریقت کو ایصال ثواب کرتے۔

اذکار و افکار آپ ہر دم تسبیح و تہلیل میں مشغول رہتے۔ کوئی دم ذکر و فکر سے خالی نہ رہتا۔ شغل پاس انفاس جاری تھا۔ تصور اسم ذات میں مستغرق رہتے۔ سونے کے وقت بائیں کروٹ پر بصورت اسم محمد خواب فرماتے۔

اشعار خوانی آپ کبھی کبھی یہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔

بندۂ پروردگارم امتِ احمدی — دوستدارِ چہار یارم تا بآل و اولادِ علی
مذہبِ حنفیہ دارم ملتِ حضرت خلیل — خاکپائے غوثِ اعظم زیرِ سایہ ہر ولی

حق اللہ۔ موجود اللہ — پاک اللہ۔ بے عیب اللہ

انت الھادی انت الحق — لیس الھادی الا ھو

حسبی ربی جل اللہ — ما فی قلبی غیر اللہ
نور محمد صلی اللہ — لا الہ الا اللہ

زیارت مشائخ آپ نے اپنے زمانہ کے بھی مشائخ کی زیارت کی ہے جن میں حسب ذیل کے اسمائے گرامی لکھے جاتے ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

۱ سید محسن شاہ نوشاہی برخورداری لاہوری رح

۲ سید رمضان شاہ نوشاہی لاہوری رح

۳ سید سردار شاہ نوشاہی لاہوری رح مرید سید رمضان شاہ رح

۴ سائیں باگھے شاہ نوشاہی لاہوری رح

۵ سائیں لہری شاہ نوشاہی لاہوری رح مرید سائیں باگھے شاہ رح

۶ سائیں مصری شاہ شرقپوری رح مجاور درگاہ خواجہ محمد سعید شرقپوری رح

۷ سائیں بوڑے شاہ شرقپوری رح مرید سائیں مصری شاہ رح

۸ میاں غلام رسول قادری شرقپوری رح

۹ سائیں ناہلے شاہ چشتی صابری ڈیک والے رح

۱۰ مولوی عبدالرسول نقشبندی مجددی قصوری رح

سماع و وجد آپ سماع سنتے اور وجد کرتے تھے۔ آپ کو اس شعر پر وجد ہوا کرتا تھا۔

ھُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ ۔۔۔ لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمِ

ارشادات آپ کی زبان کے چند ملفوظات یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

۱ فرمایا۔ اپنے پیر کامل کی ذات پر قربان ہونے سے فیض ملتا ہے۔

۲ فرمایا۔ پیر کامل وہ ہے جو درگاہ الٰہی کی طرف رہبری کرے۔

۳ فرمایا۔ درویش وہ ہے جو اپنے پیر کے تابع فرمان رہے۔

۴ فرمایا۔ درویش وہ ہے جس نے اپنے آپ کو دنیاوی تعلقات سے بچا لیا۔

۵ فرمایا۔ درویش کو رضا تسلیم پر کاربند رہنا چاہیئے اور اپنا سب کچھ پیر کے حوالہ کر دینا چاہیے۔

۶ فرمایا۔ فقیری نابود ہونے کو کہتے ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

۷ فرمایا۔ رزق حلال کھانے سے ذوق شوق بڑھ جاتا ہے۔

۸ فرمایا۔ استجابت دعا کے دو پر ہیں۔ رزق حلال۔ صدق مقال۔

۹ فرمایا۔ نماز پڑھنا فلاح دارین کا سرمایہ ہے۔

۱۰ فرمایا۔ توحید کی نماز کا وضو خون جگر سے ہوتا ہے۔

۱۱ فرمایا۔ حقیقی مسلمان وہ ہے جس سے کوئی شخص رنجیدہ نہ ہو۔

۱۲ فرمایا۔ وجود کا فنا کرنا اصل مقصود ہے۔ پہلے بھی فنا تھا۔ آخر بھی فنا ہوگا۔

۱۳ فرمایا۔ فلاح دین و دنیا کے لئے درود ہزارہ اور کلمہ طیبہ پڑھنا۔ اور اس پر مداومت کرنا بہتر ہے۔

۱۴ فرمایا۔ ذاکر اگر ذکر لسانی سے تھک جاوے تو ذکر قلب کرے۔ اگر اس سے تھک جاوے تو فکر میں مشغول ہو جاوے اور مراقبہ کرے۔

۱۵ فرمایا۔ جو شخص احمد سے دور ہوگا وہ احد سے دور ہوگا۔

معترفین کمالات

آپ کے متعلق بزرگوں نے کچھ تعریفی کلمات فرمائے ہیں۔

(۱) ایک تبہ بچپن میں آپ سید مدد یاسین قادری مقیم شاہی حجروی رح کی مجلس میں حاضر ہوئے اور سلام و آداب بجا لائے۔ انہوں نے فرمایا۔ یہ لڑکا بڑا ذہین اور لائق ہوگا۔

(۲) مولانا حافظ جمال الدین نقشبندی مجددی توکلی رح فرمایا کرتے تھے۔

"میاں محمد دین نوشاہی شرقپوری رح کے چہرہ سے آثار رشد ظاہر ہوتے ہیں۔"

(۳) میاں شیر محمد نقشبندی مجددی شرقپوری رح فرمایا کرتے تھے۔

"میاں محمد دین نوشاہی صورت اور سیرت میں سلف صالحین کا نمونہ ہیں۔"

آپ کے نواسہ میاں غلام محی الدین ولد میاں غلام رسول کو نامل سکول صوبہ میں داخل کرانا چاہتے تھے۔ میاں شیر محمد صاحب نے اپنے مرید خاص حافظ [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

مدارس لاہور کو سفارشی رقعہ لکھ کر دیا۔ جو یہ ہے۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ حافظ۔ مسلم درگور و مسلمانی در کتاب۔ حامل رقعہ ہذا ہمارے شہر کے بزرگوں کی اولاد سے ہے۔ وا اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ انتہا۔"

بیویاں اور اولاد

— آپ کی دو بیویاں تھیں۔

۱۔ مسمات سائرہ بی بی دختر میاں محمد بخش ولد میاں معصوم شاہ نوشاہی سرتیوری۔ یہ شادی سمت ۱۹۲۳ ایکہزار نوسو تیئیس بکرمی مطابق ۱۸۶۷ء ایکہزار آٹھ سو ستر عیسوی میں ہوئی۔

۲۔ مسمات بیگم بی بی دختر میاں رشید الدین ولد میاں غلام مصطفےٰ نوشاہی سرتیوری۔ یہ شادی سمت ۱۹۵۵ ایکہزار نوسو پچپن بکرمی مطابق ۱۸۹۹ء ایکہزار آٹھ سو ننانوے عیسوی میں ہوئی۔

— آپ کے پانچ بیٹے ہوئے۔ ۱ میراں بخش۔ ۲ نواب علی۔ ۳ کرم الٰہی۔ ۴ محمد شفیع۔ ۵ معراج الدین یہ پہلی بیوی سے تھے۔ سب طفولیت میں فوت ہو گئے۔

— آپ کی سات بیٹیاں تھیں۔ ۱ امیر النسا۔ ۲ کرم النسا۔ ۳ مختاور بی بی۔ ۴ فاطمہ بی بی۔ ۵ نور بی بی یہ پہلی بیوی سے تھیں۔ ۶ اللہ دتی بی۔ ۷ حسین بی بی۔ یہ دوسری بیوی سے تھیں۔

یارانِ طریقت | آپ کے مرید بہت تھے۔ کچھ احباب کے نام لکھے جاتے ہیں۔

۱ مولوی محمد حیات ولد میاں غلام رسول قوم راں۔ نواحہ سرتیور ضلع شیخوپورہ

۲ میاں غلام محی الدین ولد میاں غلام رسول ۵ " "

۳ حکیم غلام یٰسین ولد میاں غلام رسول ۵ " "

۴ سراج الدین پروکہ ۵ جھگیاں پروکہ "

Marfat.com
Marfat.com

۵	احمدالدین ارائیں	ھڑکی	شیخوپورہ
۶	محمدالدین ارائیں	مڑھی	〃
۷	فضل الدین ارائیں	〃	〃
۸	محمد شفیع زرگر	بٹرڈے	〃
۹	مہر جھنڈا	ھرنگ	لاہور
۱۰	امام الدین دکاندار	〃	〃
۱۱	سید مشوبعلی اور سیر	〃	〃
۱۲	محمدالدین ارائیں	چاہ میراں	〃
۱۳	محمد جہانگیر ولد نظام الدین	شاہ عالمی دروازہ	〃
۱۴	سائیس خدا بخش	امرسدھو	〃
۱۵	مستری الہ دین لوہار	〃	〃
۱۶	شیخ فضل الدین	〃	〃
۱۷	اللہ دتہ ماچھی	〃	〃
۱۸	علم الدین ولد محمدالدین نمبردار	بگھیاڑوالہ	〃
۱۹	جلال الدین ولد بہادر	〃	〃
۲۰	نظام الدین ولد بہادر	〃	〃
۲۱	سراج الدین ولد غلام محمد ارائیں	واہگہ	
۲۲	شہاب دین ولد غلام محمد ارائیں	〃	
۲۳	محمد شفیع ولد علی محمد	〃	
۲۴	رمضان ولد الہ دین	〃	
۲۵	حسن ولد عمرالدین ماچھی	〃	

Marfat.com
Marfat.com

۲۶	[illegible] الدین [illegible]	داہگرے	لاہور
۲۷	سراج الدین کشمیری چوکیدار	〃	〃
۲۸	امام الدین کشمیری	〃	〃
۲۹	بھاگ ولد چراغ ارائیں	بینسی نگر	〃
۳۰	ہیندا سپال	〃	〃
۳۱	امام الدین ولد ہیندا سپال	〃	〃
۳۲	کالو اوڈ	〃	〃
۳۳	غلام محمد ملہو	جلیانہ	〃
۳۴	ٹہلا بلوچ	شیر وکانہ	〃
۳۵	پیرا بدھ ولد محمد بخش بافندہ	سمبڑیال	سیالکوٹ
۳۶	اللہ بخش ولد حاجی	〃	〃

تاریخ وفات | میاں محمد دین شرقپوری کی وفات بعمر چوراسی سال شب پنجشنبہ چھبیسویں شعبان ۱۳۵۵ھ ایکہزار تین سو پچپن ہجری مطابق گیارہویں نومبر ۱۹۳۶ء ایکہزار نو سو چھتیس عیسوی میں بعہد سلطنت ایڈورڈ ہشتم بن جارج پنجم ہوئی سنہ پیدائش ہجری تھا۔

مدفن | آپ کی قبر۔ قصبہ شرقپور۔ ضلع شیخوپورہ میں چاہ کھجرے والا پر حافظ محمد یعقوب کے جوار میں ہے۔

قطعۂ تاریخ

از کتاب اعجاز التواریخ۔ مصنفہ سید سراج الدین شاہ

پیشوائے کاملاں حضرت محمد دین فقیر — رخت برلست از جہاں آں شیخ ہر برنا و پیر
صاحب زہد و ریاضت صوفی اہل صفا — ہر فکردہ عمر خود در یاد حق رو شنضمیر
زینت منبر چراغ مسجد دین نبی — خاندان نوشہی را ذات او بد بر نشیر

Marfat.com
Marfat.com

چونکہ دائم وردِ او ذکرِ الٰہی بودہ است — پیش از رحلت شدہ مشغول آں دلگیر

وقتِ رحلت بود مستغرق بذاتِ احدیت — محو در ذکرِ خدا کردہ سفر آں دستگیر

نصف شب وقتِ مبارک ہم ز شعبان بست و شش — کرد پرواز از قفس آں طائرِ قدسی نظیر

چوں شرافت جست تاریخش شدہ از حق ندا

طائرِ جنت برفت آں مرغِ لاہوتی سفیر

۱۳۵۵ھ

شجرۂ اولادِ دختری میاں محمد دین شرقپوری رح

میاں محمد دین ولد علی محمد شرقپوری رح کی چار نواسے ہیں، مولوی محمد حیات، میاں غلام محی الدین، حکیم غلام حسین، میاں محمد عالم۔ چاروں اسوقت ۱۳۹۱ھ میں موجود ہیں۔

— مولوی محمد حیات صاحب اہلِ علم خاندان نوشاہی کے محب ہیں۔ شرقپور سے سکونت منتقل کر کے کرشن نگر لاہور [مچھگیاں سگیاں] میں چند سال سے رہائش پذیر ہیں۔ چند کتابوں کے مولف ہیں۔

۱۔ گلزار نوشاہی (فیض مصطفائی) ۱۳۴۵ھ میں تالیف کی۔ اس میں اپنے سلسلہ نوشاہیہ کے حالات لکھے ہیں۔ حضرت نوشہ صاحب، حضرت پیچیار صاحب، شاہ مراد شرقپوری رح کے خصوصی احوال ہیں

۲۔ اذکار الصالحین۔ بدھوار یکم ربیع الاول ۱۳۵۶ھ کو تالیف مکمل ہوئی۔ اس میں اپنے ننھال کے بزرگوں کے حالات درج کئے ہیں۔ اس کی ترتیب مولوی صاحب نے فقیر (شرافت سے) کرائی تھی۔

۳۔ مخزن الفقاریہ المعروف معمولاتِ نوشاہیہ۔ سال تکمیل ۱۳۵۶ھ اس میں سلسلہ نوشاہیہ کے کئے ہیں، یہ بھی مجھ سے (شرافت سے) مرتب کرائی گئی تھی۔

۴۔ اوراد نوشاہی۔ اس میں دعائے کاشفہ، پنج گنجہ، ہفت کانی، اسمائے حسنا، منظوم شجرہ شریف وغیرہ درج کئے ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

مولوی صاحب میرے احباب سے ہیں۔ لیکن چند روز ہوئے ہیں نے اُن کے مسودات میں ایک کاغذ دیکھا۔ جو انہوں نے میرے خلاف لکھ کر رکھا ہوا ہے۔ اور میری مخالف پارٹی ہاشمیہ نعلویہ کی تائید میں لکھا ہے۔ مولوی صاحب کی عمر اس وقت ۱۳۹۱ھ میں اکہتر سال ہے ان کے دو بیٹے ہیں۔

اول۔ میاں خادم میراں پٹواری محکمہ اوقاف لاہور۔ دوم میاں فضل میراں گوہر ایم اے اردو۔ نگران انجمن ترقی ادب کلب روڈ ۳۔ لاہور۔ یہ ادب میں اچھا کام کر رہے ہیں۔

— میاں غلام محی الدین ولد میاں غلام رسول۔ متولد ۱۳۲۵ھ یہ لاہور۔ سانده میں رہتے ہیں۔ پہلے سکول ماسٹر رہے۔ اب امام مسجد ہیں۔ ان کے تین بیٹے ہیں۔

۱ میاں عبدالحمید۔ بی اے۔ ملازم محکمہ سوئی گیس۔

۲ میاں محمد جاوید۔ متعلم بی اے۔ ایم او کالج لاہور۔

۳ میاں محمد افضل۔ میٹرک پاس ہے۔ اب ریڈیو مکینک ہے

— میاں حکیم غلام حسین متولد ۱۳۳۵ھ / ۱۹۱۶ء طب میاں حکیم نیک محمد صاحب شرقپوری سے پڑھی ہے۔ انہیں کی دلادی سے مشرف ہوئے۔ آجکل لاہور۔ چوک بھونڈپورہ میں دواخانہ بنام دارالحکمت کھولا ہوا ہے۔ تجربہ کار۔ نیک خلاق ہیں۔ ان کے چھ بیٹے ہیں۔

۱ میاں غلام غوث حکیم حاذق سند یافتہ طبیہ کالج لاہور۔ گولڈ میڈلسٹ ایم اے اکنامکس

۲ میاں غلام صمدانی پروفیسر ایم۔ ایس۔ سی۔ پنجاب انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور۔

۳ محمد سلیم متعلم ایف ایس سی ایم لد کالج لاہور۔

۴ محمد متین متعلم جماعت ہشتم گورنمنٹ ہائی سکول باغبانپورہ لاہور۔

۵ سجاد ولی۔ متعلم جماعت چہارم۔ گورنمنٹ پرائمری سکول شالامار باغ۔ لاہور۔

۶ ناصر۔ متعلم جماعت اول۔ یہ سب ذی حیات ۱۳۹۱ھ میں موجود ہیں۔

— میاں محمد عالم ولد میاں غلام رسول متولد ۱۳۲۰ھ کے تین بیٹے ہیں۔ میاں غلام مصطفےٰ بیٹرک پاس ہے کاتب روزنامہ کوہستان لاہور۔ غلام مصطفےٰ زمینداری کرتا ہے۔ نثار علی متعلم جماعت ہشتم گورنمنٹ ہائی سکول شرقپور۔

Marfat.com
Marfat.com

(۶۵)

محمد شاہ و محمد ماہ

مولانا مولوی محمد شاہ و محمد ماہ قریشی نوشہروی

نسب نامہ | محمد شاہ بن محمد عاقل
محمد ماہ بن محمد اکبر
پسران میاں عبدالعزیز بن میاں نعمت اللہ بن میاں جواہر بن میاں عبدالشکور بن میاں شیر محمد بن میاں تاج الدین بن میاں علم الدین بن میاں محمد بن شاہ جھنڈا بن شاہ علاؤل بن شیخ بدرالملک بن شیخ داؤد بن شیخ سبحان بن شیخ کمال بن شیخ شان بن شیخ عبدالغفار بن شیخ عبدالمنان بن شیخ شمال بن سید محمد بن شیخ عطار بن شیخ عبدالرحمٰن بن شیخ یحییٰ بن شیخ تاج الدین بن شیخ شہام بن شیخ عبدالصمد بن شیخ محمد بن شیخ شہاب الدین بن شیخ عجائب الدین بن امیر سہیل بن عون بن حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ۔ [1]

وطن اور سکونت | یہ دونو بھائی اہل علم و فضل تھے۔ اپنے آباء وطن سے کچھ عرصہ علاقہ راولپنڈی سے چل کر نوشہرہ شریف ضلع گجرات میں آئے۔ اور یہاں ہی سلطان بن سلطان محمد صاحب پچیاری نوشہروی رح کے مرید ہو گئے۔ [illegible] میں رہنے کا حکم دیا۔ چنانچہ نانو وال اور نوشہرہ کی امامت [illegible] ہوئی۔ بلکہ اولاد پچیار پیر رح کے اکثر افراد نے ان دونو بزرگواروں سے [illegible]

[1] یہ شجرہ نسب میں نے مولوی فضل حسین والد مولوی محمد عظیم قریشی امام مسجد [illegible] ضلع گجرات کے کاغذات سے لکھا۔ لیکن کتب انساب و تاریخ سے ثابت [illegible] نسل نہیں چلی۔ حضرت علی رض کے صرف پانچ بیٹوں کی نسل دنیا میں باقی [illegible] عباس علمدار رض اور حسن المثنیٰ رض [illegible] شاہ قلمی جلد دوم ص ۷۰۷ [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

کرامت

مولوی محمد شاہ صاحب رح ایک روز گھوڑے کے لئے گھاس لینے گئے اور سارا دن بیلہ میں نوافل پڑھتے رہے۔ شام کو تھوڑا سا گھاس لے کر سر پر رکھا۔ لوگوں نے دیکھا کہ گھاس کی گٹھڑی سر سے اوپر آرہی تھی۔

دو بھائیوں میں سے مولوی محمد ماہ صاحب بے اولاد فوت ہوئے۔

شجرۂ اولاد مولوی محمد شاہ قریشی نوشہروی

- مولوی محمد شاہ صاحب کے تین بیٹے تھے۔ میاں نصر اللہ۔ میاں حفیظ اللہ اور میاں عصمت اللہ۔
- میاں نصر اللہ کے تین بیٹے تھے۔ میاں علی اکبر۔ میاں چراغدین اور میاں علم الدین۔
- میاں علی اکبر کے تین بیٹے تھے۔ میاں امام الدین لاولد۔ میاں فضل احمد اور حافظ محمد حسین
- میاں فضل احمد کے دو بیٹے تھے۔ میاں محمد حسن اور میاں غلام حسن۔
- میاں محمد حسن کے دو لڑکے محمد شریف اور محمد لطیف موجود ہیں۔
- میاں غلام حسن ولد فضل احمد کے چار بیٹے محمد اعظم۔ محمد اسلم۔ محمد نذیر اور محمد تسیر موجود ہیں۔
- حافظ محمد حسین ولد علی اکبر کے دو بیٹے تھے۔ مولوی شیخ احمد اور میاں نور احمد
- مولوی شیخ احمد کا ایک بیٹا محمد شریف موجود ہے۔
- میاں نور احمد ولد حافظ محمد حسین کے دو بیٹے محمد شریف اور عبدالرشید موجود ہیں۔
- میاں چراغدین ولد نصر اللہ کے پانچ بیٹے تھے۔ میاں پیر بخش۔ میاں محمد بخش۔ میاں الٰہی بخش۔ میاں نبی بخش۔ میاں مُلّاں۔ موخرالذکر تینوں لاولد فوت ہوئے۔
- میاں پیر بخش کے دو بیٹے تھے۔ میاں محمد چراغ اور میاں عطا محمد۔
- میاں محمد بخش ولد چراغدین کا ایک بیٹا تھا نام تھا۔ جو لاولد فوت ہوا۔
- میاں علم الدین ولد نصر اللہ کے تین بیٹے تھے۔ میاں محمد عظیم۔ مولوی محمد ابراہیم

Marfat.com
Marfat.com

اور میاں غلام محمد لاولد۔

- میاں محمد عظیم کے پانچ بیٹے ہوئے۔ مولوی فضل حسین۔ میاں کرم الٰہی۔ میاں نذیر حسین لاولد۔ میاں شبیر حسین۔ مولوی فیروز حسین۔

- مولوی فضل حسین صاحب۔ چک ۵۸ علاقہ بوسال تحصیل بھالیہ ضلع گجرات میں امام مسجد تھے۔ نقشبندی سلسلہ میں پیر سید احمد چوراہی کے مرید تھے۔ صاحب علم خوش مزاج تھے۔ میرے والد صاحب اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صدا[illegible] ماہی رحمۃ اللہ علیہ کے خاص احباب میں سے تھے۔ اُن کے مجلس نشین تھے۔ اور اُن کے [illegible] وقت ہونے کا اعتقاد رکھتے تھے۔ اِن کے دو بیٹے محمد یعقوب اور محمد مسعود اسوقت ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء میں موجود ہیں۔

- میاں کرم الٰہی ولد محمد عظیم کے دو بیٹے فیض رسول اور عبدالرشید موجود ہیں۔

- مولوی فیروز حسین ولد محمد عظیم۔ ۱۳۴۷ھ میں میری (شرافت کی) مجلس میں بیٹھتے رہے اور سائیں خدا بخش فقیر نوشاہی مرحوم کے گانے بجانے پر ان کو وجد ہوا کرتا تھا۔ اب ضلع سرگودھا کے کسی گاؤں میں مقیم ہیں۔ اور فن مناظرہ میں خاصی دسترس رکھتے ہیں۔ ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء میں موجود ہیں۔

- مولوی محمد ابراہیم ولد علم الدین۔ صاحب علم اور خوشنویس تھے۔ ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب اعجاز موسوی اور جواہر خمسہ ان کے بیٹے کے پاس میں نے دیکھی ہیں۔ اسرار قادر انہیں کے مکتوبہ نسخہ سے میں نے اپنا نسخہ نقل کیا تھا۔ ان کے ایک ہی فرزند مولوی عطاء الٰہی ہیں۔

- مولوی عطاء الٰہی مدت العمر ابوالفتح والی۔ علاقہ دریرآباد میں سکونت گزین رہے۔ اب کئی سال سے موضع رچھاڑا متصل سوہدرہ میں چلے گئے ہیں۔ میرے والد صاحب اعلیٰحضرت نوشاہی رح کے احباب میں سے تھے۔ میرے ساتھ بھی محبت رکھتے ہیں۔ اسوقت موجود ہیں اولاد نرینہ نہیں رکھتے۔

Marfat.com
Marfat.com

(٦٦)

محمد غوث

میاں محمد غوث وزیر آبادیؒ

والد کا نام حافظ بدھا بن حافظ محمد واصل صاحب تھا۔ شہر وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے۔ آپ حضرت مولانا حکیم سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق ابن حضرت مولانا سید حافظ نور اللہ صاحب نوشاہی برخورداری ساہنیالوی رح کے مرید پیر سیخ الیقین تھے۔

قدم نبوی کی سند شریف ایک پتھر جس پر حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا نقش قدم مبارک ثبت ہے۔ آباؤ اجداد سے آپ کی ملکیت میں تھا۔ آپ نے وہ اپنے پیر و مرشد کو ہدیہ میں دے دیا۔ اور یہ تحریر کر دی۔ ھوالمعز

" منکہ مسمی محمد غوث ولد حافظ صاحب حافظ بدھا مرحوم جیو ولد حافظ محمد واصل جیو طالب العلم متوطن قصبہ وزیر آباد ساکن حال در قصبہ رسول نگر اقرار مے نمائم بصحت عقل و ثبات نفس حین جواز تصرفانہ بلا اکراہ و اجبار برضائے در غیبت خود بریں وجہ کہ قدم مبارک رسول صلی اللہ علیہ وسلم در ملکیت و تصرف از آباؤ اجداد من مقرر ست الحال بحضور ثقات مسلمین عادلین شاہدین تملیک میاں الٰہی بخش ولد میانصاحب میاں نور اللہ جیو و فتح محمد ولد میاں ضیاء اللہ جیو بنا بر قدوۃ الواصلین حضرت نوشہ گنج بخش قدس سرہٗ کردہ۔ و میاں الٰہی بخش و فتح محمد مذکوران این تملیک مذکور را قبول کردند و وقع الایجاب والقبول۔ دراں مجلس تملیک نمود۔ بنابراں این چند کلمہ بحضور ثقات مسلمین عادلین شاہدین نوشتہ دادہ شد۔ اگر من بعد ہذا من مقر یا کسان دعوٰی و دخلے نمائم عند الشرع شریف و مردم معتبر نامسموع باشم " [1]

---

[1] حیات شاہ الٰہی بخش نوشاہی [کلید بخشش] شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

(۶۷)

مستان شاہ

سائیں مستان شاہ کلیر والیؒ

آپ قوم لدائیں سے تھے۔ آبائی وطن موضع میانہ ہزارہ متصل تخت ہزارہ دریائے چناب کے شمالی کنارہ پر تھا۔ جو ضلع سرگودھا میں ایک گاؤں ہے۔

واقعہ توبہ آپ جوانی میں چوری اور ڈاکہ زنی بہت کیا کرتے تھے۔ ایکبار کسی گاؤں میں شادی تھی۔ رات کو شادی والوں کے گھر جا پڑے۔ اور عورتوں کے زیور اتارنے لگے۔ انہوں نے پکڑ لیا، اور زنجیروں سے جکڑ دیا۔ آپ نے بہتیرا زور لگایا۔ مگر کچھ نہ بنا آخر آپ نے حضرت شاہ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑیوالہ رح کی روحانیت سے استمداد کی۔ فوراً وہ زنجیریں ٹوٹ گئیں اور آپ رہا ہو کر سیدھے بھڑی شریف پہنچے۔ آگے حضرت میاں امام شاہ ولد میاں نور شاہ رحمانی درگاہ شریف میں بیٹھے تھے۔ اُن کی بیعت ہو کر گذشتہ گناہوں سے توبہ کی۔

مجاورت درگاہ رحمانیہ اور عطائے خلافت آپ تیس سال درگاہ شریف رحمانیہ کے مجاور وجاروب کش رہے۔ پھر مرشد صاحب نے آپ کو خلافت و اجازت سے نوازا اور فرمایا کہ اب شادی کرلو۔ چنانچہ آپ مِڈھ رانجھہ ضلع سرگودھا میں اپنی شادی کی اور پیر صاحب کے حکم کے مطابق موضع کلیر والہ میں سکونت اختیار کی۔

کرامات

آپ شریعت و طریقت کے عامل۔ صاحب زہد و ریاضت تھے۔ کرامتیں آپ سے ظہور میں آتی تھیں۔ جو شخص آپ کے ساتھ اڑا سزایاب ہوا

Marfat.com
Marfat.com

دشمن کا سزا پانا | منقول ہے کہ مسمی فتح دین طور آپ کو تنگ کیا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ یہاں سے نکل جاؤ۔ آپ خاموش ہو رہتے۔ ایکدن آپ نماز پڑھنے کے واسطے مسجد میں گئے تھے کہ وہ آپ کی چارپائی اُٹھا کر گاؤں سے باہر رکھ آیا۔ آپ کو پتہ چلا تو فرمایا کہ اُس نے ہم کو نکالنے کی کوشش کی ہے۔ ہم نے اُس کو گاؤں سے نکال دیا ہے۔ چنانچہ اُس کے چار لڑکے تھے چاروں مر گئے۔ مال مویشی بھی مر گیا۔ اور خود خستہ حال ہو کر گاؤں سے نکل گیا۔ اور پیر کوٹ جا مرا۔

مخالف کو سزا ملنا | منقول ہے کہ مسمی لہنا سنگھ چندھڑ کو بعہدِ حکومتِ مخالفہ معاملہ وصول نہ ہو سکنے کی وجہ سے سپاہیوں نے گرفتار کر لیا۔ آپ وہاں گئے۔ اور بارہ روپے کھتری سے قرضہ لے کر اُس کا لگان ادا کر کے اُس کو رہا کرایا۔ چار سال کے بعد اُس کھتری نے آپ سے قرضہ مانگا۔ آپ نے لہنا سنگھ سے طلب کیا۔ وہ انکار کر گیا۔ اور کچھ سخت کلامی سے پیش آیا۔ آپ نے اُسی وقت یہ کلمات کہے۔

"فقیر دا چور۔ نہ ڈھگی نہ ڈھور۔ نہ کفن نہ گور۔ نہ ہور نہ ہور" اس کے بعد اس کا سارا اہل و عیال تباہ ہو گیا۔

اولاد | آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱ سائیں محمد الدین سجادہ نشین۔ کلیر والہ ضلع گوجرانوالہ
۲ سائیں علم الدین۔ "
۳ سائیں عبداللہ منصور والی "

یارانِ طریقت | آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱ سائیں محمد الدین فرزند اکبر
۲ سائیں علم الدین فرزند ثانی
۳ سید محمد شاہ ؒ

Marfat.com
Marfat.com

۴	سید فتح شاہ رح	منصورالی ضلع گوجرانوالہ	
۵	سید غلام علی شاہ رح	بدوچیدا	سیالکوٹ
۶	پیر نواب علی شاہ قریشی رح	〃	〃
۷	سائیں امام شاہ رح	〃	〃
۸	سائیں احمد شاہ رح	〃	〃
۹	سائیں جواہر شاہ رح	〃	〃
۱۰	سائیں دولو شاہ رح	〃	〃
۱۱	سائیں شیرے شاہ رح	〃	〃
۱۲	چودھری کھیڑا سفید پوش	چک جھمرہ	لائل پور
۱۳	سائیں فتح الدین	محلہ حاجی پورہ	سیالکوٹ

واقعہ وفات

آپ عمر کے آخری ایام میں دوستوں سے رخصت ہو کر امرتسر کے علاقہ میں سفر چلے گئے۔ اتاری تمام سنگھ میں ڈانگ سے گر کر کچھ چوٹ آئی۔ چند دن ہسپتال میں رہے۔ وہیں وفات ہو گئی۔ ڈاکٹر لوہنی سکونت اور اپنے فرزندوں اور مریدوں کا پتہ لکھوا دیا، اور کہا کہ خبر کر دینا۔ چنانچہ وہیں دفن ہوئے۔ چار ماہ تک ڈاکٹر نے اولاد کو اطلاع نہ دی۔ آخر آپ نے اس کو خواب میں مل کر سخت تنبیہ کی۔ پھر اس نے پتہ کیا تو اولاد نے جا کر آپ کو وہاں سے نکالا اور صندوق میں ڈال کر گوجرانوالہ لے آئے۔ وہاں سے بھڑی شریف، دربار حضرت پاک صاحب پر لائے۔ وہاں سے صاحبزادگان رحمانیہ نے حکم دیا تو آپ کو کلیہ والہ ضلع گوجرانوالہ میں لا کر دفن کیا گیا۔

تاریخ وفات | سائیں مستان شاہ کی وفات سوموار۔ آٹھویں رجب ۱۲۹۵ھ ایکہزار

Marfat.com
Marfat.com

دوسو پچانوے ہجری مطابق آٹھویں جولائی ۱۸۷۸ء ایکہزار آٹھ سو اٹھہتر عیسوی بموافق پچیسویں ۲۵ ماہ ۱۹۳۵ء ایکہزار نو سو پینتیس بکرمی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی ۔ سنہ ۲۱ جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر کوٹلی امیر سنگھ۔ المعروف کلیر والہ نوال المشہور کلیر والہ میانیاں میں ہے۔ گاؤں سے مشرق کی طرف تقریباً دو فرلانگ کے فاصلہ پر ہے۔ پختہ چاردیواری ہے جس میں تین ۳ قبریں ہیں۔ مغربی قبر آپ کی اور مشرقی آپ کے بیٹے میاں محمد الدین کی۔ اور درمیانی قبر آپ کے پوتے میاں عبدالعزیز ولد میاں محمد الدین کی ہے۔

آپ کا عرس ہر سال پچیسویں ۲۵ ماہ کو ہوتا ہے۔ سنہ ۱۳۵۷ھ میں میں بھی وہاں گیا تھا۔

مادۂ تاریخ

"آفتاب ضیاء" ۱۲۹۵ھ

شجرۂ اولادِ سائیں مستان شاہ کلیر والہ

سائیں مستان شاہ کے تین ۳ بیٹے تھے۔ میاں محمد الدین۔ میاں علم الدین اور میاں عبداللہ ولد

۔ میاں محمد الدین کے چار ۴ بیٹے ہوئے۔ میاں عبدالعزیز۔ میاں اللہ بخش۔ میاں محمد عبداللہ۔ مولوی عبدالرحمٰن۔

۔ میاں عبدالعزیز کے چار بیٹے ہوئے۔ میاں غلام رسول۔ میاں عبداللطیف۔ میاں محمد لطیف ولد ۔ میاں محمد شریف۔ یہ تینوں بھائی ۱۳۷۷ھ ۱۹۵۸ء میں موجود ہیں۔

۔ میاں غلام رسول کا ایک لڑکا۔ محمد اکبر موجود ہے۔

۔ میاں اللہ بخش ولد میاں محمد الدین موجود ہے۔ اس کے پانچ ۵ بیٹے ہیں۔ میاں [illegible] الرشید۔ مولوی محمد مسلم۔ میاں غلام دستگیر۔ میاں [illegible] درمیاں محمد نعیم [illegible] موجود ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

- میاں عبدالرشید کا ایک لڑکا حفیظ اللہ موجود ہے۔
- مولوی محمد سلم صاحب ولد میاں اللہ بخش۔ ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۸ء میں مجھے عرس بھری شاہ جمان پر ملے تھے۔ یہ سارا شجرہ اسوقت ان کی زبان سے لکھا گیا۔
- میاں محمد عبداللہ ولد میاں محمد الدین کا ایک فرزند میاں محمد اسمٰعیل موجود ہے۔
- مولوی عبدالرحمٰن ولد میاں محمد الدین صاحب۔ مولوی عمر الدین وزیر آبادی کے شاگرد ہیں۔ جو مولوی حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی متوفی ۱۳۳۴ھ کے اجلہ تلامذہ سے تھے۔ مذہب اہل حدیث رکھتے ہیں۔ سائیں مہر دین صاحب نوشاہی ساکن نوئیں والہ سے عقیدت رکھتے ہیں، میرے ساتھ بھی واقفیت ہے۔ اسوقت موجود ہیں۔ ان کے تین لڑکے محمد نذیر محمد سعید اور محمد نصیر موجود ہیں۔
- میاں علم الدین ولد سائیں مستان شاہ کا ایک بیٹا میاں عبدالغنی نام تھا۔
- میاں عبدالغنی کے دو بیٹے میاں عبدالحمید اور میاں محمد یوسف موجود ہیں۔
- میاں عبدالحمید کا ایک لڑکا ظفر سلیم موجود ہے۔

شجرۂ نسب سائیں مستان شاہ کلیر والہ

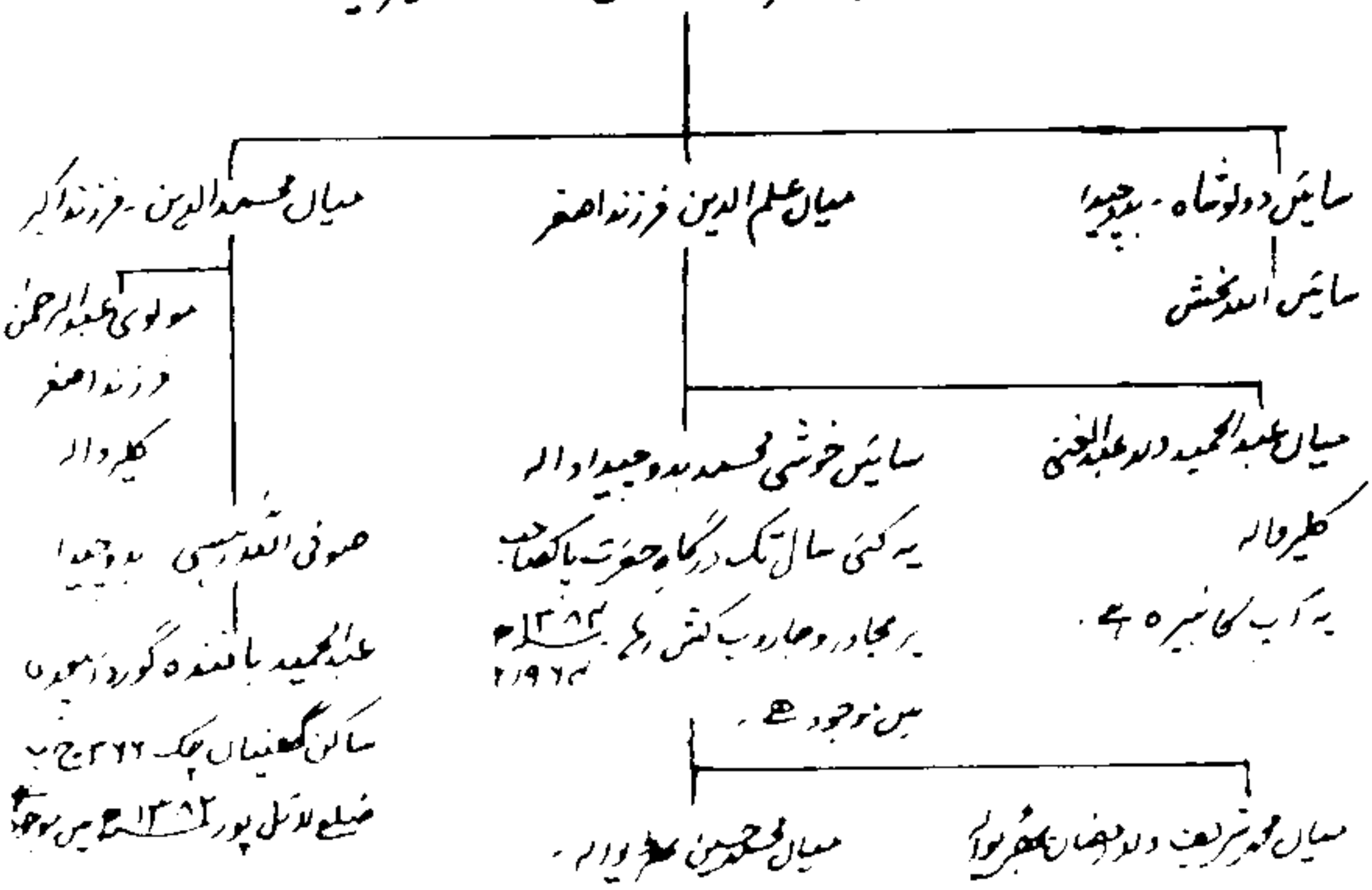

Marfat.com
Marfat.com

(۶۸)

مکھن شاہ

حضرت سید مکھن شاہ برخورداری لاہوریؒ

آپ رئیس اللادلیا تھے۔ حضرت مولانا حکیم سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق ابن سید حافظ نور الحق فرشتہ صفات برخورداری سا ہنپالوی رح کے فرزند اصغر اور مرید و خلیفہ تھے۔ فیض طریقت اور خلافت حضرت سید عمر بخش بن سید محمد بخش برخورداری رسولنگری رح سے بھی پایا۔

آپ کے حالات و کرامات اس سے پہلے شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات الاولیاء کے دوسرے طبقہ کے ساتویں باب میں بتفصیل لکھے جا چکے ہیں۔ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

مولانا آزاد سے تعلقات | مولانا محمد حسین آزاد[1] موچی دروازہ لاہور کے رہنے والے تھے۔ آپ بھی موچی دروازہ۔ لال کھوہ۔ گلی لٹھ ماراں میں سکونت رکھتے تھے۔ اس لئے آپس میں دوستانہ تعلقات تھے۔ مولانا آزاد۔ بعض اوقات اپنے احباب کے خطوط آپ کی معرفت منگایا کرتے تھے۔ چنانچہ مکاتیب آزاد میں اکاسٹھواں[61] خط آپ کے نام مندرج ہے۔ جو یہ ہے

"میاں نوشاہی جی!

میرا کوئی خط ہو تو دے دیں۔ فدوی محمد حسین آزاد عفی عنہ

۴ دسمبر ۱۸۷۶ء"

اولاد | آپ کے تین[3] بیٹے تھے۔ سید عارف حق[1]۔ سید واصل حق[2]۔ سید فضل حق[3]۔

---

[1] مولانا محمد حسین آزاد ۱۸۲۷ء / ۱۲۴۳ھ میں پیدا ہوئے۔ اور ۲۲ جنوری ۱۹۱۰ء / ۱۳۲۸ھ میں انتقال کیا۔ لاہور کربلائے گامے شاہ میں دفن ہوئے۔ دربار اکبری۔ آب حیات۔ سخندان فارس ان کی تصانیف ہیں۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

تاریخ وفات | حضرت سید مکھن شاہ صاحب کی وفات بعمر اٹھاسی سال ہوئی۔ انیسویں شعبان ۱۳۳۴ھ ایکہزار تین سو چونتیس ہجری مطابق اکیسویں جون ۱۹۱۶ء ایکہزار نو سو سولہ عیسوی کو بعہد سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ شہ سات جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار۔ گورستان حضرت بوشاہ عالیجاہ رح میں بمقام سانبیال تحریف ضلع گجرات موجود ہے۔ سنگ مرمر سے بنا ہوا ہے۔

مادہ تاریخ

"بخشش اسلام" ۱۳۳۴ھ

Marfat.com
Marfat.com

(۶۹)

مولاشاہ

بابا مولاشاہ مجیٹھوی امرتسری رح

آپ کا نام مولا بخش عرف مولاشاہ تھا۔ آپ بابا غلام محی الدین جھنگی والا رح کے مرید تھے۔ وہ مرید اپنے دادا شیخ عبدالغفور جھنگی والا رح کے۔ وہ مرید شیخ غلام مصطفےٰ جھنگی والا رح کے تھے۔ جن کا ذکر اس کتاب تذکرۃ الوتاھیہ کے تیسرے حصہ موسوم بہ معارف الابرار میں لکھا جا چکا ہے۔

ولادت۔ تربیت۔ بیعت۔ سکونت کتاب انسائیکلوپیڈیا میں ہے۔

"مولا بخش سائیں (۱۸۶۷ء / ۱۲۸۴ھ) قصبہ مجیٹھہ ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے۔ اور ضلع گورداسپور کے گاؤں دھرم کوٹ میں پرورش پائی۔ طبیعت بچپن ہی سے فقر کی طرف سے مائل تھی۔ پندرہ ۱۵ برس کی عمر میں مولوی غلام محی الدین ساکن جھنگی بخت جمال شاہ کے مرید ہوئے اور وہیں سے تصوف کی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد امرتسر کے محلہ کٹڑہ بگھیاں میں سکونت اختیار کی۔ بڑے متوکل آدمی تھے۔ اور بظاہر کوئی ذریعہ معاش نہ تھا۔ اس لئے حکومت کو ان پر شبہ گذرا۔ اور کمشنر پنجاب مسٹر وارٹن نے بلا کر ان کے ذریعہ معاش کے متعلق تحقیق کی۔ جواب میں ایک شعر کہا جو محاورہ بن کر غیر فانی ہو گیا ہے۔

؎ پلے خرچ نہ بندھے پلچھی تے درویش جہناں تکیہ رب دا انہاں رزق ہمیش

مطبوعہ قصوں میں بشنو بگا ئل سسی پنوں ہیر رانجھا اور مرزا صاحباں موجود اور متداول ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ سسی پنوں ان کی پہلی تصنیف ہے جسی سے لکھنے سے قبل چھاتی تک ایک گہرے گڑھے پانی میں بیٹھ کر تین چلے کئے تھے۔ ان چلوں کے دوران دیمک نے ان کا گوشت

Marfat.com
Marfat.com

کاٹ لیا تھا۔ مگر استغراق کا یہ عالم تھا کہ اس تکلیف کے باوجود اپنی جگہ سے نہیں ہلے۔"[۱]

تصنیفات

آپ پنجابی زبان میں اشعار کہتے تھے۔ مندرجہ ذیل کتابیں آپ کی تصنیف سے چھپ چکی ہیں

۱ قصہ سسی پنوں۔ پنجابی منظوم۔ سال تصنیف ۱۳۱۳ھ / ۱۸۹۵ء

۲ قصہ ہیر رانجھا۔ " "

۳ قصہ مرزا صاحباں " " سال تصنیف ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء

۴ قصہ بشنوں بگامل " "

قصہ بشنوں بگامل | یہ قصہ ۱۹۱۰ء میں چھپا۔ اس کا ٹائٹل والا صفحہ سطر بسطر بیان نقل کیا جاتا ہے۔ "ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ۔ ان اللہ خلق آدم علی صورتہ

الحمد للہ والمنہ

کہ دریں ایام فرخندہ انجام کتاب مستطاب در بیان علم نور وجود شہود

المسمی بہ

بشنوں بگامل

من تصنیف

زبدۃ العارفین رہنمائے طالبین ماہر رموز خفی وجلی مقبول بارگاہ

لم یزلی حقیقت آگاہ طریقت دستگاہ جناب فیض انتساب

حضرت سائیں مولانا شاہ صاحب محمد ثمو ثم الامرتسری دام فیضہ

حسب فرمائش

شیخ محمد شفیع صاحب لدھیانوی و شیخ عبدالکریم صاحب امرتسری

سنہ ۱۹۱۰ء / ۱۳۲۸ھ

در مطبع مجتبائی واقع امرتسر باہتمام منشی نبی بخش صاحب طبع شد"

Marfat.com
Marfat.com

خاتمہ کتاب | اس کتاب کے خاتمہ کے اشعار لکھے جاتے ہیں۔

خاتمۃ الکتاب وحالاتِ مصنف

امرتسر گھنیاں دے وچ کٹڑے لکھی بیٹھ کے بستو کتاب یارو
محرم مہینہ عاشورہ تاریخ تیجی وار ہفتہ شمار حساب یارو
بگا تل نوہر یانے بستو کھتر ٹی موئے شاہ دی ہرف قصاب یارو
دھرم کوٹ وچ بگیاں پرورش پائی . . . . . .
پرورش سمجھو میری دھرم کوٹ بگیاں میسر صحبت جتھے ماراں فتحیاب یارو
حالوارد وچ امرتسر مستقل سدا ہماری سیل . . . . . .
ہوئے ہندیاں دھرم کوٹ بگیاں وچ دوست چاراک چار نقاب یارو
اللہ رکھا شیخ فتح دین ارائیں کیکے زئی عطاء اللہ . . . . . .
پیر صاحب مرشد بخت جمال جھنگی خدا خدائی تا عین حجاب یارو
عبد الغفور غلام محی الدین دا پوتا علم نور وجود شہود دے باب یارو
امرتسر غلام حسین غلام محمد سید احمد دوست عشق مے توحید کتاب یارو
اثر میسر کون فساد عدم مطلق مظہر رب رسول مہتاب آفتاب یارو
ہجری سنہ تیراں سو ستائی وچ کتاب لکھی اُنی سو چوہٹھ بکرما حساب یارو
اُنی سو دس عیسائی انگریز غلبہ ہوئی ۔ ایہ ورڈ زمانہ شباب یارو
محمد رام بیان معے مفصل مجمل الف لام میم سوال جواب یارو
چار مرکب برہمند برما عشق آرام آسودگی حالت بل خدا خراب یارو
علم نور وجود شہود بستو نوں بگا موج دریا پرگٹ نیر حباب یارو
مولیٰ رب سائیں سائیں صاحب سچا سولاشاہ وچ دنیا خطاب یارو

(ختم)

Marfat.com
Marfat.com

قصہ کی سرگذشت مشرقی پنجاب کے ضلع فیروزپور کے تھانہ زیرہ کے متصل ایک گاؤں دھرم کوٹ ہے۔ وہاں گنیشن داس نوہریا نام ایک ساہوکار تھا۔ اُس کے ہاں اولاد نرینہ نہیں تھی۔ ایک جوگی کی دُعا سے لڑکا پیدا ہوا جس کا نام بگا مل رکھا گیا۔ اُس نے خوشی میں بڑی خیرات کی۔ رکن الدین زرگر۔ اور میراں بخش پروالہ کو بھی صدقہ دیا۔ اسی گاؤں میں ایک دوسرا ساہوکار نرائن داس نام بھرا رہتا تھا۔ اس کے ہاں دو لڑکے۔ بشنا و کشنا اور ایک لڑکی بشنو نام پیدا ہوئی۔ اُس کے حُسن پر بگا مل فدا ہوگیا۔ اُس نے چندر کور بھیوری کی وساطت سے اُس کو اپنے عشق سے آگاہ کیا۔ اور حسینی نائن کے گھر پہلی ملاقات ہوئی۔ اور ہمکلام ہوئے۔ اس کے بعد ان دونو کا عشق مشہور ہوگیا۔ باپ اور بھائیوں نے بشنو کو زدوکوب کیا۔ اور بالاخانہ پر محصور کر دیا۔ بشنو نے مسمی امام دین کو دس روپے دیئے۔ اور بگا مل کو اُس کے ہاں خط بھیجا۔ اور جواب منگایا۔ پھر امام دین کے وسیلہ سے رسّہ کے ذریعہ بگا مل بالاخانہ پر چڑھ گیا اور بشنو سے ملاقات کی اور باہم محبت کے عہد پختہ کئے۔ بشنو نے اپنی ایک سہیلی بھولی تیلن کو اپنا راز دار بنایا۔ اُس سے راز فاش ہوگیا۔ اور مندرجہ ذیل لڑکیوں کو بھی بتا دیا جن کے نام یہ ہیں۔ ناسوں۔ جھنڈو۔ بچھی۔ گیانو۔ رام رکھی۔ ٹھاکری۔ دھنی۔ کریو۔ لبنی۔ گرتارو۔ کرتارو۔ جیونی۔ نانکی۔ فاطمہ۔ نورجگم۔ رانی الیسری۔ پریم کور۔ لچھی۔ بنتو۔ برکتے۔ جیری۔ راجن۔ رحمو۔ سردار بیگم۔ رامو۔ آسو۔ حلیم بی بی۔ بدھو۔ منی اور کرم بی بی۔ دوسری رات پھر بگا مل بوساطت امام دین بالاخانہ پر چڑھ گیا۔ اور سوہنا حلوائی کی دکان سے کھویہ اور دس روپے کی شراب منگائی اور دونو نے استعمال کی۔ حلیم وہ چلا گیا۔ اسی طرح کچھ عرصہ میل ملاپ کا سلسلہ جاری رہا۔ ایک رات پھر جب بگا مل بشنو کے پاس پہنچا تو امام دین مذکور کے مشرکا برادروں فتو اور سُدھا نے جو کہ اُسی صحن میں رہتے تھے بشنو کے بھائیوں کو بتا دیا۔ چنانچہ کشنا۔ بشنا۔ فتو اور سُدھا کشمیری مسلح ہو کر آگئے اور بالاخانہ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔

Marfat.com
Marfat.com

بگامل کو پتہ چلا تو اُس نے دریچہ سے چھلانگ لگادی۔ گرتے ہی مرگیا۔ بشنو کے والد نرائن داس نے بھوپ سنگھ بلیچہ۔ اور اروڑ سنگھ اور الیسر سنگھ کو ایک سو روپیہ رشوت کا دیا تاکہ وہ اُس کے بیٹوں پر شہادت نہ دیں۔ تھانہ زیرہ میں رپٹ ہوئی۔ پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ نرائن داس۔ کشنا اور بشنا کو زدوکوب کی۔ انہوں نے دوسو پچاس روپے اللہ بخش منشی کو دیئے۔ اور تین سو روپیہ تھانیدار اور حوالدار کو رشوت دیئے۔ قمر دین اور پریم سنگھ سپاہیوں نے تیلیوں کو بھی مارا پیٹا۔ نرائن داس۔ کشنا۔ بشنا امام دین۔ فتو۔ اور سُدھا کو گرفتار کرکے کڑیاں لگاکر تھانہ میں لے گئے۔ نرائن داس نے ایک سو روپیہ وہاں رشوت دی۔ اُس کی اور امام دین کی ضمانت ہوگئی۔ بگامل کی لاش کو فیروزپور لے گئے۔ ملاحظہ کرنے والے ڈاکٹر کو نرائن داس نے سات سو روپیہ دیا اور سرٹیفکیٹ میں اپنے لئے کچھ گنجائش کرائی۔ جب مقدمہ عدالت میں گیا تو ملزموں پر ۳۰۲ دفعہ کا جرم عائد ہوا۔ نرائن داس نے رائی کین وکیل کیا جس کی فیس سات سو روپیہ تھی اور گنیشن داس نے جو مقتول کا باپ تھا کالی پرسن وکیل کیا۔ جب مجسٹریٹ نے سب کے بیان لئے تو بشنو نے بیان دیا کہ بگامل نے بالاخانہ سے خود چھلانگ لگائی تھی۔ اس کے بیان پر سب ملزمان بری ہو گئے۔

باراں ماہ دکافیاں | آپ کے باراں ماہ علم تجوید میں مشہور ہیں اور کئی کافیاں بھی ہیں۔ تین عدد کافیاں یہاں درج کی جاتی ہیں۔

(۱)

سردار پیراں پیر مغاں ہے

ہادی نوشہ صاحبنپالی

باطن ظاہر قدم وجوبی — متبدل بتغیر صورت خوبی

شمس و قمر دو جہاں ہے — ہادی نوشہ صاحبنپالی

Marfat.com
Marfat.com

خدا خود آ صفت مقدم — قادر مطلق عدموں عد
اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ امکاں ہے — ہادی نوشہ ساہنیالی
علی السمٰوات والارض پہ حاکم — مفتوں مظلوم محبوب ہے ظالم
دستگیراں گیر مکاں لامکاں ہے — ہادی نوشہ ساہنیالی
مفعول کون کن خالق باری — چشماں دیدا نجن کاری
زحسارے نور سُرخ لباں ہے — ہادی نوشہ ساہنیالی،
آب خاک آتش مرکب بادیم — تنزیہ بحسر حیرت امدادیم
چہار مرکب پیر پیراں ہے — ہادی نوشہ ساہنیالی
سچیار نوشہ بھری شاہ جماں — جھنگی خواجہ بخت جمال،
دائم نوشہ واحد سبحان ہے — ہادی نوشہ ساہنیالی،
مولے شاہ نخوانی — نہ جہنم مارے خوف،
مرید طالب بیگماں ہے — ہادی نوشہ ساہنیالی،

(۲)

کر علموں یار نہ لبس وے

اک علم کیہڑے کم دس وے

علم بیاں کون الف پچھانے — لام میم لکھے سو جانے
ذٰلِكَ الْكِتٰبُ موجاں اوہ جانے — بے خدا دا جس وے

اک علم کیہڑے کم دس وے

علموں پنڈت قاضی سارے — الف حد انحد علم بیارے
علم وجود مرکب چارے — علم شرک سمندر گھس وے

اک علم کیہڑے کم دس وے

Marfat.com
Marfat.com

بیمار کڑا ہی دانے بھجدے ڈاکڑ علم نال خلطاں بھجدے
اقوام کلی علم نال رجھدے نر پرگٹ ناری وس رہندے
اک علم کیہڑے کم دس دے

نال علم دے قلم گھڑینیدی بن علم نہ حرف لکھینیدی
عقل علم بناں کی سمجھینیدی جناں لبھے اوناں کر دس دے
اک علم کیہڑے کم دس دے

عامل بناں علم نہ عالم قلعے فتح لشکر کر قائم
واحد عالم الف دو نفس تے ظالم اٹھ کھوتا جلہن دھس دے
اک علم کیہڑے کم دس دے

بے الف بن علم آگہی بناں کاغذ قلم سیاہی
بن علم خدا نہ خدا ئی خاطر چوگ چڑیاں جال پھس دے
اک علم کیہڑے کم دس دے

مطلق عدم کون عدم اضافی نور شہود ہوئے شاہ کافی
معشوق عاشق تھوں منگدا معافی بھر ٹگے جھالہ روہیں دے
اک علم کیہڑے کم دس دے

(۳)

در صفت نوشہ ؒ [1]

شاہ نوشاہیاں نوشہ پیر ہادی آفتاب مظہر اقدس ذات ہے جی
بالا قمر روشن آسمان اتے سارے تاریاں دا چانن رات ہے جی
دلقد کرمنا بنی آدم قربان حیوانات جمادرت ہے جی
خدا قادر کریم دی ہستی نوشہ میم بناں احمد عزا لات ہے جی

[1] قصبہ بسرور ضلع سیالکوٹ میں حضرت شاہ نوشہ ولی کا مزار ہے۔ آپ کا سال وفات ۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء ہے۔ (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

ست گوراں کولوں گل سمجھن والی نیاتاں زندگی انسانات ہیچ
عدم اضافی وچ کون فساد سارے مولا شاہ عشق دن رات ہے جی

کتاب

ست گنج آرسی نامہ مولد شاہ للودف زیرہ متبرکہ مطبوعہ وزیر ہند پریس
واقع کوٹ نادر شہر سنہ ۱۳۵۷ھ سنہ ۱۹۳۸ء

صفت جناب پیر مرشد گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

خداوند بخشندی لوڑ تدے نے حضرت آئینہ حسن و حدہ لاشریک شاہ کیتے
ستایاں جلیاں بدلوں سوراہ دھوتی توبہ تے نجلیوں محمد گھرہ کیتے
مجبوب لو ہے چھاتی ترکھ سورگ مٹ گئے دنیا دیرا بھرمتھ اک وا کیتے
ہر ہر کے ڈبے وچ حسرت دریا جیہے خدا بندے برزخ عقدہ وا کیتے
سر تے تاج شاہی شیلی سبزی گھوڑی مصلی دیندا سجدہ امرا کیتے
توشاہی خاندان حمد لدنا شاہ بندر ہوراں جے معشوق عاشق آئے چا کیتے

(ص ۶)

سنہ ۱۳۵۵ھ سنہ ۱۹۳۶ء بعد حمد باری تعالیٰ صفحہ ۶۲

واہ واہ سلسلہ پاک توشا بیاں واجہاں خاص ہوں حضوریاں جی
سر دھر کے کیتا قرکے ایس نڑے ہر ہر ہاں وچ جناب منظوریاں جی
ہتھیئے لبھن صابر توشہ بیرسچا دامن لکھاں پیندیاں پوریاں جی
توشہ ستر محمد لدنا بھیت قدرت کچھ ظہرہ کردیاں نوریاں جی
توشہ سردے کیاں محمد بابے دنیا دین وچ اہل شعوریاں جی
کمال عجز سبا نروے بھیت عدا مولد شاہ دے غوریاں جی

سنہ مولد شاہ مطبوعہ منشی پریس سیالکوٹ سنہ ۱۳۱۴ھ

Marfat.com
Marfat.com

(۷۰)

مہتاب دین

میاں مہتاب دین ڈھبوی رح

والد کا نام میاں خدا یار بھٹی تھا۔ آباو اجداد سے موضع ڈھب چیمہ ضلع گوجرانوالہ کے امام مسجد چلے آتے تھے۔ اپنے والد کے چھوٹے بیٹے تھے۔

آپ حضرت سید خدا بخش بن سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات برخورداری رح متوفی ۱۲۷۰ھ کے اکابر خلیفوں سے تھے۔ ہر دم رضائے الٰہی پر شاکر رہتے اور متوکل علی اللہ تھے۔

میاں عمر بخش چشتی نظامی ستارکوٹی سے منقول ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ میرے مرشد عالیجاہ نے میرا بازو حضرت نوشہ صاحب رح کے ہاتھ میں پکڑایا ہوا ہے۔ مجھے کچھ خوف نہیں۔

ایک بے ادب کا سزا پانا ایک شخص پراں دتہ نام آپ کا بے ادب ہوا اور آپ کے متعلق کلمات نارواکہے۔ آپ نے غصہ سے فرمایا تو ابتر رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔[1]

سیدہ فاطمہ زہرا کی غلامی آپ کی وفات کے بعد کسی شخص نے خواب میں دیکھا کہ حضرت سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا رض براق پر سوار ہیں۔ اور آپ اُس کی باگ پکڑے ہوئے جنت میں داخل ہو رہے ہیں۔[2]

---

[1] [2] فیض محمد شاہی قلمی جلد اول۔ ص ۳۳۷۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

ن

(۷۱)

نتھا

سائیں نتھا فاضل شاہی لاہوریؒ

والد کا نام پیر بخش ولد بہادر بن میاں نور محمد لاہوری۔ قوم کمہار سے تھا۔ اس کی بیعت اپنے ہم جدی چچا میاں لدھا المعروف سائیں یقین شاہ سے تھی۔ وہ مرید شیخ عادل شاہ لاہوری رح کے تھے۔

درگاہِ فاضل شاہی کی تولیت صاحب تحقیقاتِ چشتی نے لکھا ہے کہ مکان داتا فاضل شاہ نو شاہی لاہوری رح کی محافظت اور چراغ بتی اور ختم شریف سائیں نتھا کرتا تھے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سائیں نتھا سالِ تصنیف کتاب موصوف یعنی ۱۲۸۰ھ ایکہزار دو سو اسی ہجری میں زندہ موجود تھا۔

اولاد اس کا ایک ہی لڑکا احمد نام تھا جو بے اولاد فوت ہوا

Marfat.com
Marfat.com

(۷۲)

نظام الدین

شیخ نظام الدین سلیمانی گھنگوالیؒ

آپ کے والد صاحب کا نام شیخ عطاء اللہ صاحب تھا۔ ابن شیخ عبدالھادی بن شیخ عنایت اللہ بن شیخ عبدالواحد بن شیخ رحیم داد بن حضرت شیخ سلیمان نوری قادری الملقب بہ سخی بادشاہ بھلوالیؒ۔ شیخ بدھا بن شیخ فیض بخش سلیمانی کے مرید تھے۔

آپ کا ذکر اس سے پہلے شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاھیہ کے چوتھے طبقہ کے ساتویں باب میں لکھا جا چکا ہے۔

اولاد آپ کے ایک ہی فرزند شیخ احمد صاحب تھے۔

تاریخ وفات شیخ نظام الدین کی وفات گیارہویں ذیقعد ۱۲۹۳ھ ایکہزار دوسو ترانوے ہجری مطابق اٹھائیسویں ۲۸ نومبر ۱۸۷۶ء ایکہزار آٹھ سو چھہتر عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ ۱۹ سنہ انیس جلوسی تھا۔

مدفن آپ کا مزار گھنگوال۔ ضلع سرگودھا میں ہے۔

قطعہ تاریخ

از نتیجہ طبع مولوی نجم الدین سائق وزیرآبادیؒ

ہے

پیرِ نوشا بیانِ اہلِ طریق — عموام حضرتِ نظام الدین
پیشوائے تمام ہم عہداں — صاحبِ شان و شوکت و تمکین
بستہ رختِ اقامت از دنیا — سوئے دارالبقا کشادہ جبین

Marfat.com
Marfat.com

برچنیں ماتم بصد افسوس — چشم تر ساختہ زمانہ زمین
ماہِ ذیقعد بود یازدہم — در میان دو عید با تزئین
بہرِ تاریخ او دلِ شایق — گفت۔ شد جائے او بہشت برین ۱۲۹۳ھ

منہ

حضرت نظام الدین چو شد نوشاہیاں را پیشوا — عموئی ما مہربان نے نے کہ بابا و پدر
چوں کرد رحلت زیں جہاں میساختند از بہر او — آرام گاہے او یکے عند ملیک مقتدر ۱۲۹۳ھ

دیگر

از مولوی محمد حفیظ قریشی عباسی جوکالوی

چوں نظام الدین نوشاہی از ایں دار الحزن — کرد رحلت بُرد رختے خویش در جنت برین
مرحبا صد مرحبا فرمود رضوانِ جناں — من چراغ۔ افروختم بہر تو اے حق الیقین
اللہ اگر دو بہ سازی از حروفِ من چراغ — بعد ازیں تاریخ (رحلت سال) آنحضرت حسین ۱۲۹۳

---

۱ اس سادہ تاریخ میں ایک عدد زائد ہے۔ اس سے ۱۲۹۴ھ برآمد ہوتے ہیں۔

۲ اس سادہ تاریخ میں ۶۳ عدد کم ہیں، اس سے ۱۲۳۰ھ برآمد ہوتے ہیں۔

۳ یہ تینوں قطعات تاریخ یک قلمی کاغذ پر تحریر ملے ہیں۔ جو کتاب تذکرہ نوشاہی قلمی مملوکہ شیخ مفضل حسین جلوال میں پڑا ہوا پایا گیا ہے۔ ۱۲ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۷۳)

نواب علی

حاجی الحرمین میاں نواب علی شاہ سندرپوری

خلف الرشید حاجی الحرمین میاں غلام حیدر ولد میاں دیدار بخش بن میاں کرم قلی صاحب لکھنوالی۔ شجرہ بیعت بھی اسی طرح ہے۔

ریاضت و مجاہدہ | آپ لکھنوال سے روانہ ہوئے۔ دریائے چناب سے پار موضع سُندرپور بدراں کے قریب پلکھو کے کنارہ پر چند ماہ ایک حجرہ میں بندرہ کر عبادت الٰہی میں مصروف رہے۔ جب آپ کے والد میاں غلام حیدر صاحب حج سے واپس آئے تو آپ کو چلہ سے نکالا۔ بائیں طرف جسم کو دیمک لگ گئی تھی۔ اگرچہ لکھنوال کے لوگوں نے آپ کو واپس لے جانا چاہا مگر باشندگان سندرپور نے آپ کو جانے نہ دیا۔ لہٰذا آپ وہیں سکونت پذیر ہوئے۔ [1]

اذکار الابرار ص۱۴۷ میں ہے۔

"آپ مجاہدہ نفس اور عبادت الٰہی کے واسطے پلکھوئدی کے کنارے سکونت پذیر ہوئے۔ ایک بند حجرہ میں یاد الٰہی میں مشغول ہوئے۔ چنانچہ جسم کے نچلے حصے کو دیمک لگ گئی، مگر یاد الٰہی میں کچھ فرق نہ آیا۔ مشرق سے مغرب تک آپ کا شعلۂ عشق موجزن ہوا۔"

حجرہ نشین ہونا | آپ نے پلکھو کے کنارہ۔ حجرہ میں ڈیرہ لگایا۔ دور دراز علاقوں سے مخلوق خدا حاضر ہو کر فیض حاصل کیا کرتی۔ رات کو آپ کے درویش ذکر جہر کیا کرتے تھے۔ [2]

---

[1] تاریخ بوستان ص۲۰ تا ص۲۴ [2] ایضاً ص۲۵ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

آداب شناسی | سید شیر علی ولد سید محمد شفیع صاحب برخورداری سابنیالوی رح بیان کرتے تھے کہ ایک مرتبہ سید پیر جماعت علی شاہ ثانی نقشبندی مجددی علی پوری رح نے ہمارے سامنے فرمایا کہ آداب شناسی کی تعلیم ہم کو نوشاہی خاندان سے حاصل ہوئی ہے۔ ایک دفعہ ہم سندر پور تشریف میں میاں نواب علی شاہ صاحب رح کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جوتی اُتار کر صف پر بیٹھ گئے۔ آپ نے ایک درویش کو فرمایا کہ شاہ صاحب کا جوڑا اُٹھا کر قبلہ رُخ کر دو۔ چنانچہ اُس نے ہماری جوتی کو سیدھا کر دیا۔ اُس وقت ہم کو معلوم ہُوا کہ ہر ایک کام میں آداب کو ملحوظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

حضرت نوشاہِ عالیجاہ رح کی اولاد کا احترام | آپ حضرات نوشاہیہ اور سچیارہ کا بہت احترام کرتے تھے۔ ایک بار [شرافت کے جد بزرگوار] حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ صاحب نیک اختر برخورداری سابنیالوی رح موضع گاکھڑہ کلاں (ضلع گجرات) میں تشریف لے گئے اتفاقاً وہاں آپ بھی آگئے۔ جب آپ نے سُنا کہ حضرت نوشاہِ عالیجاہ رح کے سجادہ نشین یہاں تشریف فرما ہیں تو آپ بمع جماعتِ فقرا اُن کے سلام کو حاضر ہوئے اور قدمبوسی کی۔ اور نذرانہ پیش کیا۔ [۴]

اخلاق و عادات | مولوی مقبول محمد صاحب جلالوی رح رسالہ سبیل سلسبیل [۵] میں لکھتے ہیں۔

"حضرتِ اعلےٰ صائم الدہر قائم اللیل تھے۔ نورانی صورت حلیم خلیق۔ آپ کی پیاری صورت ارادتمندوں کے قلب پر فوراً اجم جاتی۔ جب حضور کا سیر اس مُلک میں ہوتا تو ہر طرف سے ذکر جلی کی خوش ندا آتی۔ جگر تھام کر لکھتا ہوں ۱۳۱۸ھ میں آپ اس طرف

---

[۳] پیر جماعت علی شاہ ثانی شیرازی علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ میں سکونت رکھتے تھے۔ بابا فقیر محمد مجددی چوراہی متوفی ۱۳۱۵ھ کے مرید تھے۔ سہ شنبہ ۱۷ شعبان ۱۳۵۸ھ ۲ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو وفات پائی۔ کتاب انوار الاتقانی اور تنویر الاذہانی میں ان کا مفصل تذکرہ ہے۔ [۴] فیض محمد شاہی قلمی جلد اول ص ۸۰۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

تشریف لائے ۔ ابھی تھوڑے روز ہی میرے قبلہ ہادی [مولوی محمد جمیل جلالوی رح] کی وفات کو گذرے تھے ۔ میں اپنے اندوہ کا حال کیا بیان کردں ۔ جو گذر رہا تھا ۔ آپ موضع جلالہ میں تشریف لائے ۔ باقی ڈیرہ موضع میں چھوڑا اور ایک خلیفہ اور ایک خدمتگار ہمراہ لیکر میرے قبلہ کے روضہ اقدس پر میرے پاس بخیال فدوہ نوازی تشریف لائے اور نہایت لطف فرمایا ۔ بعدہٗ نظر عنایت ظاہری و باطنی بکثرت ہمیشہ فرماتے رہے ۔ آپ پر رحمتیں ہوں ۔ بندہ تہ دل سے ممنونِ احسان ہے ۔ ایک روز آپ نے ایک بامعنی جملہ فرمایا ۔ کہ مالک کا مملوک نباہے تو سب خیر ہے "

درویشوں کا لباس | آپ نے اپنے درویشوں کے واسطے یہ لباس مقرر کیا تھا ۔ جو امتیازی شان رکھتا تھا ۔ سر پر لمبے بال زلفیں ۔ اوپر سُرخ مخمل کی چار ترکی ٹوپی بلند طلادار ایسا معلوم ہوتا جیسے شاہی تاج ہے ۔ دوپٹہ جوگیہ رنگ ۔ قمیص سیاہ رنگ ۔ شلوار سفید رنگ ۔ شریعت کی پابندی کو خاص ملحوظ رکھتے تھے ۔

کرامات

احیائے موتے | سائیں صوبہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ ستراہ سندھواں میں ایک مرید کے ہاں تشریف لے گئے ۔ وہ بہت غریب مفلوک الحال تھا ۔ آپ کی موجودگی میں اُس کا سنڈھا مرگیا ۔ وہ زار زار رونے لگا ۔ آپ نے اُس کو صبر کی تلقین کی ۔ اور مُردہ سنڈھے کی لپیٹ پر لے تھپیرا ۔ وہ بحکم خدا تعالیٰ زندہ ہوگیا ۔ قادری بوستان میں ہے ۔

ے

سبحان اللہ واہ کہیا حضرت سنڈھا اُٹھ کھلوے — خلقت دیکھ عجیب کرامت شیدا عاشق ہووے
اُس دن توں لے کُل تکیفاں مستاد دیا ہویاں — نعمیاں جائے بستراوتھوں خوشیاں کرن دلجویاں

اس کے بعد وہ مرید دولتمند ہوگیا ۔ ؎

؎ قادری بوستان ص ۲۷ ۔ شرافت ۔

Marfat.com
Marfat.com

کھاری کنوآں کا میٹھا بن جانا | سید صالح شاہ شہدی ساکن کوٹ رسولپور یاں سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ سفر کرتے ہوئے موضع بردھٹہ میں پہنچے۔ میں بھی ہمرکاب تھا۔ آپ کو پیاس لگی۔ فرمایا پانی لاؤ۔ پاس کنوآں تھا۔ اُس میں سے میں پانی کا ایک پیالہ لایا۔ آپ نے پانی پی لیا۔ وہ پانی کھاری تھا۔ مریدوں نے عرض کیا۔ یاحضرت ہم کو شیریں پانی نہیں ملتا۔ آپ نے فرمایا یہ ہمارا جوٹھا اس میں ڈال دو۔ جب وہ ڈالا گیا تو کنوآں کا پانی میٹھا ہو گیا۔ جو تا حال شیریں ہے۔ ۶

فیضانِ رسالت | آپ کے درویش سائیں فرزند علی شاہ فتحپوری والے رح کی زبان سے منقول ہے کہ حضرت میانصاحب رح خود فرماتے تھے کہ ہم جب حج سے مشرف ہو کر مدینہ طیبہ گئے تو پورا ایک مہینہ وہاں حاضری دی۔ ایک رات نصف شب کے وقت جب سب لوگ سو گئے تو میں نے روضہ شریف کے سامنے بیٹھ کر اپنا دامن پھیلا دیا اور عرض والتماس کی تو روضہ مبارک کا قفل کھل کر میری گود میں گر پڑا اور دروازہ کھل گیا۔ اُس وقت جو فیضان وارد ہوا۔ وہ بیان سے باہر ہے۔ ۷

گھوڑی کی عمر بدل جانا | آپ کے صاحبزادہ میاں محمد فاضل سُندر پوری رح سے روایت ہے کہ سید روڈے شاہ ساکن سہنے والی بیعت ہونے کے واسطے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ تم کسی سید کے مرید ہو۔ اُس نے عرض کیا کہ سید کے اوصاف سب آپ میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ وہ بیعت ہو گیا۔ اُس نے ایک گھوڑی خریدی۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ گھوڑی پکڑی گئی کہ چوری کی ہے۔ روڈے شاہ گرفتار ہو گیا۔ سیدوں نے طعنہ دیا کہ سید ہو کر غیر سید کا مرید ہو گیا ہے۔ اس لئے یہ سزا پا کر رہے گا۔ حاکم نے جب سنا تو پیغام بھیجا کہ عدالت میں گھوڑی کی عمر دو سال ثابت ہو تو جائے۔ جب

---

۶ کھاری کنوآں کا میٹھا ہونا مذکور ہے۔ ۷ فیضانِ رسالت مذکور ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

عدالت میں پیش ہوا تو گھوڑی کے مالک سے پوچھا گیا۔ اُس نے کہا میری گھوڑی ۲ لنگی ہے۔ روڈے شاہ نے کہا کہ یہ گھوڑی میری ہے۔ یہ ۲ دُولگی ہے۔ جب دیکھا گیا تو درحقیقی وہ ۲ دُولگی تھی۔ اس لئے وہ روڈے شاہ کو مل گئی اور رہا ہوگیا۔ ؎

ایک مرید کو جن سے بچانا | قاضی کرم داد درویش قوم گوجر ساکن کھٹانہ سے منقول ہے کہ ایک رات نصف شب کے وقت آپ پلکھو پر سیر کر رہے تھے۔ مجھ کو فرمایا۔ وضو کے واسطے پانی کا کوزہ لاؤ۔ میں نے لا حاضر کیا۔ تھوڑا سا وضو کر کے آپ نے کوزہ ایک درخت سے دے مارا۔ وہ ٹوٹ گیا۔ پھر دوسرا کوزہ منگوایا۔ وہ بھی درخت کو مارا۔ پھر تیسرا کوزہ بھی اسی طرح توڑا۔ صبح کو ایک شخص سلام کے واسطے حاضر ہوا۔ اُس نے کہا کہ میں رات کو آپ کے سلام کے واسطے چلا تھا۔ راستہ میں مجھے ایک جن نے ڈرایا۔ میں نے میانصاحب کو یاد کیا۔ اس کو تین ۳ گولے پڑے اور وہ مرگیا۔ ؎۹

اولاد | آپ کے پانچ بیٹے تھے۔

۱ میاں محمد شاہ صاحب رح

۲ میاں انور شاہ صاحب رح

۳ میاں حسین شاہ صاحب رح

۴ میاں چراغ شاہ صاحب رح

۵ میاں محمد فاضل صاحب رح

یارانِ طریقت | رسالہ سبیل سلسبیل ص۵۵ میں ہے۔

"اس جناب عالی کے فیضِ صحبت سے اکثر مخلوق بہرہ ور ہوئی۔ حضور کے خلفاء بھی کثیر التعداد ہیں۔ بالخصوص حضور کے صاحبزادے جانشین کے دیدار سے زائرین کو خدا یاد آتا ہے۔ اور یقیناً فنا فی الشیخ ہیں۔"

؎۸ قادری بوستان ص۳۱ ؎۹ ایضاً ص۳۲ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

آپ کے مرید دیوان مست عمر ساکن کوٹلی مغلاں نے کتاب "قادری بوستان منظوم" میں
آپ کے خلیفوں۔ فقیروں کی فہرست لکھی ہے۔ جو یہاں رسمار گرامی لکھے جاتے ہیں۔

۱ میاں محمد شاہ فرزند اکبر آنجناب سنڈرپوری۔ مدفون جھارانوالہ ضلع سیالکوٹ
۲ میاں انور شاہ فرزند دوم۔ سنڈرپور۔
۳ میاں حسین شاہ فرزند سوم "
۴ میاں چراغ شاہ فرزند چہارم "
۵ میاں محمد فاضل۔ فرزند پنجم "
۶ میاں غلام نبی ولد محمد شاہ۔ نبیرہ "
۷ میاں محمد صالح ولد حسین شاہ " "
۸ میاں محمد عظیم ولد حسین شاہ " "
۹ میاں غلام محی الدین ولد حسین شاہ " "
۱۰ سید مراد شاہ "
۱۱ سائیں نامے شاہ درباری "
۱۲ سائیں الٰہی شاہ چنگڑ "
۱۳ سائیں مردان شاہ مجذوب "
۱۴ سائیں فضل شاہ اعوان خلیفہ "
۱۵ سائیں بھاں شاہ قبر کلھنوالی مدفون "
۱۶ میاں منصب دار ورڑائچ دتووالی
۱۷ سائیں گھوڑے شاہ درباری
۱۸ مولوی نواب علی شاہ خلیفہ
۱۹ سائیں عیدے شاہ اعوان ساکن [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

۲۰	سائیں فضل شاہ ۔ ساکن کالا کھانبڑا مدفون آڈا		
۲۱	سائیں نتھو شاہ فقیر	〃	
۲۲	سائیں شہیرا	〃	
۲۳	سید کامل شاہ	بخت پورہ	
۲۴	سائیں احمد شاہ خلیفہ	بُرج	
۲۵	سائیں حاکم دین نومسلم فقیر	بُوپڑا	
۲۶	سائیں جانی شاہ خلیفہ	بھاگو ڈیال	
۲۷	سائیں جانی شاہ خلیفہ	بھواؤ ۔	
۲۸	سائیں کھچے شاہ مجذوب	بھوناں وڈالہ	
۲۹	سائیں مہر شاہ فقیر	پڑتا نوالی	
۳۰	سید غفار شاہ	جاتری کے	
۳۱	سائیں دیندار فقیر	جَسپال	
۳۲	سائیں احمد شاہ	جوئے چک ۔ ضلع گوجرانوالہ	
۳۳	سید قطب شاہ	جویانوالہ ۔ ضلع شیخوپورہ	
۳۴	سائیں اللہ دتہ فقیر	جووال والی ۔ گوجرانوالہ	
۳۵	سائیں عبداللہ شاہ حجام	جھنڈول	
۳۶	میاں امام الدین فقیر	جھُلکی	
۳۷	سائیں مستان شاہ	〃	
۳۸	قاضی محمد صادق اعوان	چک قاضیاں ۔ ضلع گورداسپور	
۳۹	سید سیدن علی شاہ	چودھووال ۔ گجرات	
۴۰	میاں میراں بخش	چھینے تھیہ والے	

Marfat.com
Marfat.com

۴۱	میاں رحیم بخش	چھینے تھیرواے
۴۲	میاں محمد بخش	〃
۴۳	میاں مہر دین	〃
۴۴	سائیں حیات شاہ خلیفہ	چھیل بکی
۴۵	سائیں یقین شاہ پٹھان	حیات گڑھ
۴۶	میاں اسمٰعیل	خان پیارا ۔ ضلع گوجرانوالہ
۴۷	میاں نظام الدین بافندہ	〃 〃
۴۸	سائیں فرزند علی	دھرادیں
۴۹	سائیں کالے شاہ	〃
۵۰	سائیں گھسیٹے شاہ	دھرے
۵۱	سائیں جھنڈے شاہ	ڈگو ڈوگر
۵۲	مولوی سجاد علی	ڈھینگا
۵۳	حافظ فقیر محمد	رنگ پور
۵۴	میاں حافظ کالا	〃
۵۵	سائیں حیات شاہ	سانگے چک
۵۶	سید غلام علی شاہ	سیراوال ۔ ضلع گجرات
۵۷	حافظ محمد سعید	سبھاؤ
۵۸	سید سلطان شاہ	سدھاں ضلع گجرات
۵۹	میاں قمر الدین	〃 〃
۶۰	سائیں سلطان شاہ	سلطان ونڈ ضلع امرتسر
۶۱	سید روڈے شاہ	سہنے والی

Marfat.com
Marfat.com

۶۲	میاں خدا یار خلیفہ	شادیوال	ضلع گجرات
۶۳	سائیں نتھو شاہ	شاہدرہ	شیخوپورہ
۶۴	سائیں ودھائے شاہ	غنائت پور	گورداسپور
۶۵	میاں فرزند علی شاہ قریشی	فتحپوری	شیخوپورہ
۶۶	میاں میر شاہ کھچی	〃	〃
۶۷	میاں محمد بخش صائم الدہر	کاکے والی	
۶۸	سائیں مستان شاہ مجذوب	〃	
۶۹	میاں طالعمند رائیں	کچھلی	
۷۰	سید صالح شاہ مشہدی	کوٹ رسول پوریاں۔	گوجرانوالہ
۷۱	سائیں صوبے شاہ صائم الدہر	کوٹلی سیداں	
۷۲	میاں رمضان فقیر	〃	
۷۳	سائیں چوہڑ قلندر مشرب عرف حجام	〃	
۷۴	دیوان مست عمر خلیفہ	کوٹلی مغلاں عرف کوٹلی گنڈھیاں۔	گوجرانوالہ
۷۵	سائیں نکے شاہ جنجوعہ	کورونا نہ	
۷۶	سید ستار شاہ	کھٹانے	ضلع گجرات
۷۷	مولوی قاضی کرم داد گوجر	〃	〃
۷۸	میاں رحیم بخش خلیفہ	کھرانے	
۷۹	سائیں بوٹے شاہ خلیفہ	〃	
۸۰	سائیں حاجی شاہ خلیفہ	〃	
۸۱	سائیں مولا بخش فقیر	کھوتہ	
۸۲	میاں امام الدین	〃	

Marfat.com
Marfat.com

۸۳	میاں عبداللہ شاہ ترکھان		کھیکہ	
۸۴	سید شہابل شاہ		گوجرہ گھرتل۔	ضلع سیالکوٹ
۸۵	مولوی محمد حامد شاہ مدیر ماہنامہ انقاد نوشاہی گمٹالہ۔			گورداسپور
۸۶	پیرزادہ غلام محمد		گھمٹالہ	مدفون بھلوال شریف۔ سرگودھا
۸۷	میاں خادم الدین		〃	
۸۸	میاں فقیر محمد		گوئندکے	
۸۹	میاں قطب الدین		لدھا	متصل سیالکوٹ
۹۰	سائیں عطر شاہ خلیفہ		لویوالی	
۹۱	مولوی عبدالرحمٰن		لوہرانوالی	
۹۲	مولوی عبداللہ		〃	
۹۳	میاں محمد بخش		باجھی کے	
۹۴	میاں احمد دین نومسلم		مجیٹھا	
۹۵	سائیں شاہ محمد فقیر		مدھریانوالہ	
۹۶	سائیں گلاب شاہ خلیفہ		مردانہ	ضلع سیالکوٹ
۹۷	سائیں امام شاہ خلیفہ		〃	〃
۹۸	سائیں رمضان شاہ خلیفہ		مزنگ	لاہور
۹۹	سائیں پیر شاہ		مغل	
۱۰۰	سائیں کریم شاہ		ملکھانوالہ	
۱۰۱	سائیں چوغلے شاہ		ملوکے چک	
۱۰۲	سائیں عیدے شاہ ارائیں		مہلودالہ	
۱۰۳	سائیں بودے شاہ		مہیں	

Marfat.com
Marfat.com

۱۰۴	سائیں یقین شاہ	میانہ چک	
۱۰۵	میاں محمد دین	〃	
۱۰۶	سائیں نتھو شاہ (رائیں)	نانکے چک	ضلع سیالکوٹ
۱۰۷	میاں کرم شاہ کشمیری	واگے	〃
۱۰۸	سائیں یوسف مجذوب	〃	〃
۱۰۹	میاں وسن (اچھی عرف کھوکھر) بانیِ وسن پورہ۔	وسن پورہ	ضلع لاہور
۱۱۰	سائیں گوہر شاہ	ہرئو لا	
۱۱۱	سید بلند شاہ	ہیئر	ضلع سیالکوٹ
۱۱۲	حافظ نور الدین	〃	〃
۱۱۳	سائیں مستان علی۔ سیرانی درویش۔		

مدحیہ اشعار | آپ کی توصیف میں آپ کے مرید دیوان مست عمر نوشاہی نے بہت کچھ لکھا۔ یہاں اُن کی مدحیہ سیحرفی سے تین حروف کے اشعار درج کئے جاتے ہیں۔

ت تکیا نور انوار شعلۂ مکھ پیر دا عین جمال سرور
فنا فی الرسول وجود دا عین مظہر میرے پیر دا شان وصال سرور
سُندر پور دا لا سُندر وچ دلیاں زلفوں چمکدا نور کمال سرور
مست عمر فنا فی اللہ دا وصل دائم ظاہر جگ وچ نور مثال سرور

ث ثابت جہان وچ شان مظہر غوث پاک دے گھر دا ایہ لال سوہنا
جدھیاں پنج پُشتاں پاک ولی مظہر نوری چمکدا عجب جمال سوہنا
علی پاک دا فقر نواب غنی ہر قدم جدھا بے مثال سوہنا
مست عمر سر تاج سوہنے دا ندا اے چمک چمک کوہ طور کمال سوہنا

Marfat.com
Marfat.com

ج جان قربان فدا دل توں لکھ عاشق ہوشان منا وندے نے
تن من دھن نوں کرن قربان عاشق گیت میا نصاحب دا لاگا وندے نے
الفیاں عشق دیاں گلاں وچ پا پھر دے پلکھو والیا ذکر سنا وندے نے
مست عمر سردار یاں وار تھیں نواب علی دے شیدا سدا وندے نے ۱۰ھ

تاریخ وفات | میاں نواب علی شاہ صاحب کی عمر بقول صاحب قادری بوستان ایک سو دس ۱۱۰ سال تھی۔ ۱۱ھ آپ کی وفات سوموار دوسری ۲ ربیع الاول ۱۳۲۳ھ ۱۲ھ ایکہزار تین سو تیئیس ہجری مطابق آٹھویں مئی ۱۹۰۵ء ایکہزار نو سو پانچ عیسوی میں بعہد سلطنت البرٹ ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ ۵ھ جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا روضہ مبارک سندر پور شریف ضلع سیالکوٹ میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"شاہ ذی وقار" ۱۳۲۳ھ

۵ھ قادری بوستان ص ۵۶ ۱۱ھ ایضاً ص ۹۰۔ ۱۲ھ آپ کے مرید خاص بلند شاہ ساکن ڈھیسی ضلع سیالکوٹ سے منقول ہے کہ میاں نواب علی صاحب سندر پوری رح نے وفات سے چند روز پہلے فرمایا تھا کہ جو شخص سوموار کو چاندکی دوسری تاریخ کو فوت ہوگا وہ غوث وقت ہوگا۔ چنانچہ آپ اسی تاریخ کو فوت ہوئے۔ (فیض محمد شاہی قلمی جلد اول صفحہ)

Marfat.com
Marfat.com

مختصر تذکرۂ اولادِ میاں نواب علی شاہ

سُندر پوری ؒ

- میاں نواب علی شاہ سندر پوری کے پانچ بیٹے تھے۔ میاں محمد شاہ۔ میاں انور شاہ لاولد میاں حسین شاہ۔ میاں چراغ شاہ اور میاں محمد فاضل لاولد۔

- میاں محمد شاہ کا مزار جھارانوالہ ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ ان کے چار بیٹے تھے میاں غلام نبی میاں شیر محمد۔ میاں عطا محمد اور میاں غلام حسن۔

- میاں غلام نبی کا ایک بیٹا محمد بشیر موجود ہے۔

- میاں شیر محمد ولد محمد شاہ کے چار لڑکے۔ محمد طفیل۔ محمد رشید۔ محمد حفیظ اور عبدالعزیز موجود ہیں۔

- میاں حسین شاہ ولد میاں نواب علی شاہ کے تین بیٹے تھے۔ میاں محمد صالح۔ میاں محمد عظیم اور میاں غلام محی الدین۔

- میاں محمد صالح کے تین بیٹے صاحبزادہ الطاف حسین۔ محمد فضیلت اور محمد عظیم اسوقت ۱۳۸۲ھ میں موجود ہیں۔

- میاں چراغ شاہ کے چھ بیٹے ہوئے۔ میاں خادم پیر۔ میاں غلام رسول۔ میاں غلام مصطفےٰ میاں محمد حسین۔ میاں محمد شریف اور میاں غلام سرور۔

تمام دین ولد لال کسار حوالدار

" طرار بخش للو ولد نانگا بازی گر "

شاہ محمد سمرا " مرید اخوند علی سندر پوری

Marfat.com
Marfat.com

شجرۂ فقرائے میاں نواب علیشاہ سُندرپوری

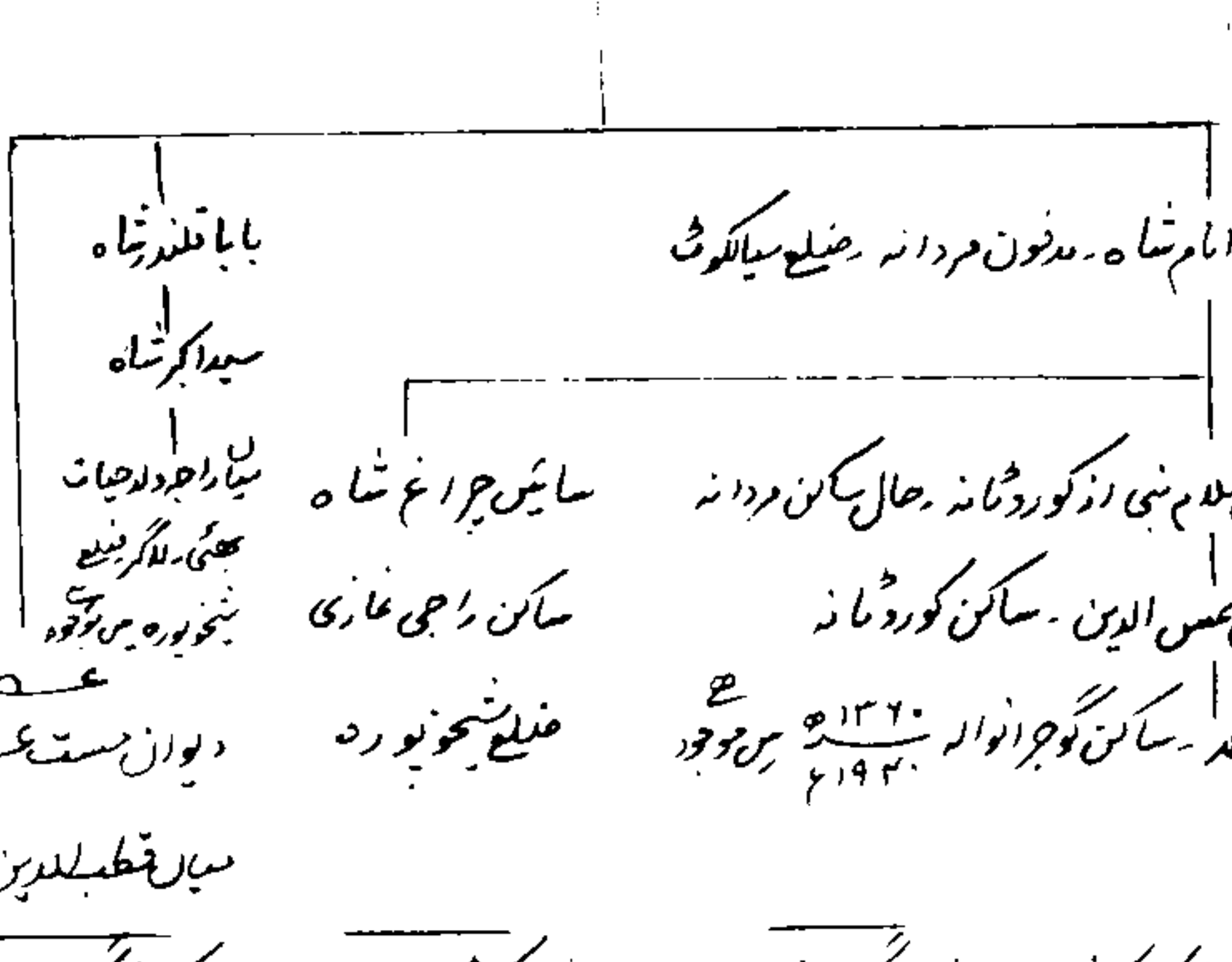

عـــہ ان کی سکونت مضافات گوجرانوالہ میں بجانب مشرق کوٹلی معلاں ۔ المعروف کوٹلی گنڈھیاں میں ہے ۔ صاحب علم ہیں ۔ پنجابی اشعار کہتے ہیں ۔ ان کی متعدد تصانیف موجود ہیں ۔ جن کے نام یہ ہیں ۔

۱ ۔ ہار دیوان ۔ مطبوعہ کوہ نور ٹیوکیپٹل برٹشنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور ۔ صفحات ۲۶۴ اس میں مندرجہ ذیل مضامین ہیں ۔ سیحرفیہائے ۔ در بیان رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ در بیان ابوبکر صدیق رض ۔ عمر فاروق رض ۔ عثمان غنی ۔ علی المرتضےٰ ۔ حسن حسین ۔ واقعہ کربلا ۔ غوث اعظم داتا گنج بخش ۔ نوشہ حاجی گنج بخش ۔ پیر محمد سچیار ۔ شاہ عبدالعزیز ہواری ۔ متفرق ۴ عدد ۔ سیحرفی ہائے ہدائے ۷ عدد ۔ سیحرفیہائے عشقیہ ۵ عدد ۔ سیحرفی ہدائے ایکعدد ۔

۲ ۔ سخن دیوان سرّ عرفان ۔ مطبوعہ حجازی پریس لاہور ۔ صفحات ۸۰ اس میں حمد ۔ نعت ۔ دوہڑوں میں ۔ اور اشعار رموز تزکیہ نفس کے متعلق ہیں ۔

۳ ۔ اذکار حمیدی مطبوعہ حجازی پریس لاہور ۔ صفحات ۶۴ ۔ اس میں کلمہ شریف ۳ عدد ۔ درود شریف ۱۰ عدد ۔ نعت ۲ عدد ۔ سلام بحضور سرور کائنات سید ابرار ۔ اوصاف محبوب سبحانی ۔ فریاد بنام غوث اعظم ۔ ثنا بنام غوث اعظم ثنا و بیان نور علیٰ

Marfat.com
Marfat.com

سندر پوری ۲ عدد - ھدایہ پربھات - شکریہ عشق - شجرہ شریف قادری گنج بخشی ۵ عدد۔
دعائے ختم قادری۔

۴۔ نسیم حمیدی - مطبوعہ حجازی پریس لاہور ۱۹۵۱ء - صفحات ۵۶
اس میں مضامین ذیل درج ہیں۔ کلمہ شریف - ثنا و سید الکونین - نعت شریف ۶ عدد - شانِ چہار یار
شانِ علی مرتضٰے - اوصافِ علی مرتضٰے - شانِ حسن و حسین - شانِ غوث اعظم - اوصاف
غوثِ اعظم ۵ عدد - اوصافِ میاں نواب علی ۳ عدد - سلام بر جماعتِ قادریہ - بہاری ۲ عدد
سیٹھی - ہدے ۲ عدد - ہدایات - ہدے ۸ عدد - سلام بر رسول اللہ - درود شریف ۲ عدد
چوہڑی نامہ - دعا بدرگاہ قاضی الحاجات - ایمان و عقیدہ - دعا - ہدایات برائے سالکانِ قادری

۵۔ قادری بوستان - مطبوعہ حجازی پریس لاہور ۱۴ مارچ ۱۹۴۱ء
اس میں اپنے مشایخ طریقت کی مدحیات اور میاں نواب علی سندر پوری کے کرامات وغیرہ درج ہیں۔
یہ دونوں مستند عمر اسوقت ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء میں موجود ہیں۔ ان کے چند اشعار حضرت نوشاہِ عالیجاہ رح کی
مدح میں بطور نمونہ کلام درج کئے جاتے ہیں:-

مدھو وصل دا پیتا شوقوں نوشہ نام دھرایا — وچ پنجاب ایہ ظاہر ہویا رتبہ عالی پایا
نوشہ حاجی پیر بہادر گنج بخش جگ جانے — لکیا چھپیا فقر نہ یارو لکھاں اُس مستانے
نوشاہیاں دا تاج مبارک نوشہ حاجی بھائی — جسدی نظر مبارک وچوں کھُسدے سر خدائی
لکھاں مُردے کیتے زندہ عجب تاثیر گرامی — قوت دین نبی دی یارو حاتن خاص عوامی
وحدت والیاں اُن پیریاں وچ پنجابے لایاں — جسدیاں خوشبویاں کیہا یارو کرن تاثیراں آیاں
مست عمر نہ ختم اوصافاں لکھ عاقل جے لگن، — عقلوں سمجھوں شان نرالا اوڑک ہار نہ تھکن

وچ دربار عجز نیاں کجھ یارو ہتھ نہ پیتے
عشق اوصافاں کھول سُنانداں آوے کر کر ہتے عمہ

عمہ فیض محمد شاہی قلمی جلد چہارم ص ۳۴۸ - شرافت نوشاہی۔

Marfat.com
Marfat.com

(۷۴)

نورالدینؒ

حکیم فقیر سید نورالدین بخاری برقندازی لاہوری رح

آپ کا لقب خلیفہ صاحب تھا۔ آپ حکیم فقیر سید غلام محی الدین نوشاہ ثانی بخاری برقندازی ابن سید غلام شاہ بخاری لاہوری رح کے تیسرے بیٹے تھے۔ بیعت و خلافت فقیر فضل الدین برقندازی۔ ساکن گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ۔ مدفون احاطہ ظاہر بندگی لاہوری رح سے پائی۔

تاریخ ولادت آپ کی ولادت اکیسویں شعبان ۱۲۰۵ھ ایکہزار دوسو پانچ ہجری میں بمقام لاہور ہوئی۔[1] اس کے دلکھا بق پچیسویں اپریل ۱۷۹۱ء ایکہزار سات سو اکانوے عیسوی تھا۔ مادۂ تاریخ ہے۔ "خورشید انجلا"

امارت و فقیری آپ لاہور کے عظیم الشان امراء و رؤسا سے تھے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے معتمد خاص تھے۔ چندے سیالکوٹ اور جالندھر کے گورنر رہے۔ مہاراجہ آپ کا بہت احترام کرتا تھا۔ آپ باوجود امارت کے اپنے لئے فقیر صاحب کا لقب پسند فرماتے تھے۔

طبی کمالات طب آپ کا آبائی پیشہ تھا۔ ڈاکٹر مارٹن سے انگریزی دواسازی سیکھی۔ رنجیت سنگھ کے سرکاری دواخانہ کے نگران تھے۔

آپ فن دواسازی میں بہت کامل تھے۔ قسم قسم کے عرقیات اور [illegible] غریب معجونیں۔ پرلطف گولیاں۔ نفیس چٹکیاں اور بہترین دوائیاں بنا کر [illegible] کے واسطے تیار کرتے۔

---

[1] بیاض خاندان فقیر صاحبان قلمی۔ مولفہ [illegible] بمعیت الدین خاندان [illegible] دوران [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

اس کے علاوہ افغانستان کی طرف سے میوہ جات منگانے کا اہتمام۔ اور شالامار باغ کی حفاظت۔ اور خزانے اور توشہ خانہ ذخیرہ جن میں لاکھوں روپیہ کا قیمتی سامان قلعہ شاہی میں ہے۔ اس کی نگہبانی۔ اور مقدمات لاہور کے سب کاروبار کا انتظام آپ کے سپرد تھا۔ [۲]

سجادگی و خلافت | آپ اپنے سب بھائیوں میں صورت و سیرت میں اپنے والد صاحب سے زیادہ مشابہ تھے۔ اس لئے بڑے بھائیوں نے رضامندی سے آپ کو والد کی خلافت و سجادہ نشینی تفویض کی اور حضرت نوشہ صاحب کا خرقہ و کلاہ جو خاندان میں تبرکاً چلا آتا تھا وہ بھی آپ کو ملا۔ بلکہ تمام نوادرات آپ کی تحویل میں دیئے گئے۔ مفتی علاؤالدین بن خیرالدین لاہوری رح کتاب عبرت نامہ جلد دوم میں لکھتے ہیں۔

"بدرجہ ثالث فقیر نورالدین اسم با مسمی بود۔ ہر دو صاحبان کلان بدستار خلافت سجادہ نشینی جا بجائے پدر خود فقیر غلام محی الدین خلیفہ نورالدین را کردہ بودند کہ ہم صورت و ہم سیرت نسبت بوالد خود داشتند۔ و لہذا چوں انگشت خنصر۔ بخاتم اہل شرع ترجیح دادہ مفتخر گردانیدہ اند و بعطیات الٰہی و افضال نامتناہی برکات اغراز کہ از خاندان غلام محمد چشمہ بدست آمدہ بود۔ الفی و کلاہ ملبوسہ حاجی نوشہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز بخلیفہ صاحب موصوف تفویض نمودند۔ و از برکات ایشاں صدہا فیضیاب و کام گر کنوز معانی و اعلانی گردیدہ و میگردانند" [۳]

باغ فقیر نورالدین | "باغ راجہ دینا ناتھ سے مشرق کی طرف میں پاؤ کوس پر یہ باغ بھی بعہد رنجیت سنگھ آباد ہوا تھا۔ مگر اتمام کو نہیں پہنچا۔ جب دربار ٹوٹ گیا۔ اسپر تنزل واقع ہوا۔ تھوڑی مدت نہ گذری کہ نہ دیوار رہی نہ گلزار" [۴]

---

[۲] عبرت نامہ۔ جلد دوم صفحہ ۵۲ [۳] ایضاً صفحہ ۲ [۴] اورینٹل کالج میگزین لاہور فروری ۱۹۴۴ء صفحہ ۱۰۵۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

شاہ شرف کے مزار کی تعمیر رائے کنھیالعل لاہوری تاریخ لاہور میں لکھتا ہے۔

"شاہ شرف کا روضہ رنجیت سنگھ نے بھاٹی دروازہ کے آگے سے اکھڑوا دیا شاہ شرف کی لاش کا صندوق جو صحیح و سلامت نکلا تھا۔ اس چاردیواری کے اندر دوبارہ دفنایا گیا اور فقیر نورالدین کی معرفت یہ نہایت مختصر چبوترہ و چاردیواری بنائی گئی۔" ۵

تصنیفات

آپ شاعر باکمال تھے۔ منوّر تخلص کرتے تھے۔ آپ کی تصانیف یہ ہیں۔

۱۔ دیوانِ منوّر اس میں نعت ہائے سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم۔ اور مدحیات حضرت غوث اعظم درج ہیں۔ آخر میں پندرہ[۱۵] اشعار کا ایک فارسی قصیدہ حضرت نوشہ صاحبؒ کی مدح میں لکھا ہے جس کا مطلع یہ ہے ؎

جنابِ حضرتِ نوشاہِ امجد بود لطفِ تو بیروں از حدود عد

یہ پورا قصیدہ شریف التواریخ کی دوسری[۲] جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے پہلے طبقہ میں درج ہو چکا ہے۔ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

مولانا غلام قادر شائق بن مولوی شیخ احمد فاروقی رسول نگری متوفی ۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۲ء نے اپنے بیاضِ شائق میں لکھا ہے کہ یہ دیوان ۱۲۸۱ھ میں مرتب ہوا۔ یہ عبارت لکھی ہے۔

"تاریخ ترتیب دیوان فقیر نورالدین بخلص منوّر۔ از فرید۔

مصرع گو۔ منوّر شد زمن ایں صحیفہ نوردین۔ ۱۲۸۱ھ"

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ فقیر سید نورالدین کی وفات سے تیرہ[۱۳] سال بعد یہ دیوان مرتب ہوا۔

---

۵ تاریخ لاہور ص ۲۹۰۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

دیوان منور کے متعدد خطی نسخے میری نظر سے گذرے ہیں۔

۱ اول - ورق ۲۱۷ - سطور فی صفحہ ۱۵ - بخطِ نستعلیق - تاریخ کتابت ۱۲۵۹ھ

آغاز بعد بسم اللہ شریف۔

نام نامی خدا لیست سرنامۂ ما طرہ بندگیش زینت عنوانہ ما

اس میں غزلیات، مثنویات اور رباعیات ہیں - یہ نسخہ ناقص الآخر ہے۔

۲ دوسرا - ورق ۱۳۷ - سطور فی صفحہ ۱۵ - بخطِ نستعلیق - کاتب ملک سیف الدین۔

آغاز بعد بسم اللہ شریف۔

کجا آید ز من حمدت الٰہا خالقا شاہا خدایا پادشاہا ساتر العیبا شہنشاہا

۳ یہ دونو نسخے میں نے (شرافت نوشاہی نے) ۲۴ محرم ۱۳۹۱ھ ۲۲ مارچ ۱۹۷۱ء کو فقیر خانہ - فقیر سید مغیث الدین بخاری اندرون بھاٹی دروازہ لاہور میں دیکھے۔

۴ تیسرا - یہ نسخہ میں نے ۷ صفر ۱۳۷۱ھ ۷ نومبر ۱۹۵۱ء کو عجائب گھر لاہور میں دیکھا تھا چونکہ وہ شیشہ والی الماری کے اندر پڑا تھا۔ اس لئے اس کے متعلق کچھ لکھا نہ گیا۔

۲ - تاریخ کوہِ نور | یہ کوہِ نور ہیرا کے متعلق ہے - یہ کتاب ڈاکٹر محمد باقر استاد دانشگاہ پنجاب و رئیس قسمت فارسی لاہور نے مرتب کر کے ۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۹ء میں چھپوادی ہے۔

۳ - نیاز نامہ اہل بیت | آپ نے اپنی ساری جائداد جو اپنی ملکیت میں تھی۔ نذر اللہ تعالیٰ اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کے ختم شریف کے لئے وقف کردی اور اس کے لئے موجودار نوویں ذی الحجہ ۱۲۶۴ھ ایکہزار دوسو چوسٹھ ہجری مطابق چھٹی نومبر ۱۸۴۸ء ایکہزار آٹھسو اٹھتالیس عیسوی کو ایک تحریر بطور نیاز نامہ لکھی۔ اس پر تیرہ اشخاص کی گواہیاں اور مواہیر ثبت ہیں۔ وہ بلفظہٖ یہاں درج کیا جاتا ہے۔

"درین وقت میمنت رخصت کہ روز دوشنبہ تاریخ ۹ ذی الحجہ ۱۲۶۴ھ روز عرفہ مبارک یوم الحج است بموجب آنچہ در سابق عہد کردہ بودم۔ بایفائے وعدہ آں بصدق دل

Marfat.com
Marfat.com

وکمال خشوع وخضوع وعجز وانکسار ونیاز وتضرع ہزاراں ہزار آداب وتسلیمات نوشتہ
ام کہ آنچہ مایطلق علیہ اسم الشیخ در ملک این بندہ گنہگار امیدوار افضال کردگار
فقیر سید نورالدین محمد بخاری مے باشد وہست بتمامہ از حویلی ہائے وچاہ ہائے و
دکاکین واسپاں وقاطراں واقمشہ وملبوس وظروف وکتب وصحف وو ظائف
و نقود وغیرہ ہمہ نذر خدا ونیاز اہل بیت کرام نمودہ ام واین ہمہ مع این بندہ
ملک ونیاز جناب مقدس ہست. فقیر را دعوائے ملکیت نیست. وفقیر فقط تحویلدار حضور
است کہ آہستہ آہستہ بموجب حکم والا دانست خود بر موقع نیک صرف آں خواہد شد
واز ہمہ آنچہ باستعمال فقیر بیائد یا بطور عاریت خواہد بود ویا ہر چہ آیندہ از عطائے
الٰہی تصدق اہل بیت کرام فتوح شود ودر دست آید. یا داشے تیمت از ال وجہ بموجب
نرخ بازار خریدہ باستعمال آوردہ خواہد شد بفضل مفضل حقیقی درین شکے وشبہے نیست
وبفضلہ تعالیٰ شانہٗ درآنچہ نوشتہ کردہ شد تفاوت نخواہد شد. بنابراں این چند
سطور درحضور مقدس نشستہ نوشتہ گذرانیدہ شد۔

صحف. وظائف۔ کتابخانہ تمام وکمال آنچہ ہست
ظروف۔ حویلی ہائے۔ چاہ ہائے۔ دکاکین۔ افراس۔ قاطر ہائے۔ [۶]

تحریر بتاریخ ۹ ماہ ذیحجہ ۱۲۶۴ھ مہر عبدہٗ مرزا اکرم بیگ چغتائی عفی عنہ

فقیر سید نورالدین بخاری مورخین کی نظر میں

آپ کے متعلق چند مورخین کے اقوال لکھے جاتے ہیں۔

۱۔ پیر قلندر شاہ قریشی رح نے آپ کے متعلق لکھا ہے۔

[۵]

تو خوش برادری دآں منورد اظہر — یکے بہ از دگرے تا لقے بہ ارثانی [۷]

[۶] یہ بیاض نامہ خطی اصلی فقیر خانہ لاہور میں موجود ہے۔ [۷] تذکرہ شعرائے پنجاب ص ۱۹ تراجم

Marfat.com
Marfat.com

۲ - مولوی احمد یار برقندازی مُرالوی رح شاہ نامہ میں راجہ گلاب سنگھ کے وزیروں میں آپ کا نام اس طرح مدحیہ کلمات سے لکھتے ہیں ؎

دراں حلقۂ تازہ گویانِ شاہ — کسے راچہ باشد سوئے من نگاہ
دراں دفترِ علم و دانشوری — کہ ہرکس نہد حرف برانوری
بہ رازِ معانی معین ست کو — خلیفہ صاحب نورالدین ست او
سخن گوہر سفتہ تعویذ داد — چو عُرفی فراواں تلامیذ داد ؎۸

۳ - منشی گنیش داس پٹواری قانونگوئے گجرات چار باغ پنجاب میں لکھتا ہے۔

" خلیفہ نورالدین کہ در خرد رسی — خلیفہ نورالدین صاحب عقلمندی میں پرفنون
پرفنون و پرمکنون ست " ؎۹ — اور سچے موتی ہیں۔

۴ - مفتی علی الدین لاہوری عبرت نامہ جلد دوم[۲] میں لکھتے ہیں۔ جس کا ترجمہ یہ ہے

" خلیفہ نورالدین ہر وقت یادِ حق میں مشغول۔ اور صحبتِ علما و صلحا۔ اور خدمتِ فقرا و مساکین میں اشتغال رکھتے ہیں۔ اور جیسا کہ بطخ پانی میں رہتی ہے جب باہر نکلتی ہے تو خشک پر ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ فقر صاحب دنیا میں رہ کر دنیا کی ہوا و ہوس سے ملوث نہیں ہوئے۔ " ؎۱۰

۵ - مفتی غلام سرور لاہوری گنج تاریخ میں آپ کے متعلق لکھتے ہیں۔

" از اعاظم امرائے لاہور، مردے — آپ لاہور کے بہت بڑے امرا سے تھے۔ اور
صاحبِ علم و حلم و سخاوت و لطف و کرم — صاحبِ علم حلم۔ سخاوت۔ مہربانی اور بخشش
بود در علم طب ید طولے داشت مہاراجہ — تھے۔ علم طب میں کمال رکھتے تھے۔ مہاراجہ
رنجیت سنگھ او را بسیار محترم داشتے " ؎۱۱ — رنجیت سنگھ آپ کی بڑی قدر کرتا تھا۔

؎۸ فیض محمد شاہی قلمی جلد دوم ص ۵۴۵ - ؎۹ چار باغِ پنجاب قلمی۔ ورق ۱۴۰۔
؎۱۰ عبرت نامہ جلد ۲ - ص ۸۴ - ؎۱۱ تذکرہ شعرائے پنجاب ص ۳۴۷ - شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

۶ ۔ رائے کنہیا لعل لاہوری ۔ تاریخ لاہور میں لکھتا ہے ۔

"خاندان فقیر صاحبان ۔ یہ خاندان مہاراجہ رنجیت سنگھ کے عہد سے معزز و مکرم چلا آتا ہے ۔ تینوں بھائی فقیر عزیز الدین و نور الدین و امام الدین مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دربار میں رکن رکین تھے ۔ اقتدار حد درجہ سے زیادہ تھا ۔ ان کے گھر شفاخانہ اور مدرسہ جاری تھا ۔ اور لوگ مفت تعلیم پاتے تھے ۔ صورت اعلیٰ ان کا غلام شاہ تھا ۔ اس کا بیٹا غلام محی الدین تھا ۔ . . . . بشیر انور الدین الخ "

۷ ۔ خواجہ عبدالرشید کراچوی ۔ تذکرہ شعرائے پنجاب میں لکھتے ہیں ۔

" (۳۹۵) منور ۔ فقیر نور الدین لاہوری ، حکیم فقیر نور الدین طبیب خاص مہاراجہ رنجیت سنگھ بود ۔ . . . . . اشعار منور بدستم نرسیدہ است لیکن بزبان شنیدہ ام کہ دیوانش در پیش اولادش کہ در لاہور زندگی میکند قرار دارد " [۱۲]

یعنی حکیم فقیر نور الدین منور لاہوری ، مہاراجہ رنجیت سنگھ کے طبیب خاص تھے ۔ منور کے اشعار میرے ہاتھ نہیں لگے ۔ میرے سننے میں آیا ہے کہ آپ کا دیوان آپ کی اولاد کے پاس لاہور میں موجود ہے ۔

۸ ۔ نقوش لاہور نمبر ص ۸۱۱ میں ہے ۔

" فقیر نور الدین منور ۔ یہ فقیر عزیز الدین آزاد وزیر خارجہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے چھوٹے بھائی تھے ۔ رنجیت سنگھ کے سرکاری دواخانہ کے نگران تھے ۔ انہوں نے ڈاکٹر مارٹن سے انگریزی دواسازی سیکھی تھی ۔ شعر کہتے تھے ۔ اور منور تخلص تھا ۔ "

اولاد | آپ کے چار بیٹے تھے ۔

۱ فقیر سید شمس الدین صاحب ، متوفی ۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء

۲ فقیر سید ظہور الدین صاحب ، متوفی ۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۳ء

---

[۱۲] تذکرہ شعرائے پنجاب ص ۳۴۷ ۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۳ فقیر سید قمر الدین صاحب رح متولد ۱۲۴۲ھ ۱۸۲۶ء

۴ فقیر سید حفیظ الدین صاحب رح متولد ۱۲۴۴ھ ۱۸۲۹ء

فقیر خاندان کے تاریخی نوادر

پروفیسر یوسف جمال انصاری - نقوش لاہور نمبر ص ۱۰۴۴ میں عنوان بالا کے ماتحت لکھتے ہیں - انہیں کی عبارت یہاں نقل کی جاتی ہے .

" لاہور کے قدیم خاندانوں میں فقیر خاندان کو ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے . اس خاندان سے علم و فن کی سرپرستی کی جو روایات وابستہ ہیں . ان کی مثال کسی دوسرے خاندان میں ملنا مشکل ہے . فقیر خاندان کی حویلی جو بھاٹی دروازہ میں واقع ہے ایک تاریخی حیثیت رکھتی ہے - اس کو مخزن نوادر کہنا بجا ہوگا . سکھ دور حکومت میں اس خاندان کے مورث اعلیٰ فقیر سید عزیز الدین اور فقیر سید نور الدین نے جو اہم کردار ادا کیا . اُسے پنجاب کی تاریخ میں بھلایا نہیں جا سکتا . مشہور ہے کہ ۱۷۹۹ء (۱۲۱۴ھ) میں مہاراجہ رنجیت سنگھ آشوب چشم میں مبتلا ہوا اور اُس نے لالہ حاکم رائے کو علاج کی غرض سے طلب کیا . لالہ حاکم رائے ایک حاذق طبیب تھے . انہوں نے اپنے شاگرد فقیر سید نور الدین کو مہاراجہ کے علاج کی خدمت تفویض کی . مہاراج حکیم نور الدین سے اسقدر متاثر ہوا کہ اس نے ایک جاگیر بخشش دی اور مستقلاً اپنے حلقے میں شامل کر لیا . حکیم نور الدین فقط طبیب ہی نہ تھے وہ بڑے صلاحیتوں کے مالک تھے . مہاراجہ سے ان کا تعلق مدت العمر رہا .

انہوں نے اپنے بڑے بھائی فقیر سید عزیز الدین کو بھی مہاراجہ کی خدمت میں پیش کیا . رفتہ رفتہ فقیر صاحبان مہاراجہ کے مزاج میں اتنے دخل انداز ہو گئے کہ حکومت کا سیاہ و سفید انہیں کے ہاتھ میں آ گیا . یہاں تک کہ مہاراجہ کے ذاتی اور خاندانی معاملات میں بھی انہیں کی رائے چلنے لگی .

مہاراجہ رنجیت سنگھ نے ان کو بیش بہا تحائف دیئے . جو آج فقیر خانہ کی زینت ہیں

Marfat.com
Marfat.com

اُن دِنوں ہندوستان کے بڑے حصے پر انگریزوں کا تسلّط قائم ہو چکا تھا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کی طرف سے ہندوستانی مقبوضات پر حکومت کرنے کے لئے جو گورنر جنرل مقرر ہو کر آئے۔ انہوں نے رنجیت سنگھ سے تعلقات قائم کئے۔ اسی سلسلے میں دونوں جانب سے فقیر سید عزیز الدین کی خدمات حاصل کی گئیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ انگریز گورنر جنرلوں نے بھی فقیر صاحب کو متعدد قیمتی تحفے دیئے جو آج تک اس خاندان کے پاس ہیں۔ فقیر خاندان خود بھی تاریخی نوادر جمع کرنے کا شوق رکھتا تھا۔ تحائف سے قطع نظر اس خاندان کے سربراہوں نے اپنے ذوق کی بنا پر بہت سی ایسی چیزیں حاصل کیں جن کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانا آسان نہیں۔ غرضکہ فقیر خانہ بجا طور پر نوادر کا خزانہ تھے۔ یوں تو پرانے خاندانوں میں نوادر کا پایا جانا اُن خاندانوں کی عظمت کی دلیل ہے۔ اور لاہور کے دوسرے قدیم گھرانوں میں بھی نایاب فن پاروں کی کمی نہیں۔ لیکن اس باب میں فقیر خانے کو جو خصوصیات حاصل ہے وہ کسی اور خاندان کے حصے میں نہیں آئی۔

تاریخی نوادر کی اہمیت اظہر من الشمس ہے۔ مال و دولت اور سونے چاندی کے انبار دیکھ کر دل میں حسد کا جذبہ بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہلِ زر اپنے خزانوں کو چھپا کر رکھتے ہیں۔ مبادا دیکھنے والے کے دل میں حسد کی آگ مشتعل ہو جائے اور اس کی نیت میں فساد نہ پیدا ہو جائے۔ لیکن علم و فن کے قیمتی شہ پاروں کو دوسرے دیکھنے والے کے دل میں حسد یا لالچ نفسیاتی طور پر پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے علم و فن کے شہ پارے تہذیب نفس کا اعلیٰ ترین ذریعہ ہیں۔ ان پر ایک نظر ڈالنا اور [illegible] تسکین روح کا موجب ہوتا ہے۔ اور ہم [illegible] جو علمی اور فنی خزانوں کے مالک ہیں۔ اس لائق ہیں کہ ان [illegible] کیا جائے کہ انہوں نے علم و فن کے ایسے نمونوں کو جمع کیا ہے۔ محفوظ رکھا۔ اور ہماری رسائی ان تک ہوئی۔ تاریخی نوادر کی علمی حیثیت یہ ہے کہ ان میں بیشتر اشیاء صنعت

Marfat.com
Marfat.com

کے قابل قدر نمونے ہوتے ہیں۔ اور فنی شاہکار ہونے کا مرتبہ رکھتے ہیں۔ ان نمونوں کے ساتھ دستکاری اور صناعی کی پوری تاریخ وابستہ ہوتی ہے ہر نمونہ کس نسل کو کس دور کی نمائندگی کرتا ہے اور کس مکتب فکر سے متعلق ہے۔ گویا ہر نمونے میں ایک دور کی تاریخ کا ایک ورق ہوتا ہے اور ہر نمونہ کسی فن کار کی بہترین کوششوں کا انفرادی نتیجہ بھی ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے فقیر خانے کے نوادر کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے کہ ہمارے زمانے میں یہ ذخیرہ تہذیب نفس کا ایک اعلیٰ ذریعہ ہے۔ محض تاریخی حیثیت سے بھی مورخ ان نوادر کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ ان سے سکھ دور میں سکھ مسلم تعلقات پر روشنی پڑتی ہے اور سکھ حکمرانوں کا ذوق طبع اور سکھ دور حکومت میں علم و فن کی سرپرستی کا حال بھی معلوم ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ہم اس نتیجہ پر بھی پہنچتے ہیں کہ اس خاندان کے سربراہوں کا ذہنی ذوق کتنا بلند تھا۔ اور ہے۔ کیونکہ ہر زمانے میں اس کے سربراہ اس ذخیرے میں اضافہ کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ فقیر سید جلال الدین مرحوم کے بعد اب میجر فقیر مغیث الدین اس خزانے کو بڑھا رہے ہیں۔

لاہور کے فقیر خانے کو آرٹ میوزیم بنانا مناسب ہوگا۔ اس میں نقاشی۔ مصوری منیئیچر کاری۔ قالین بافی۔ ظروف سازی۔ خطاطی۔ چوبی نقش کاری۔ مجسمہ سازی وغیرہ بیش قیمت نمونوں کا ذخیرہ موجود ہے۔ جو مہاراجہ رنجیت سنگھ۔ ملکہ وکٹوریہ۔ لارڈ ایلمہرسٹ۔ لارڈ اک لینڈ۔ لارڈ ایلن برا۔ لارڈ ہیسٹنگز۔ لارڈ ولیم بنٹنگ۔ لارڈ ہارڈنگ۔ اور دوسری عظیم شخصیتوں نے اس خاندان کے سربراہوں کو وقتاً فوقتاً تحفے میں دیئے۔ ملکہ وکٹوریہ کی طرف سے جو سلسلہ تحائف اس خاندان کو موصول ہوا۔ اس میں ملکہ وکٹوریہ کی وہ قیمتی تصویر بھی شامل ہے جس کا فریم خالص سونے کا تھا اور گھڑی بھی شامل ہے جو اندھیرے میں بھی وقت بتاتی تھی۔ ملکہ نے فقیر نورالدین کے لئے ایک گھوڑا گاڑی بھی بھیجی تھی۔ جو لاہور کی سڑکوں پر استعمال نہ کی جا سکی۔ اور اسے فروخت

Marfat.com
Marfat.com

کر دیا گیا۔ ملکہ کی طرف سے لارڈ منٹو نے جو ان دنوں گورنر جنرل تھے فقیر نورالدین کو ایک توپ بھی تحفے میں دی جس میں ایک دھوپ گھڑی لگی ہوئی ہے۔ دن کے بارہ بجے اور توپ خود بخود چل گئی۔ یہ توپ اس خاندان کے پاس اب بھی موجود ہے غرضیکہ ملکہ کی تصویر۔ گھڑی اور خود کار توپ کا شمار نہ صرف نوادر میں ہوتا ہے بلکہ انگریز حکمرانوں اور فقیر خاندان کے باہمی تعلقات کا بھی ایک بیّن ثبوت ہے۔ اسی طرح مہاراجہ رنجیت سنگھ کا پیش کردہ قرآن پاک کا ایک نسخہ بھی نوادر میں شامل ہے۔ ضلع سیالکوٹ کے ایک غریب خوشنویس نے اس کی کتابت کی تھی۔ اور عمر بھر کی عرق ریزی سے اس پر نقش و نگار بنائے تھے تقطیع اور وزن کے اعتبار سے اس نسخے کا اٹھانا آسان نہ تھا۔ چنانچہ اپنے کام سے فارغ ہونے کے بعد جب غریب خوشنویس ایک گاڑی میں رکھ کر یہ نسخہ ریاست ٹونک کے حکمران کے پاس لے جانے کی نیت سے روانہ ہوا اور قلعہ لاہور کے نیچے سے گذرا تو مہاراجہ رنجیت سنگھ کی نظر اس پر پڑی۔ مہاراجہ نے خوشنویس کو جاگیر کے علاوہ گیارہ ہزار روپیہ نقد انعام دیا اور یہ نسخہ فقیر نورالدین کو پیش کر دیا۔ مہاراجہ کے تحائف میں ایک بیش بہا مالا بھی شامل ہے جس کی قیمت دس ہزار روپیہ ہے۔ ایک بار فقیر نورالدین مہاراجہ رنجیت سنگھ کے محل میں بیٹھے تسبیح پڑھ رہے تھے۔ اس وقت مہاراجہ بھی مالا جپنے میں مصروف تھے تسبیح پڑھنے کا اسلامی طریقہ چونکہ مالا جپنے سے مختلف ہے تسبیح دائیں سے بائیں کو۔ اور مالا بائیں سے دائیں کو پھیرتے ہیں۔ اس لئے اچانک مہاراجہ نے پوچھا کہ فقیر صاحب! ان دو نو طریقوں میں سے کونسا درست ہے اور مستحسن ہے فقیر نورالدین بلا کے حاضر جواب تھے۔ انہوں نے کہا کہ دو نو طریقے نہایت مناسب ہیں۔ مالا جپنے کا طریقہ وہ ہے کہ جس سے خدا اپنے بندوں کو مالا مال کرتا ہے۔ اور میرا طریقہ وہ ہے جس سے شیطان دور رہتا ہے مہاراجہ رنجیت سنگھ اس جواب سے اتنے خوش ہوئے کہ اپنی قیمتی مالا گلے سے اتار کر فقیر صاحب کی گود میں ڈال دی۔۔۔۔۔۔ قرآن مجید

Marfat.com
Marfat.com

کا وہ نسخہ اور مہاراجہ کی مالا ایسے نوادر ہیں جن سے فقیر خاندان کے سکھ حکمرانوں کے ساتھ باہمی تعلقات پر تاریخی روشنی پڑتی ہے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے الطاف و عنایات کا سلسلہ اتنا طویل ہے کہ اس کے دیئے ہوئے تحفوں کی فہرست بنانا بھی مشکل ہے۔

فقیر خانے میں اسلامی نوادر کا ایک وقیع ذخیرہ ہے۔ قرآن مجید کے نادر نسخے ساٹھ کے قریب ہیں، ایک نسخہ تو جناب علی رضؓ کے ہاتھ کا ہے۔ اسی طرح ایک نسخہ امام حسنؓ اور ایک امام حسینؓ کے ہاتھ کا ہے۔ اسی طرح دوسرے ائمہ اطہار کے قلمی نسخے بھی موجود ہیں۔ ان نادر و نایاب قلمی نسخوں کی زیارت روح ایمان کو بالیدہ کرتی ہے۔ اور تواب دارین کی مستوجب ہے۔ علاوہ ازیں فقیر خانے میں مختلف زمانوں اور مختلف رسم الخط کے قرآن مجید ہیں۔ تواب دارین کے علاوہ اسلامی خطاطی کے نقطہ نظر سے بھی قرآنی نسخوں کا یہ ذخیرہ قابل لحاظ ہے۔ فقیر خانے کے ذخیرے میں کم و بیش ۶۰ پینسٹھ تبرکات ایسے ہیں کہ نویں محرم کو ہر سال ان کی نمائش کی جاتی ہے اور ان کی زیارت کے لئے دور و نزدیک سے لوگ آتے ہیں۔ یہ تبرکات بالکل نایاب ہیں۔ اور اپنی مثال آپ ہیں۔ تبرکات سے قطع نظر کوئی ۲۰۰ چھ سو قلمی کتب اور ساڑھے چار سو قطعات ہیں۔ قلمی کتب کے ذیل میں ڈیڑھ سو کے قریب ایسی کتابیں آتی ہیں۔ جو بالکل غیر مطبوعہ اور نایاب ہیں۔ قطعات میں عبدالرشید دیلمی۔ میر علی۔ جگن ناتھ آبری۔ عبداللہ الحسینی۔ یاقوت مستعصمی میر عماد۔ ابوالبقاء للوسوی۔ حافظ نوراللہ۔ حافظ ابراہیم۔ میر علی۔ میر محمد امیر۔ سنجہ کش آغا مرزا۔ رحیم اللہ۔ محمد عاقل۔ امجد الحسینی۔ امام ویردی۔ محمد یعقوب۔ مرزا احمد علی۔ عباد اللہ۔ فتح علی بلتانی۔ میاں علی بخش۔ فضل الدین صحاف۔ عبدالمجید پروین رقم۔ خلیفہ سید احمد۔ خلیفہ نور احمد۔ تاج الدین زریں رقم۔ شیخ احمد۔ ملک علی محمد وغیرہم کے ہیں۔ اور دو سو نایاب تاریخی دستاویزات ہیں۔ جو سکھ حکومت کے متعلق ہیں۔

تصاویر کے اعتبار سے فقیر خانہ گویا نگارخانہ ہے۔ ان کی تعداد چار سو سے کم نہ ہوگی منشل اسکول۔ راجپوتانہ اسکول۔ دکن اسکول۔ کانگڑہ اسکول۔ اور سکھ اسکول کی نایاب

Marfat.com
Marfat.com

قلمی تصاویر سے فقیر خانہ مزین ہے۔ ان میں ایک قلمی تصویر مہاراجہ رنجیت سنگھ کے راہوار (لیلےٰ) کی ہے۔ اس گھوڑے کو حاصل کرنے کی خاطر مہاراجہ کو پشاور کے گورنر سردار یار محمد خاں سے جنگ آزمائی کرنا پڑی تھی۔ مغل تصاویر کے ساتھ سکھ حکمرانوں کا شغف بھی مسلم تعلقات کے شگفتہ ہونے کی دلیل ہے۔ لکڑی اور ہاتھی دانت پر کام کے بعض بہت اچھے نمونے یہاں نظر آتے ہیں۔ لکڑی پر منبت کاری۔ اور ہاتھی دانت پر مرقع کاری کے نمونے ہوں گے۔ ہاتھی دانت پر شاہجہان اور ممتاز محل کے دربار کا نقش ان میں خاصے کی چیز ہے۔ دلیتم پر مصوری کے کوئی ڈیڑھ سو نمونے ہوں گے جن میں سے بعض چینی اور جاپان میں جبکہ روس۔ جاپان اور ایران کے بنے ہوئے تقریباً تین سو چینی کے ظروف ہیں۔ ایرانی اور ہندوستانی قالین سازی کے ساٹھ نمونے ہیں۔ ہندوستانی قالینوں میں وہ قالین بھی شامل ہیں جو خاص لاہور کے بنے ہوئے ہیں۔ ایرانی قالین ایران کے مختلف خطوں کی کاریگری کے شاہکار ہیں۔ پتھر اور انگشتریوں پر خطاطی کے بے نظیر نمونے موجود ہیں۔ ایک انگشتری پر تو ہندوستان کا نقشہ بنا ہوا ہے۔ اس انگشتری کی بھی عجیب داستان ہے خلیج بنگال پر بادل چھائے ہوئے تھے۔ چڑھتے چاند کا زمانہ تھا۔ بادلوں کی شکل ہندوستان کے نقشے کی سی تھی۔ اس نظارے کا عکس انگشتری پر اتار لیا گیا۔ یہ انگشتری کشمیر کے متعلق قدرت کی پیشگوئی کا نقش پیش کرتی ہے۔ ہندوستان کے اس نقشے میں کشمیر کا حصہ شامل نہیں ہے۔ یوں بھی چڑھتا چاند پاکستان کا قومی نشان ہے جب چاند چڑھے گا تو کشمیر ہمارا ہو گا۔ یہی قدرت کو منظور ہے۔ اور انگشتری کی پیشینگوئی بھی یہی ہے۔ پتھر اور مختلف دھاتوں کے مجسموں کی بھی کمی نہیں ہے۔ پتھر کے بت۔ گندھارا۔ قدیم ہندو طرز بت تراشی چینی و اطالوی مجسمہ سازی۔ غرض مختلف ادوار اور زمانوں کے مجسمے ہیں۔ بروئس۔ کلاروزی پیتل اور تانبے کے پرانے برتن بھی ہیں۔ کوئی پچاس قدیم مہریں۔ اور ایک ہزار ایرانی۔ یونانی مغل اور سکھ دور کے سکے ہیں۔ مختلف قیمتی پتھروں کی کوئی ستر تسبیح اور مالا ہیں۔ کشمیری شال جاندار

Marfat.com
Marfat.com

سوزنیاں۔ چمچے۔ میز۔ کرسیاں۔ تپایاں۔ مینٹل پیس۔ ملا جُلا کر سینکڑوں کی تعداد تک پہنچتے ہیں۔ قدیم اور نایاب اسلحہ کے نمونے بھی یہاں موجود ہیں۔ یعنی تلوار۔ تیر۔ خنجر۔ خود وغیرہ فقیر خانہ کیا ہے۔ عجائب گھر ہے۔ کس کس چیز کو گنوایا جائے اور کس کس کو بیان کیا جائے۔ اسی لئے ہم نے اس مختصر سے تعارف پر قناعت کی ہے۔ ورنہ پورے بیان کے لئے دفتر کے دفتر درکار تھے۔ "

تاریخ وفات | خلیفہ صاحب فقیر سید نورالدین بخاری کی وفات بعمر ترسٹھ سال چوتھی جمادی الاخر ۱۲۶۸ھ ایکہزار دو سو اٹھاسٹھ ہجری۔ مطابق چھبیسویں مارچ ۱۸۵۲ء ایکہزار آٹھ سو بادل عیسوی میں بعہد سلطنت سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر ابن اکبر شاہ ثانی بادشاہ دہلی ہوئی سنہ ۱۲ سولہ جلوسی تھا۔

اسوقت انگریزوں کی طرف سے ہندوستان کا گورنر جنرل لارڈ ڈلہوزی تھا۔ اس کی گورنری کا پانچواں سال تھا۔

مدفن | آپ کا مزار اندرون بھاٹی دروازہ۔ لاہور میں۔ اپنے والد صاحب حکیم فقیر سید غلام محی الدین نوشاہ ثانی کی چاردیواری میں ہے۔

قطعۂ تاریخ

از مولانا مرزا محمد تقی ابن ملا خواجہ بخش صدیقی لاہوری الاصل پشاوری المسکنت،

دہ رئیس الحکما آنکہ شد استادش — ثبت بر نام دے از دالی پنجاب خطاب
مہر از دمقتبس حکمت اشراق بصبح — تا مگہ یافتہ مشائی از دمہ بشتاب
بوعلی را باشارات ز قانون شفا — کردہ تشریح علامات بشرح اسباب
اختیارات بدیعش ہمہ منہاج علاج — نسخۂ موجز او حاوی صد کتب کباب
تحفۂ انجمن حذاق و مفرح بقلوب — نسخۂ نفیس نفیسی بفصول و ابواب

Marfat.com
Marfat.com

شاخِ متنِ شفا واضعِ میزانِ دوا — مظہرِ طبِ نبی مظہرِ تدبیرِ صواب
کاملُ القدس طبیبے کہ چو عیسےٰ بنشاس — ابرئی الاکمہ والابرص آمد زکتاب
دردمانش اثرِ نیہِ شفاء للناس — برلبانش لبنِ تربیتِ اُمِّ کتاب
اکبر اندر فنِ طب اصغر شاگردانش — یوسفی بندہ نشستیں کہ فتنش ہر کاب
ذاتِ عالی را نسبتِ علوی حکیم — چکنم چوں کنم اُستاد بشاگرد حساب
فلکِ پیر پئے دفعِ دوار از سر آد — بسرش چرخ ہمے زد کہ بدر یاں دریاب
ہر کہ زار باب حوائج بدرش حلقہ زدے — فتحِ ابواب نمودے برخش در ہمہ باب
علتِ فرسِ افلاس بحلابِ فلوس — دفع میکرد ہمے داد ز دینار شراب
علم را از عملش تقویتِ جسم بروح — عمل از قوتِ علمش چو از مہر بتاب
نورِ دینِ نبوی تافتہ از جبہۂ او — زاں منور شدہ زد مسجد و منبر محراب
از تقا یافتہ در جویش و رسیدش ز نقا — نسبِ کلِّ نقیٍّ و تقیٍّ بہ نصاب
از اہلِ بیت آمدہ سلماں صفت اندر فنِ شعر — بحسابِ شعرا صاحبِ دیوان و کتاب
بدبیہا شر نمود از رجعِ موسےٰ ز کلام — با کلیمش شدہ بر طورِ سخن رد جواب
ایہا الناس بدانید و ندانید خلاف — کہ تفاق ست درین نکتہ میانِ اصحاب
کہ محال ست نزدِ حکما جمعِ دو ضد — بنہادی بتعادل و علیہ الاحباب
لیک در ذاتِ رفیع الدرجاتش دیدم — جمعِ ضدین بلاریب ز رب الارباب
فقر در عینِ غنا عینِ غنا اندر فقر — ترکِ اسباب میاں ہمہ برگِ اسباب
جبذا کوفہ امیرے کہ مخاطب بہ فقیر — بود در حالِ وزیری ز رئیسِ بنجاب
سر و سر حلقہ ارباب فنا محو بقا — فقر را فخرِ خود انگاشتہ از حسنِ کتاب
لاجرم حسن بہ آنش بخدا ردے نمود — روئے در روئے خدا کرد ما در دے لباب
لیک افسوس کہ شد کلبۂ حکمت ویراں — وا دریغا کہ کنوں گشت شفاخانہ خراب

Marfat.com
Marfat.com

رخیت از سلک اہلگی چیزے کاں بدہور — بچنیں آب نزاید صدف از صلب سحاب

حلقۂ فقر زہم سلسلہ بگسست دریغ — وہ کہ سر حلقۂ ایں سلسلہ شد تحت تراب

نور از دیدۂ غمدیدۂ ایں دودہ افسوس — رفت چندانکہ نیاید دگر اللہ در خواب

حیف صد حیف کہ خاموش شد آں شمع طراز — آہ صد آہ کہ تاریک شد ایں دیر خراب

ایں خواجہ بخسپ و شی گرد دصبر گزیں — کہ گزیں تر بود از جمع صبوری بشواب

چہ کند حسرت و افسوس و چہ آید ز دریغ — بچنیں وقت چناں بہ کہ زرب الارباب

مغفرت خواہ کہ یا رب بریاض جنت — حکم فرمائے کہ رضوانش کند فتح الابواب

خلد را نیز دو چندان پئے او کن کہ بدہر — آمد ایں نکتہ زمن از پئے سالش بحساب

خلد خلد۔

نم مخور خانہ حکمت ز خرابی کہ ترا — پسر آباد کند گرچہ پدر کردہ خراب

نور دیں ست بعینہ چو ظہور دیں ست — یخبو السبل عن اللیث بخوان نکتہ بیاب

ایکہ در باطن با طن تو در نور ظہور — ظلمت ریب نمود ست ظہور ے ز نقاب

غالباً ضعف بصر باعث بے نوری تست — مرغ عیسائی و داری ز رخ مہر حجاب

نور در عین ظہور ست و ظہور ست ز نور — ویں سخن اظہر دانور بود از شمس بتاب

روشن ست ایں سخن و نسبت دریں نکتہ شکے — دگرش ہست دریں نکتہ روشن اعجاب

جعل الشمس ضیاءً ز نجوم قرآں — باز خواں تا قمرت نور فشاند چو شہاب

للہ الحمد کز ایں شمس و قمر نورانی ست — دیں حق تا بدم صور کر شد روز حساب

باد آفاق ازیں شمس و قمر در شب و روز — چوں شبے روز ز مہر دمہ تابندہ تباب

حافظ جملہ بود حفظ حفیظ مطلق — دولت و فقر بحکمت ہمہ را باد نصاب

---

۱۳ فقیر ظہور الدین فرزند اکبر فقیر نور الدین۔ ۱۴ فقیر شمس الدین فرزند دوم فقیر نور الدین۔
۱۵ فقیر قمر الدین فرزند سوم فقیر نور الدین۔ ۱۶ فقیر حفیظ الدین پسر چہارم فقیر نور الدین۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

منہ

رباعی

ہیہات فقیر نوردیں صاحب حال — آصف منش و مسیح دم و خضر مثال
در رایت وصال گفت وصلش پئے سال — فادخلی فی جنتی۔ زہے حسن مآل
۶۸ ۱۲ھ

قطعہ تاریخ

از گنج تاریخ تصنیف منشی غلام سرور لاہوری ح

پر توانگن گشت بر اوج بہشت — چوں جناب نوردیں نور الیقین
شد۔ چراغ دیں۔ بسالش جلوہ گر — ہم بخوان۔ نور الکرامت نوردیں
۶۸ ۱۲ھ ۶۸ ۱۲ھ

قطعہ تاریخ

از مولانا فیض اللہ لاہوری ح

چو نورالدین خلیفہ ذوالکمالات — بجنت شد روان از حکم باری
بتاریخ وصالش فیض گفتا — کہ۔ ہے ہے سید نورالدین بخاری
۶۸ ۱۲ھ

منہ

چو نورالدین خلیفہ عارف حق — بدرگاہ الٰہی گشت موصول
زروئے بندگی سالش خرد گفت — کہ۔ نورالدین خلیفہ واہ مقبول [۱۸]
۶۸ ۱۲ھ

---

[۱۸] یہ دو قطعات تاریخ مرزا محمد تقی نیشاپوری مصنف تاریخ پنجاب بہ فارسی قلمی کے ضمیمہ فکر سے ہیں۔ یہ ایک خطی بیاض سے لکھی گئی ہیں جو مخطوطات آدرکتابخانہ دانشگاہ پنجاب لاہور میں ہے بنمبر کتاب ۱۵۳۴H : ورق ۶۹/۶۹ شرافت

[۱۹] بیاض فیض اللہ لاہوری۔ نمبر کتاب ۲۷ ۳۴ - ۲۴۲ - ۲ - کتابخانہ دانشگاہ پنجاب لاہور۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

مختصر تذکرہ اولاد خلیفہ فقیر سید نورالدین لاہوری

- فقیر سید نورالدین کے چار بیٹے تھے۔ فقیر شمس الدین۔ فقیر ظہورالدین۔ فقیر قمرالدین اور فقیر حفیظ الدین۔ پہلے تینوں صاحبزادوں کے حالات کتاب ہذا تذکرۃ النوشاہیہ کے ساتویں حصہ موسوم بہ مناہج الآثار میں لکھے جائیں گے۔ اُن کی اولاد کی تفصیل بھی وہیں آئے گی۔

- فقیر قمرالدین۔ لاہور میں آنریری مجسٹریٹ رہے نہایت نیک و خلیق تھے۔ ان کے دو بیٹے تھے۔ فقیر جلال الدین اور فقیر ظفرالدین۔

- فقیر جلال الدین کے دو بیٹوں فقیر حسن الدین اور فقیر حسین الدین کے اسمائے گرامی تاریخ جلیلہ میں ذکر ہوئے ہیں مگر حیات مزید میں چار بیٹے منعم الدین۔ معز الدین۔ علیم الدین اور صلاح الدین لکھے ہیں۔

- فقیر حفیظ الدین دلنورالدین کے ایک بیٹے فقیر اقبال الدین کا نام تاریخ لاہور کے صفحہ پر آتا ہے

انتباہ

- خلیفہ فقیر سید نورالدین کی ساری اولاد کا شجرہ دستیاب نہیں ہوا جسقدر ملا ہے لکھ دیا ہے

Marfat.com
Marfat.com

و

(۷۵)

وارث علی شاہ

سید وارث علی شاہ بھاکھری جالندھری رح

آپ سادات حسینی نقوی بھاکھری رح سے تھے۔ صاحب علم و فضل تھے۔ آپ کی بیعت طریقت خواجہ غلام حسین المعروف غلام محمد ولد غلام حیدر صاحب ساکن بہادر حسین ریاست پٹیالہ سے تھی۔ خلافت یافتہ تھے۔ علوم ظاہری و باطنی۔ اور اسرار تصوف و رموز توحید میں یکتائے دوران تھے۔

نماز تہجد | آپ کے فرزند سید غلام نبی الحسینی شرح انوار العاشقین میں لکھتے ہیں۔

"میرے پیر و مرشد (سید وارث علی شاہ صاحب رح تہجد کی) چھ رکعتیں پڑھتے تھے۔ کبھی ان میں بتفریق سورۂ یٰسٓ تمام کرتے تھے۔ اور کبھی وہ ہی (ہر رکعت میں) تین بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ"[1]

ذکر کثیر | پھر اس کے بعد اسم ھُو سو بار کہتے۔ حالت استغراق میں بعض مشائخ اپنے طالبوں سے اس ذکر کو دس گنا کرواتے ہیں۔ بعض بجائے سینکڑوں کے ہزاروں کا شمار رکھتے ہیں۔

میرے سامنے میرے پیر و مرشد نے جناب مولانا مولوی محمد تسلیم پشاوری رح سے بھی ذکر کروایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے بہت جلدی اُن پر کشود کار کر دیا تھا"[2]

پاس انفاس | "آپ پاس انفاس لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کا کرتے تھے اور اسی کو اسم اعظم فرماتے تھے"[3]

---

[1] شرح انوار العاشقین ص۴۱ [2] ایضاً ص۲۲ [3] ایضاً ص۲۷ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

مراقبہ اسم ذات آپ اس مراقبے کو فقط لفظ اَللّٰہ اَللّٰہ پر استعمال فرماتے تھے اور اسی پر آپ کا کُل شہود تھا۔ اس لئے کہ ام الدماغ ایک دریچہ ہے انوار الٰہی کے لئے۔ اور لطائف دروازے ہیں۔ دروازوں میں عام کو بار ہوتا ہے۔ اور دریچہ پر سے خاص صاحب اسرار گذرتے ہیں۔ ۲

تصنیف

آپ کی تصنیف سے ایک رسالہ انوار العاشقین موجود ہے۔ جو فارسی زبان میں مسئلہ وحدت الوجود پر نظم فرمایا ہے۔ اس کی شرح آپ کے صاحبزادہ سید غلام نبی صاحب نے بنام شرح انوار العاشقین بہت عمدہ لکھی ہے۔ انوار العاشقین میں کُل ایک سو پچیس (۱۲۵) اشعار ہیں۔ آغاز اس طرح ہے۔

بشنو ایں اصطلاح صوفیہ — تا بدانی تو رازِ مخفیہ
ذاتِ حق را وجود میخوانند — لاحد و شکل و لاحصر خوانند
ظاہر ست او بجملہ حدود و شکل — نیست در ذاتِ او تغیر و بدل
بل بجملہ حدود و اشکال ست — صاحبِ شان و شاہِ اجلال ست
ہست الذات ہم کما کان — ذاتِ پاکش بداں تو اے دانا

اولاد آپ کے ایک فرزند حاجی سید غلام نبی صاحب تھے۔

---

۲ شرح انوار العاشقین صفحہ ۵۶ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

ھ

(۷۲)

ہیمے شاہ

بابا ہیمے شاہ لاہوری رح

غالباً نام رحیم شاہ ہوگا۔ ہیمے شاہ مشہور ہوگیا۔ بابا الٰہی شاہ لاہوری رح کا مرید تھا۔ پیشہ بافندگی کیا کرتا۔ اپنے پیر صاحب کی وفات کے بعد درگاہ عالیہ شاہ کنٹھ لاہوری رح کا مجاور و متولی رہے۔ عرس شریف کا بڑا اہتمام کیا کرتا۔

زمانہ حیات جس زمانہ میں مولوی نور احمد چشتی رح نے ۱۲۸۰ھ / ۱۸۶۳ء میں کتاب تحقیقاتِ چشتی تالیف کی اُس زمانہ میں بابا ہیمے شاہ ہی درگاہ شاہ کنٹھ کا مجاور تھا۔ اس درگاہ کے متعلق سارے واقعات اسی کی زبان سے سُن کر انہوں نے نقل کیے۔

Marfat.com
Marfat.com

کتابیات

اس جگہ کتاب ہذا صحائف الاسرار کے ماخذ بترتیب حروفِ تہجی کتابوں کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اُن کے مصنفوں کے نام بھی تحریر کئے گئے ہیں۔

الف

۱ احیاء العلوم — حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی طوسی رح

۲ اذکار الابرار۔ سوانح شیخ پیر محمد سچیار۔ میاں نواب علی سجادہ نشین نوشہرہ

۳ اذکار الصالحین۔ مولوی محمد حیات نوشاہی شرقپوری سال تصنیف ۱۳۵۶ھ

۴ اذکار حنیفی — دیوان مسمّٰی عسکر نوشاہی کوٹلی مغلاں والہ مطبوعہ حجازی پریس لاہور۔

۵ اسرار التصوف حصہ دوم۔ زبدۃ الحکما حکیم احمد علی خاں لاہوری رح مطبوعہ مطبع منشی فخر الدین لاہور ۱۳۱۱ھ

۶ اشجار التواریخ قلمی۔ سید شرافت نوشاہی عافاہ اللہ۔

۷ انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن مطبوعہ فیروز سنز لاہور ۱۹۶۸ء

۸ انوار العاشقین — مولانا سید دولت علی شاہ حسینی بھاکھری نوشاہی جالندھری رح

۹ انوار القادریہ۔ الملقب بہ ریاض النوشاہیہ۔ قلمی
حکیم مولانا غلام قادر شاہ اثر انصاری نوشاہی ترقندازی جالندھری
متوفی ۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۷ء

۱۰ انوارِ لاثانی — مولوی محمد رفیق مجددی ساکن کوٹلی لوہاراں مشرقی ضلع سیالکوٹ

۱۱ اوراد نوشاہی — مولوی محمد حیات نوشاہی شرقپوری۔

۱۲ اورینٹل کالج میگزین لاہور (سہ ماہی)
بابت ماہ فروری ۱۹۲۴ء

Marfat.com
Marfat.com

ب

۱۳ باغ اولیائے ہند — مولوی محمد الدین نوشاہی اہلحدیث ساکن دھنڑدر کلاں ضلع گوجرانوالہ

۱۴ بشنوں بگاسل۔ — سائیں مولا شاہ نوشاہی بھیٹھوی امرتسری مطبوعہ مجددی پریس امرتسر ۱۳۲۸ھ / ۱۹۱۰ء

۱۵ بہار دیوان — دیوان مست عمر نوشاہی کوٹلوی مطبوعہ کوارپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور۔

۱۶ بیاض قلمی — نمبر کتاب ۵۶۹۷ ذخیرہ مخطوطات پروفیسر سراج الدین آف پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور۔

۱۷ بیاض اوراد لقشبندیہ قلمی۔ — مملوکہ سید عاشق علی بن سید شیر علی نوشاہی برخورداری مقام ساہن پال شریف۔ ضلع گجرات۔

۱۸ بیاض خاندان فقیر صاحبان لاہور قلمی۔ — مملوکہ فقیر سید معینت الدین بخاری۔ فقیر خانہ اندرون بھاٹی دروازہ۔ لاہور

۱۹ بیاض خاندان معصوم شاہ قلمی۔ — مملوکہ سید محمد حسین ولد معصوم شاہ۔ ساکن چک سادہ۔

۲۰ بیاض شایق قلمی — مولانا غلام قادر شایق بن شیخ احمد فاروقی نوشاہی رسول نگری متوفی ۱۳۰۰ھ / ۱۸۸۳ء۔ مملوکہ مولانا مفتی بشیر حسین نوشاہی نیرہ صاحب بیاض۔ ساکن گوجرانوالہ۔

۲۱ بے مثل تبر — مولانا محمد اعظم صاحب نوشاہی برقندازی میرووالی، متوفی ۱۳۷۵ھ / ۱۹۰۶ء

ت

۲۲ تاریخ جلیلہ — مولانا پیر غلام دستگیر نامی قریشی لاہوری، متوفی ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء مطبوعہ صابر الیکٹرک پریس لاہور ۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۷ء

۲۳ تاریخ سیالکوٹ — ماسٹر رشید نیاز سیالکوٹی۔

Marfat.com
Marfat.com

۲۴ تاریخ قبیلہ ککے زئی مولانا غلام کریا خاں ترکانی

۲۵ تاریخ لاہور رائے کنہیا لعل لاہوری تصنیف ۱۳۰۱ھ / ۱۸۸۴ء

۲۶ تبصرہ لاہور۔ سیالکوٹ نمبر (ماہنامہ) جلد ۵ شمارہ ۱۰-۱۱۔ اگست ستمبر ۱۹۶۴ء
ایڈیٹر جانباز مرزا۔

۲۷ تحقیقاتِ چشتی مولانا نور احمد چشتی لاہوری رح مطبوعہ بار اول ۱۲۶۵ھ / ۱۸۴۹ء

۲۸ تذکرۃ الشیخ مسٹر ظہور احمد بدر نوشاہی تسرقپوری

۲۹ تذکرۃ المشایخ میاں مولا بخش چشتی صابری ٹھٹھوی

۳۰ تذکرۃ المشایخ قلمی مولوی پیر میر احمد مولوی فاضل نوشاہی جھنگی والا رح متوفی ۱۳۶۲ھ / ۱۹۴۷ء

۳۱ تذکرہ اولیائے ہند، جلد ۱-۳۔ مرزا احمد اختر گورگانی کیرانوی رح

۳۲ تذکرہ شعرائے پنجاب خواجہ عبدالرشید کراچوی۔ شائع کردہ اقبال اکادمی کراچی

۳۳ تذکرہ ہاشمیہ ماسٹر غلام نبی نوشاہی۔ ساکن دھن پورہ۔ لاہور۔

۳۴ تقویم تاریخی مولانا عبدالقدوس ہاشمی

۳۵ تکمیل الایمان قلمی شیخ عبدالحق محدث قادری دہلوی رح متوفی ۱۰۵۲ھ / ۱۶۴۲ء
مکتوبہ مولانا سید حافظ قل احمد پاکدرات نوشاہ ثانی متوفی ۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء

۳۶ تنویر لانانی سید چراغ شاہ نقشبندی مجددی مراد آبادی رح متوفی سنہ ؟

۳۷ تواریخ سیالکوٹ مرزا اعظم بیگ اکبر ارسشنٹ

چ

۳۸ چار باغ پنجاب قلمی۔ منشی گنیش داس بدھیرہ قانونگوئے گجرات۔

ح

۳۹ حاشیہ تحفہ اخوان الصفا۔ مولانا محمد اعظم نوشاہی برقندازی میرودالی رح متوفی ۱۳۷۵ھ / ۱۹۵۶ء

۴۰ حدیقۃ الاولیا مفتی غلام سرور لاہوری رح متوفی ۱۳۰۷ھ / ۱۸۹۰ء

Marfat.com
Marfat.com

۴۱ حیاتِ شاہ آلہی بخش (کلیدِ بخشش) قلمی۔
سید ابوالظفر شریف احمد شرافت نوشاہی برخورداری ساہنپالوی عفی عنہ

د

۴۲ دستخط اسرارِ قادری قلمی مکتوبہ ۱۲۸۵ھ بقلم مولوی سلطان احمد ولد میاں محمد فاروقی نوشاہی وڈالوی رح

۴۳ دستخط انشائے خلیفہ قلمی مکتوبہ ۱۲۳۸ھ بقلم سید احمد بخش بن سید اللہ دتہ نوشاہی ساہنپالوی

۴۴ دستخط انشائے ہرکرن قلمی مکتوبہ ۱۲۳۹ھ بقلم سید احمد بخش نوشاہی مذکور

۴۵ دستخط ترجمہ فارسی کتاب پشتو قلمی مکتوبہ ۱۲۳۳ھ بقلم فقیر بابر شاہ نوشاہی برنداوری پشاوری

۴۶ دستخط دار الشفاء قلمی مکتوبہ ۱۲۸۱ھ بقلم میاں محمد ولد مولوی محمد اشرف فاروقی نوشاہی رہ

۴۷ دستخط دلائل الخیرات قلمی بقلم مولانا جلیل الدین بن شیخ تاج الدین رہ

۴۸ دستخط سکندر نامہ قلمی مکتوبہ ۱۲۵۰ھ بقلم سید احمد بخش نوشاہی موصوف

۴۹ دستخط شمس العارفین قلمی مکتوبہ ۱۲۸۵ھ بقلم مولوی سلطان احمد نوشاہی وڈالوی مذکور

۵۰ دستخط صلوٰۃ مسعودی قلمی۔ دفتر اول مکتوبہ ۲۴ محرم ۱۲۰۶ھ بقلم میاں قادر بخش ولد میاں عصمت اللہ نوشاہی رہ ساکن چک نو کلاں ضلع گجرات۔

۵۱ دستخط صلوٰۃ مسعودی قلمی۔ دفتر دوم مکتوبہ ۱۲ جمادی الاول ۱۲۰۶ھ بقلم میاں قادر بخش مذکور

۵۲ دستخط قرآن مجید قلمی مکتوبہ ۱۲۶۰ھ بقلم مولانا سید حافظ فضل احمد پاکپتن نوشاہ ثانی رہ

۵۳ دستخط کتاب پشتو قلمی۔ مکتوبہ ۱۱۸۱ھ بقلم مولانا خان محمد پشاوری رح

یہ نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہے۔

۵۴ دستخط کریما قلمی مکتوبہ ۱۲۵۲ھ بقلم سید احمد بخش نوشاہی مقدم الذکر

۵۵ دستخط کریما قلمی مکتوبہ (۱۲۷۲ھ) ۱۹۱۵ بکرمی بقلم مولوی علم الدین نوشاہی کاتب پنڈی وال رح

Marfat.com
Marfat.com

۵۶ دستخط یوسف زلیخا قلمی مکتوبہ ۱۲۷۵ھ بقلم میاں محمد دلاور مولوی محمد اشرف فاروقی نوشاہی

۵۷ دیوان آزاد قلمی فقیر سید عزیز الدین بخاری نوشاہی برقندازی لاہوری رح متوفی ۱۲۶۲ھ / ۱۸۴۶ء

۵۸ دیوان گرامی مولانا شیخ غلام قادر گرامی جالندھری رح متوفی ۱۳۴۵ھ / ۱۹۲۷ء

۵۹ دیوان منور قلمی فقیر سید نور الدین منور بخاری نوشاہی برقندازی لاہوری متوفی ۱۲۶۸ھ

ص

۶۰ راحت القلوب

۶۱ رحمت کبریا بوسیلہ انبیا و اولیا ۔ مولوی ابو العباس غلام رسول نوشاہی خطیب جامع مسجد نور گنج حسین آباد نارووال ضلع سیالکوٹ

۶۲ رموز الاطبا جلد دوم

۶۳ رئیسان پنجاب سر لیپل ایچ گریفن صاحب

ز

۶۴ زاد التقوے مولوی کرامت علی

س

۶۵ سبیل سلسبیل مولوی مقبول محمد نوشاہی جلالوی رح متوفی ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء

۶۶ سخن دیوان سرعرفان دیوان مست عمر نوشاہی کوٹلوی مطبوعہ حجازی پریس لاہور

۶۷ سراج السالکین حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی طوسی رح

۶۸ سلیم التواریخ مولوی اکبر علی محقق ارائیں جالندھری تصنیف ۱۹۱۴ء / ۱۳۳۲ھ

۶۹ سند قدم شریف نبوی قلمی میاں محمد غوث بن حافظ بدھا نوشاہی دزیر آبادی رح

۷۰ سوانحعمری سید چراغ علی شاہ سبزواری چشتی لاہوری رح - میاں دلدار بخش خیاط لاہوری رح

۷۱ سوانحعمری شاہ عبدالرحمٰن میاں غلام مصطفےٰ رحمانی ۔ ساکن بھگری شریف ۔ ضلع گوجرانوالہ

Marfat.com
Marfat.com

۷۲ سیحرفی پنجابی ۔قلمی مولوی حافظ امام الدین نوشاہی روشن شاہی کھرلانوالہ رح

ش

۷۳ شاہ نامہ اسلام مسٹر حفیظ بن مولوی شمس الدین جالندھری

۷۴ شاہ نامہ حالصہ مولوی احمد یار نوشاہی برقندازی مُرالوی رح

۷۵ شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی ۔قلمی ۔فقیر سید عزیز الدین رضا نوشاہی برقندازی لاہوری رح

۷۶ شجرہ شریف نوشاہی قلمی مولوی الٰہی بخش نوشاہی کُنڈلوی رح

۷۷ شجرہ فقرا ۔قلمی

۷۸ شجرہ نوشاہی ۔قلمی بابا چنگے شاہ نوشاہی لاہوری رح

۷۹ شرح انوار العاشقین مولانا سید غلام نبی بن سید وارث علی شاہ حسینی بھاکھری نوشاہی جالندھری

۸۰ شرقپور ۔قلمی نظم مولانا صاحبزادہ نور محمد نصرت نوشاہی شرقپوری

۸۱ شریف التواریخ ۔قلمی فقیر سید ابوالریاض شریف احمد شرافت نوشاہی برخورداری ساہنیالوی

۸۲ شعرائے پنجاب نسیم رضوانی ۔ بحوالہ مکاتیب اقبال بنام گرامی

۸۳ شواہد الافکار ۔قلمی سید شرافت نوشاہی عفا اللہ عنہ مولف کتابہ ہذا ۔
یہ میری کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کا آٹھواں حصہ ہے ۔

ط

۸۴ طبقات النوشاہیہ قلمی سید شرافت نوشاہی عفا اللہ عنہ ۔ یہ شریف التواریخ کی دوسری جلد ہے

۸۵ الطبیب لاہور (ماہنامہ) نومبر ۱۹۴۲ء

ظ

۸۶ ظفر نامہ رنجیت سنگھ دیوان امرناتھ

ع

۸۷ عبرت نامہ ۔جلد دوم مفتی علی الدین بن خیر الدین لاہوری تصنیف ۱۲۷۰ھ ۱۸۵۴ء ۱۹۱۱ء

Marfat.com
Marfat.com

۸۸ عرس اور میلے — مسٹر امان اللہ خاں ارمان سرحدی

۸۹ العقیدۃ الیوسفیہ لقاری القصیدۃ العونیہ۔ (یعنی شرح قصیدہ عونیہ)
مولانا محمد اعظم بن محمد یار نوشاہی برقندازی میرودالی رح

۹۰ عمدۃ الدوار قلمی — سید شرافت نوشاہی۔ اصلح اللہ حالہ ومالہ
یہ کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کا دسواں حصہ ہے۔

۹۱ عمدۃ التواریخ — لالہ سوہن لعل سوری وکیل دربار مہاراجگان خالصہ پنجاب

۹۲ عوارف الانوار قلمی — سید شرافت نوشاہی۔ عفی عنہ
یہ کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کا پانچواں حصہ ہے

ع

۹۳ غنیۃ الطالبین — شیخ عبدالقادر قدس سرہ العزیز

ف

۹۴ فتاوٰی شامی — (حاشیہ درالمختار معروف بہ ردالمحتار کا مشہور نام شامی ہے
از سید محمد امین معروف بابن عابدین شامی م ۱۲۵۲ھ۔ عارف)

۹۵ فوائد الاذکار قلمی — سید شرافت نوشاہی عافاہ ربہ۔
یہ کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کا نواں حصہ ہے۔

۹۶ فیض محمد شاہی قلمی۔ جلد اول۔ دوم۔ سوم۔ چہارم۔ پنجم۔ ششم۔ ہفتم۔ ہشتم۔
اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی قدس سرہ العزیز
مدفون ساہنپال شریف ضلع گجرات۔ متوفی سنہ ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۵ء

ق

۹۷ قادری بوستان۔ تحفہ دیوان۔
دیوان مسمت عمر ولد میاں قطب الدین نوشاہی ساکن کوٹلی نغلاں
ضلع گوجرانوالہ۔ مطبوعہ حجازی پریس لاہور۔ سنہ ۱۳۶۰ھ / ۱۹۴۱ء

Marfat.com
Marfat.com

ک

۹۸ کتبہ مزار - سید مسعود شاہ بخاری ؒ

۹۹ کتبہ مزار سید فضل شاہ گردیزی نوشاہی ؒ

۱۰۰ کلید گنج الاسرار - قلمی مولانا خلیفہ محمد ابراہیم انصاری نوشاہی حالندھری
متوفی ۱۲۸۸ھ / ۱۸۷۱ء

۱۰۱ کیمیائے سعادت امام محمد بن محمد غزالی طوسی ؒ

گ

۱۰۲ گلزار فقرا - قلمی مولانا حکیم کرم الٰہی بن مولوی غلام نبی فاروقی نوشاہی ؒ
ساکن سیکووالہ ضلع سیالکوٹ۔

۱۰۳ گلزار معانی - قلمی مولانا خلیفہ محمد ابراہیم انصاری نوشاہی حالندھری ؒ

۱۰۴ گلزار نوشاہی الملقب بہ لطیف مصطفائی - مولوی محمد حیات نوشاہی شرقپوری ؒ

۱۰۵ گنج تاریخ المعروف گنجینہ سروری - مفتی غلام سرور لاہوری ؒ

م

۱۰۶ مآثر الاحبار - قلمی سید شرافت نوشاہی کفاہ اللہ تعالیٰ۔
یہ کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کا چوتھا حصہ ہے۔

۱۰۷ مثنوی گرامی مولانا شیخ غلام قادر گرامی ولد سکندر بخش کلکے زئی حالندھری
مسمولد ۱۲۷۲ھ / ۱۸۵۶ء متوفی پنجشنبہ ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۴۵ھ / ۱۹۲۷ء

۱۰۸ مجموعہ خطوط بنام فقیر سید عزیز الدین رضا نوشاہی برقندازی لاہوری ؒ - قلمی
نمبر کتاب ۱۷۹۲ - مجموعہ خطوطات شیرانی بنواب یونیورسٹی
لائبریری لاہور۔

۱۰۹ مخزن لاہور (ماہنامہ) گرامی نمبر - اگست ۱۹۲۷ء

Marfat.com
Marfat.com

۱۱۰ مخزن القادریہ۔ المعروف بہ معمولاتِ نوشاہیہ۔ قلمی۔ مولوی محمد حیات نوشاہی شرقپوری سیالِ
تصنیف ۱۳۵۶ھ مرتبہ سید شرافت نوشاہی عفا اللہ عنہ

۱۱۱ مخزنِ پنجاب مفتی غلام سرور لاہوری ؒ

۱۱۲ مخطوطہ تاریخ وفات سید فقیر اللہ شاہ مشہدی نوشاہی برقندازی بدوملہی والا متوفی ۱۳۲۲ھ
مکتوبہ بقلم مولانا محمد اعظم نوشاہی میروالی ؒ
مملوکہ مولوی مظفر حسین صاحب بمقام میروال تحصیل خوشاب
ضلع شیخوپورہ

۱۱۳ مراسلات در دو نامچہ فقیر سید عزیز الدین رضا نوشاہی برقندازی لاہوری قلمی۔ جلد نہم۔
مجموعہ مخطوطاتِ شیرانی۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور۔

۱۱۴ مسودہ۔ قلمی سائیں سید رسول ولد سائیں غلام رسول نوشاہی برقندازی بڑیکی والہ

۱۱۵ معارف الابرار قلمی سید شرافت نوشاہی سانپیالوی عافاہ اللہ۔
یہ کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کا تیسرا حصہ ہے۔

۱۱۶ معمول احمدیہ زبدۃ الحکماء حکیم احمد علی خاں عرف احمد علی بن نواب خاں
بن محمد خاں بن محرم خاں بھٹی محرف نون لاہوری ؒ

۱۱۷ مکاتیبِ آزاد مولوی محمد حسین آزاد لاہوری ؒ مولد ۱۲۴۳ھ / ۱۸۲۷ء متوفی ۱۳۲۸ھ / ۱۹۱۰ء
مرتبہ سید مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی۔
ناشر مجلسِ ترقیِ ادب لاہور۔

۱۱۸ مکاتیبِ اقبال بنام گرامی۔ مطبوعہ زریں آرٹ پریس۔ ۶۱ ریلوے روڈ۔ اپریل ۱۹۶۹ء
ناشر تسنیم احمد ڈار۔ ڈائرکٹر اقبال اکادمی۔ ڈی۔ ۶
۴۳۔ بلاک ۶۔ پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی کراچی نمبر ۲۹
مقدمہ از مولوی محمد عبداللہ قریشی۔

Marfat.com
Marfat.com

۱۱۹ مکتوباتِ رضا ۔ قلمی فقیر سید عزیز الدین رضا ۔ نوشاہی برقندازی لاہوری رح

۱۲۰ مکتوب ۔ قلمی مولانا احمد الدین بگوی لاہوری رح

۱۲۱ مکتوب ۔ قلمی میاں احمد یار نوشاہی برقندازی مُرالوی رح

۱۲۲ مکتوب ۔ قلمی سائیں برکت علی نوشاہی سکھانوی رح

۱۲۳ مکتوب ۔ قلمی بصنعتِ غیر منقوط ۔

۱۲۴ مکتوب ۔ قلمی پیر سکندر شاہ قریشی سہروردی رح متوفی ۱۲۱۴ھ / ۱۷۹۹ء

۱۲۵ مکتوب ۔ قلمی میاں سلامت علی تنویر سیکرٹری آف بزم نوشاہی ستر قصور

۱۲۶ مکتوب ۔ قلمی سائیں سید رسول نوشاہی برقندازی بڑکی والہ

۱۲۷ مکتوب ۔ قلمی میاں شیر محمد نقشبندی مجددی ستر قصوری رح متوفی ۱۳۴۷ھ / ۱۹۲۸ء

۱۲۸ مکتوب ۔ قلمی فقیر غلام حسن بن فقیر فضل دین نوشاہی برقندازی گوندلانوالیہ

۱۲۹ مکتوب ۔ قلمی سید فضل حسین ولد حیات شاہ بخاری نوشاہی قادرآبادی رح

۱۳۰ مکتوب ۔ قلمی پیر قلندر شاہ قریشی سہروردی رح متوفی ۱۲۴۸ھ / ۱۸۳۲ء

۱۳۱ مکتوب ۔ قلمی پیر مراد شاہ قریشی سہروردی مرادنوی رح متوفی ۱۲۱۵ھ / ۱۸۰۰ء

۱۳۲ منہاج العابدین امام محمد بن محمد غزالی طوسی رح

ن

۱۳۳ نذرِ مولےٰ ۔ المعروف تحفۃ الفقرا ۔ مولوی محمد اعظم نوشاہی برقندازی میرووالی رح

۱۳۴ نزہۃ الخواطر بہجۃ المسامع والنواظر ۔ جلد ہفتم ۔ علامہ شریف عبدالحی بن فخر الدین حسنی مدیر سابق ندوۃ العلماء لکھنؤ ۔ مطبوعہ دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن ۱۳۷۶ھ / ۱۹۵۷ء

۱۳۵ نسیم حجنبیدی دیوان مست عمر نوشاہی کوٹلوی مطبوعہ حجازی پریس لاہور ۱۹۵۱ء

۱۳۶ نقوش لاہور نمبر مقالہ پروفیسر یوسف جمال انصاری ۔ فروری ۱۹۶۲ء

Marfat.com
Marfat.com

۱۳۷ نورِ نہالِ قادری — مولوی محمد ابراہیم خاں اعوان نوشاہی رح

۱۳۸ نوشاہِ زماں قلمی (تذکرہ شاہ قبل احمد نوشاہی) سید شرافت نوشاہی عفی عنہ

۱۳۹ نیاز نامہ — قلمی مکتوبہ ۱۲۱۷ھ / ۱۸۰۲ء از میاں پیلے خاں نوشاہی چاریاری رح

۱۴۰ نیاز نامہ اہلِ بیت — قلمی مکتوبہ ۹ ذی الحجہ ۱۲۶۴ھ از فقیر سید نور الدین منور نوشاہی برقندازی لاہوری رح متوفی ۱۲۶۸ھ / ۱۸۵۲ء

و

۱۴۱ وثیقہ اشٹام — قلمی مکتوبہ ۱۲۸۸ھ / ۱۸۷۱ء یہ اشٹام تنویر نوشاہی سرقصوری کے گھر میں ہے۔

۱۴۲ وثیقہ جاگیر — قلمی مکتوبہ ۱۲۷۰ھ / ۱۸۵۳ء بنام فقیر غلام حسین نوشاہی برقندازی گوندلانوالیہ

۱۴۳ وفات نامہ میاں شاہ محمد — قلمی — میاں محمد بخش ولد شاہ محمد نوشاہی رحمانی — رسول پور چٹھہ۔

ی

۱۴۴ یادِ رفتگاں — منشی محمد الدین فوق کشمیری ایڈیٹر طریقت لاہور، مطبوعہ اسلامیہ سٹیم پریس لاہور۔

خاتمہ

الحمد للہ کہ یہ کتاب صحائف الاسرار — جو تذکرۃ النوشاہیہ کا چھٹا حصہ ہے — آج بروز پنجشنبہ بائیسویں محرم ۱۳۹۲ھ ایکہزار تین سو بانوے ہجری مطابق نویں مارچ ۱۹۷۲ء ایکہزار نو سو بہتر عیسوی۔ موافق چھبیسویں پھاگن سمت ۲۰۲۸ دوہزار اٹھائیس بکرمی۔ اختتام کو پہنچی۔ پڑھنے سننے۔ دیکھنے والوں سے استدعا ہے۔ کہ مؤلفِ خطاکار کو دعائے خیر سے خوشوقت فرما دیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین۔

تمام شد

کتاب صحائف الاسرار کہ حصہ ششم ستارگان کتاب تذکرۃ النوشاہیہ۔ بدستخط مؤلف فقیر سید شریف احمد شرافت نوشاہی ساہیوالوی ۲۲ محرم ۱۳۹۲ھ بمنہ وکمالہ کرمہ

Marfat.com
Marfat.com

تعلیقات

متعلقہ صفحہ ۸۳
کتب خانہ فقیر خاندان

اس کتب خانہ کا ایک حصہ اب لاہور کے عجائب گھر کو منتقل ہو گیا ہے اور کچھ کتابیں جامعۂ پنجاب لاہور کے کتب خانہ میں بھی دیکھی گئی ہیں۔ البتہ اب بھی فقیر خانہ میں مخطوطات کی ایک تعداد موجود ہے۔

محترمہ خالدہ صدیق نے دانشکدۂ ادبیات وعلوم انسانی، دانشگاہ تہران کے لئے ۴۷-۱۳۴۶ ہجری شمسی میں ڈاکٹریٹ کا جو مقالہ (بہ عنوان: "نسخ خطی فارسی موجود در کتابخانہ ہای لاہور و نظر انتقادی بر پارہ ای از نسخ مزبور") لکھا تھا اس میں بھی فقیر خانہ کے مخطوطات کے کوائف ملتے ہیں۔ وہیں سے یہ معلومات "فہرست مشترک نسخہ ہای خطی فارسی پاکستان" تالیف احمد منزوی مطبوعہ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد میں شامل کی گئی ہیں۔

۱۹۸۲ء میں مجھے فقیر خانہ کا ایک مخطوطہ دیکھنا مطلوب تھا۔ فقیر خاندان کے ایک نوجوان نے نہایت تعاون کرتے ہوئے مطلوبہ مخطوطہ اور فقیر خانہ کے نوادر دکھائے۔

عارف نوشاہی

متعلقہ صفحہ ۸۴
دیوان آزاد

میں نے اس کے دو قلمی نسخے قومی عجائب گھر پاکستان، کراچی میں دیکھے ہیں،

۱۔ شمارہ ۸/۹۲۸-۱۹۵۷: نستعلیق، بقلم نور احمد خوشنویس بن سید محمد خوشنویس جواہر رقم، بروز جمعہ شوال ۱۳۰۶ ہجری۔ ۱۱۵ صفحات۔ اس نسخہ میں غزلیات اور رباعیات

Marfat.com
Marfat.com

شامل ہیں اور ابتدا میں دیوان امرناتھ بن راجہ دینا ناتھ وزیر مالیات حکومت مہاراجہ رنجیت سنگھ کی تقریظ ہے۔

۲۔ شمارہ ۱۷۴۔ ۱۹۶۷ : معمولی نستعلیق، معاصر خط ہے۔ ۱۶۰ ص۔ اس نسخہ میں بھی امرناتھ کی تقریظ موجود ہے۔ آخر میں آزاد کی ایک نعت درج ہے جو انہوں نے ۱۲۶۲ھ (زندگی کا آخری سال) میں لکھی تھی۔ نعت کا مطلع یہ ہے:

گویم چہ وصف حسن کمال محمدی
کسی نیست در جہان بمثال محمدی

(فہرست نسخہ ہای خطی فارسی موزہ ملی پاکستان، کراچی تالیف سید عارف نوشاہی، ص ۴۷۰)

متعلقہ صفحہ ۱۰۴

سید حیدر بخش ۔ آستانہ عالیہ وڈاکہ

مراد علی شاہ ۔ گدی نشین والد مجموعہ ہمایوں مراد کوٹ حیدر بخش جونا ہار یکھ

سید ۔ صابر علی شاہ ۔ کراچی جعفرائے مسجد۔ محلہ صحیم پورہ دربار پیر اکبر شاہ بخاری متعلق

سید ۔ عشق علی شاہ "

سید ۔ خدا بخش شاہ "

نیک محمد "

غلام حسن ۔ جالندھر

متعلقہ صفحہ ۱۲۲ نقرائے غلام محمد جھنگی والہ

نسخہ سعید

حکیم محمد ابراہیم ۔ دھدی والہ ضلع لائل پور

سید حسان مسند نشین بخش شاہ ۔ ساگھ ضلع شیخوپورہ

Marfat.com
Marfat.com

حضرت میاں غلام محمد۔ جھنگ والے

حضرت میاں عبدالعزیز کے

حضرت میاں سیاں پیر شاہ کے

حضرت میاں ہاشم شاہ۔ جھنگ والے

جنکے عرس کا آغاز ۱۳۹۶ھ
سے ۲۰۳ سال قبل ہوا تھا

متعلقہ صفحہ ۱۵۶

محمد شفیع رسیدہ رسیدگی شریف ضلع سیالکوٹ۔ مرید شیر علی شاہ ضلع ملتان
مرید سید حسین کے۔ مرید لقمان شاہ سرد ملیں

محمد شفیع صاحب کے مرید ۱۳۹۳ھ عرس شریف

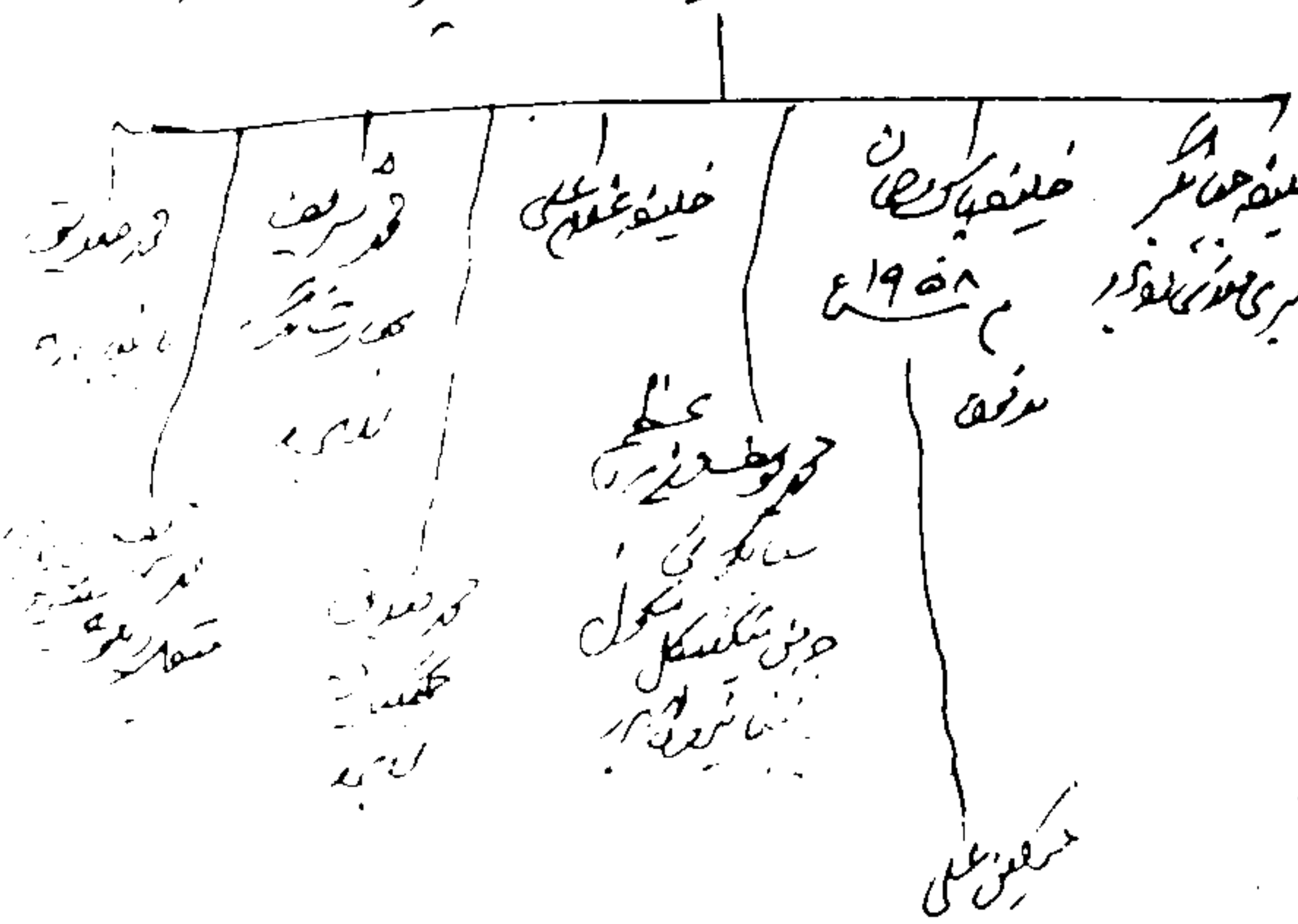

Marfat.com
Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۱۹۱ بسلسلۂ تلمذ مولانا گرامی از خلیفہ محمد ابراہیم

مسجد سے مکتب خلیفہ ابراہیم

ابتدائی تعلیم ـــــ اُستاد کا فیضانِ نظر

عربیات اور دینیات کی ابتدائی تدریس کے بعد اب شیخ سکندر بخش کو انھیں مکتب میں بٹھانے کی فکر دامن گیر ہوئی۔ انحطاط کے اس زمانے میں اسلامی مدارس و مکاتب پر اک سناٹا چھایا ہوا تھا۔ تعلیم و تعلم میں مسلمانوں کی پستی اگرچہ حد سے گزر چکی تھی مگر اُس پُرآشوب دور میں بھی بعض گوشوں کے اندر ایسے منور الفکر اہلِ علم موجود تھے، جو مصالح دینی اور مصالح دنیا دونوں کو مدِنظر رکھ کر بعض مسلمان بچوں کی تربیت کر رہے تھے۔ بستی دانشمنداں جالندھر میں خلیفہ ابراہیم کا مکتب ایک ایسا ہی نورانی گوشہ تھا۔ بقول حفیظ صاحب، یہ مکتب اسی مسجد سے ملحق تھا۔ علوم و معارف اور رشد و ہدایت کا یہ منبع عالم و سالک دونو کے لیے یکساں طور پر مفید تھا، مسجد سے اٹھ کر مکتب میں جا بیٹھے۔ یہ گرامی کی خوش قسمتی تھی کہ انھیں خلیفہ ابراہیم جیسا مجمع البحرین استاد مل گیا۔ خلیفہ صاحب ایک خدا شناس بزرگ تھے۔ اُن بے نیازانِ دُنیا اور نیاز مندانِ حق کے زمرے میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ علوم ظاہر و باطن کی جامعیت عطا فرماتا ہے۔ نہایت متقی، پرہیزگار اور کامل العلم والاحوال بزرگ تھے، جالندھر کے لوگ انھیں اولیاء اللہ میں شمار کرتے تھے۔

اُس زمانے کا عام معمول یہ تھا کہ نصابِ تعلیم کی کوئی کتاب حمد و نعت، اخلاقِ کریمہ اور اوصافِ حسنہ کے کردار و عمل کے عنوانات و مضامین سے خالی نہ ہوتی تھی۔ اس قسم کے اسباق بچوں کو گلستان، بوستان، سکندر نامہ، پند نامہ، انوارِ سہیلی، منطق الطیر، صرف میر، بدایۃ النحو، کافیہ اور کنز الدقائق وغیرہ پڑھایا کرتے تھے، اور خلیفہ صاحب کے ہاں بھی یہی قاعدہ تھا۔ ان کے اسلوبِ تدریس کی خصوصیت یہ تھی کہ وہ محض رٹانے پر اکتفا نہ کرتے تھے۔ اُردو چونکہ پنجاب میں ابھی ابتدائی مراحل میں تھی، اس لیے وہ پنجابی کے مترادفات سے معانی بچوں کے ذہن نشین کرا دیتے اور اپنے طلبہ کے دلوں میں فارسی اور عربی کے صحیح ادبی و لسانی ذوق کی جوت جگا دیتے تھے۔ گرامی نے زیادہ تر فارسی اور ایک حد تک عربی اُنھیں کے ہاں پڑھی۔ ادب فارسی کے لیے بے پناہ تشنگی انھی کی پیدا کردہ تھی۔

شاعرِ اسلام جناب حفیظ جالندھری کے والد بزرگوار رانا حافظ شمس الدین صاحب گرامی کے ہم مکتب اور ہم جماعت تھے۔ پنڈت ہری چند اختر ان کی زبانی لکھتے ہیں کہ گرامی کی

Marfat.com
Marfat.com

طبیعت بچپن ہی سے وارفتہ تھی، وہ بچگانہ شوخیوں سے دُور اور طفلانہ آوارہ گردیوں سے طبعاً نفور تھے، لڑکوں سے الگ تھلگ اپنی دُھن میں مست رہتے، لڑکے ان کو مست کے نام سے پکارتے۔ اس مستِ الست کا سب سے پسندیدہ مشغلہ یہ ہوتا تھا کہ ہر معمولی سے معمولی واردات کو پنجابی، اُردو اور فارسی ملی ہوئی ایک خاص زبان میں کئی موزوں فقروں میں اڑاتے رہتے۔ پنڈت شونرائن ایڈووکیٹ جالندھر میں کشمیری برہمنوں کے ایک خاندان کے چشم وچراغ تھے، جو اپنی وکالت کے سلسلے میں جالندھر سے لاہور اُٹھ آئے، گرامی کے ہمسر اور دوست تھے، ان سے بھی بعینہٖ یہی قول منقول ہے کہ اس حال مست کی طبیعت ہمیشہ غیر حاضر رہتی وہ اپنے ہی خیالات میں کھویا رہتا تھا، چھوٹے موٹے شعر کہنا اس کا محبوب ترین مشغلہ تھا، اُس اوائل عمری میں کون یقین کرتا کہ وہ اس پایہ کے فارسی شاعر نکلیں گے کہ شاہِ دکن ان کے شاگرد بنیں گے۔

خلیفہ ابراہیم نے گرامی کی خداداد صلاحیتوں کو وہ جلا بخشی اور ہونہار شاگرد کے دل میں ایسی تڑپ پیدا کر دی جس سے منزلوں کے فاصلے جلتے رہے۔ میر کرامت اللہ صاحب میر سے منقول ہے کہ گلستان پڑھنے کے دوران جب وہ حکایت آئی جس میں ہے کہ ؎

تا بدکان خانہ درگروی ہرگز ای خام آدمی نشوی

استاد سے کہنے لگے مجھے اس کے مفہوم اور مطلب پر شک نہیں۔ مگر حیران ہوں سعدی صاحب قافیے میں عیوبی پہلو لے آئے ہیں۔ استاد نے تنک کر کہا اپنے کام سے کام رکھو۔ چُپ رہو ؎ خطائے بزرگاں گرفتن خطاست، آئے ہیں بڑے حرف گیری کرنے والے اور وہ بھی پیغمبرِ سخن شیخ سعدی پر ——— اس ڈانٹ پر کچھ کسمسائے، کچھ سٹپٹائے اور خاموش ہو گئے۔

؎ جو ہو پردوں میں پنہاں چشمِ بینا دیکھ لیتی ہے

بقول حفیظ صاحب گرامی بچپن ہی سے

تُکیں جوڑا کرتا تھا ؎ کہاں ہے وہ کندا صندوقوں کا چندہ

اُستاد کی نگاہ دُور رس نے ننھے شاگرد کی ان تُک بندیوں سے اس کے مستقبل کو بھانپ لیا تھا۔ وہ اسے انہی ایام میں ملک الشعرا کہا کرتے تھے۔ گرامی ابھی آٹھویں سال میں تھے، استاد نے ابتدا ہی میں شاگرد کا شوق دیکھ کر انتہا کا اندازہ کر لیا تھا۔ ماہنامہ ہلال کراچی دسمبر ۱۹۵۸ء میں ڈاکٹر محمد جہانگیر خاں لکھتے ہیں :

Marfat.com
Marfat.com

"خلیفہ ابراہیم از اولیاء اللہ و اہل راز بودہ و گرامی را کہ ہشت سال بیشتر عمر نداشت "ملک الشعرا" خطاب کردہ مثل اینکہ درہمان ابتدائے کار انتہائے مقام گرامی را مشاہدہ می کرد۔"

خلیفہ صاحب سے سالہا سال تک عربی فارسی ادبیات کی تعلیم اور تصوف کے تاثرات لے کر شاگرد اپنی منزلِ مُراد کی راہوں پر آ گیا۔

مقدمہ ڈاکٹر محمد عبداللطیف بر کلیات گرامی مطبوعہ لاہور ص۱۳-۱۶

عارف نوشاہی

متعلقہ صفحہ ۲۱۳

دستخط مولانا محمد شاہ قریشی نوشہروی

"این دلائل الخیرات از دست معاصی محشوشہ بوقت حاجت نوشتہ شد۔ از برائے ہذا در حق فقیر دعائے خیر بفرمائید

۱۲۴۳ھ"

متعلقہ صفحہ ۲۲۴

بابا مولاشاہ

شجرہ نسب

حضرت بابا مولاشاہ ولد کریم بخش بن جتاب بن دیال بن برخوردار بن سید مراد مسلم بن جندو (مورث قوم جندراں)

Marfat.com
Marfat.com

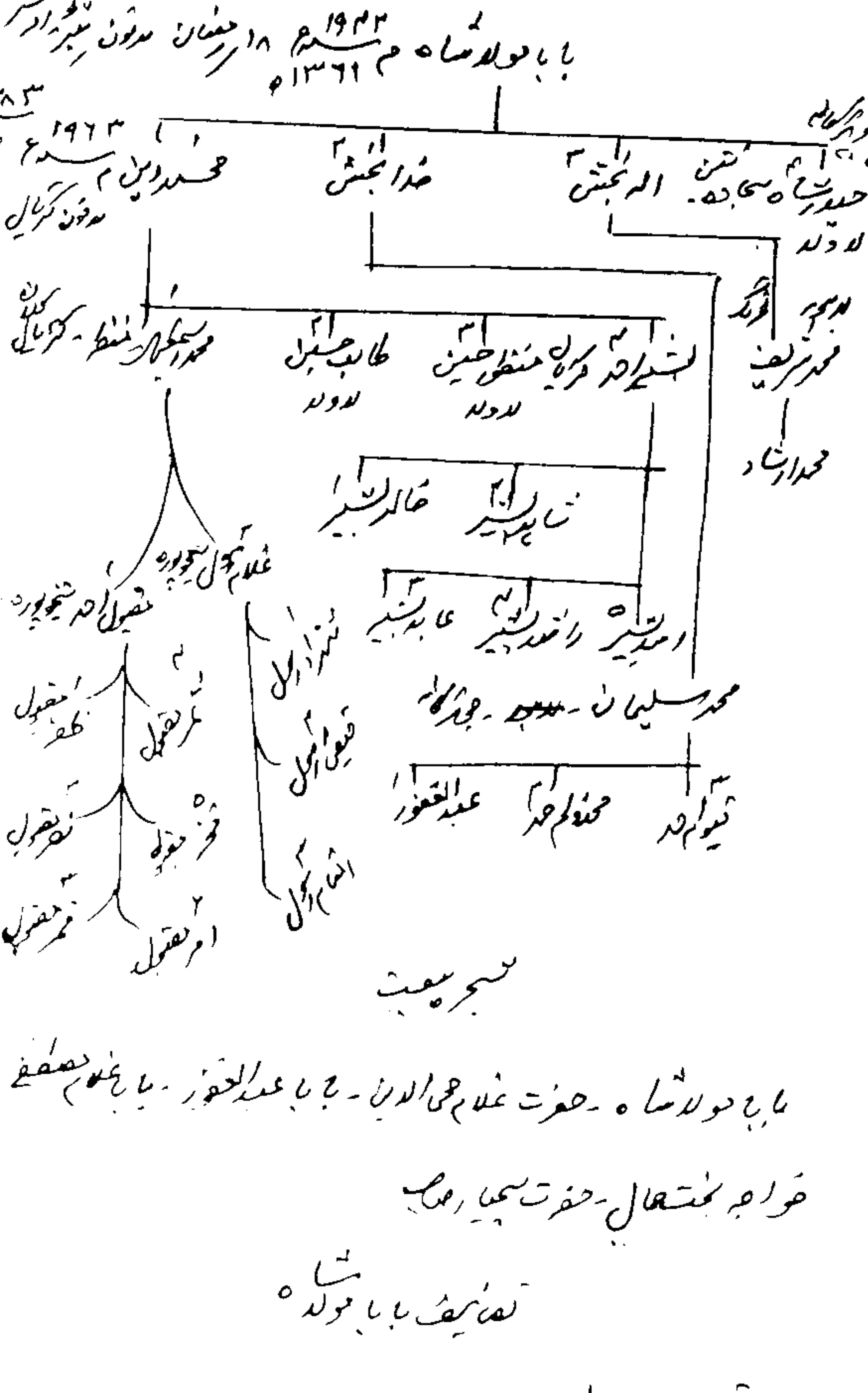

شجرہ شریف

بابا مولا شاہ ۵ - حضرت غلام محی الدین - بابا عبدالغفور - بابا غلام مصطفیٰ
خواجہ بختیار - حضرت سید احمد

تصانیف بابا مولا شاہ ۵

۱ - قصیدہ مسمی بہ سوال

۲ - قصیدہ میر الحجاز

۳ - قصیدہ مزار مدینہ

Marfat.com
Marfat.com

۴ ۔ قصہ بگال شیوری

۵ ۔ آرسی ماہ ۔ زہرہ آری

۶ ۔ کھی سیر شاہین

۷ ۔ کھی بابا گرن شاہ ۔ بابا رحیم

مرید کر بابا بولا شاہ ،

(۱) بابا شیر شاہ ولی ۔ شیر دکے ۔ ضلع شیخوپورہ — عبدالرحیم ،

(۲) بابا موتی شاہ — قبر شریف گوردوارہ سیوہ — نہر شاہ

(۳) بابا لورک پوش — ڈلا دھرکا — رہتاس — مدفون لالہ پور ۱۳۹۲ھ

(۴) بابا جھنڈا شاہ کمار — شیخوپورہ — — رتنہ ہے

(۵) بابا سکندر شاہ بالمقہ — قبر شریف گوردوارہ سیوہ

(۶) بابا دریا شاہ بالمقہ — جاگووال — ،،

(۷) بابا رحمان شاہ بالمقہ — ،، — ،،

(۸) بابا رودی شاہ جٹ — قبر شریف

(۹) بابا فقیر سائیں ملوانہ — ،، — —

(۱۰) بابا چاند شاہ چوچھ — ——— ،،

(۱۱) بابا اروڑے شاہ موچھی کلیر — رہتاس

(۱۲) سائیں بوٹی شاہ مشتاق بالمقہ — ،، — ،،

(۱۳) رلنت رام بھاٹ — قبر شریف

Marfat.com
Marfat.com

مریدڑ پامائسٹری ملی رشتہ دے

(۱) بابا عالم شاہ ولد قادر بخش جب کومیئر پیوزں عمر ۱۷۶ سنجوہ

(۲) محمد شریف برادر اللہ سدھوپورہ لائل پور

(۳) نتھو لوہار کوٹلہ گاہلوراں سنجوہ

(۴) بشیر احمد جٹ چوہدری دلاہ فک " لائل پور

(۵) مستری عبدالصمد لوہار " "

(۶) کریم بخش جٹ " "

سائیں مولاشاہ

نام مولاشاہ جنم ۱۸۶۷ء قصبہ مجیٹھ ضلع امرتسر وچ پیدا ہوئے تے پنڈ دھرم کوٹ بگھیاں ضلع گورداسپور وچ پڑھن پائی۔ توم دے قصائی سن پر دھرم کوٹ وچ آجڑی دا کم کردے رہے۔ بچپن توں درویشی خیال دے سن۔ جد ذرا جوان ہوئے، پندرہ ورھے دی عمر سی جھنگی شاہ بخت جمال دے مولوی غلام محی الدین دے چیلے ہوئے تے اوہناں کولوں مڈھلی ودیا تے تصوف دی الف ب پڑھی۔ پھر امرتسر کٹڑہ بگھیاں وچ اوسے تے پندرہ ویہہ ورہے محدوب رہ کے گذار چھڈے۔ مجذوبی سمے اینہاں قصہ بشنو بگال بستی پنوں، ہیر رانجھا تے مرزا صاحباں لکھے تے ہور بے شمار کافیاں سیحرفیاں لکھیاں۔ قصے سارے چھپ چکے ہن اینہاں سب توں پہلاں بستی پنوں دا قصہ لکھیا تے ایہ حصہ لکھن توں پہلاں تن چلے کیتے۔ چھاتی توڑی ڈوہنگا ٹوئیا (قبر وانگوں) کھود کے اوس وچ بیٹھ کے چلہ کردے (سیونگ دیبک) آپ نوں بڑا ہی پراہ ہیٹھ نہ ہار دے۔ بستی لکھن دے بعد آپ مجذوب ہوگئے تے شاعری دے نال پیری مریدی دی کردے رہے۔ گھوڑی تے سوار ہو کے پنڈ پنڈ جاندے تے مریداں ہوان آپ دی سیوا کردے۔ اوس سمے پنجاب دا کمشنر وار برٹن سی۔ اوس نے اک دن بلا کے پچھیا۔ تہاڈا روزی دا ذریعہ کیہہ اے۔ اوہناں جو اتر دتا اوہدا مطلب اہ سی۔

Marfat.com
Marfat.com

پلے خرچ نہ بنھدے پنچھی تے درویش
جنہاں نوں تکیہ ربدا تنہاں نوں رزق ہمیش

دار برٹن نے اینہاں دے کجھ مریداں نوں بلایا۔ اُہناں آکھیا اسیں خدمت کردے ہاں۔ تے پھیر اوس نوں یقین آ گیا۔ شاہ صاحب دا قد لمّا، جُثہ کسرتی، موہڈیاں تے پلیاں زلفاں، چھوٹی تے بھرویں ڈاڑھی۔ گول چہرہ سی۔ دہی تے قلچے دے بڑے ایہہ شونقی سن۔ اودوں میری کتاباں دی دکان بجلی والے چوک وچ (کٹڑہ بگھیاں والے پاسے) سی۔ اہ اوتھے اکثر میرے کول آندھے رہے۔ جد آ کے بیٹھنا دہیں قلچہ کھانا۔ آپ اپنے شعر سنانے تے چلے جانا۔ تعلیم واجبی سی۔ لکھ پڑھ لیندے سن۔ شعراں وچ روانی۔ سوز تے لوچ سی۔

ڈاکٹر موہن سنگھ ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی آپ دی لکھت ہیر رانجھا نوں، ہیر وارث شاہ دے تُل دی سمجھدے سن۔

پنجابی شاعراں دا تذکرہ۔ لیکھک میاں مولا بخش کشتہ امرتسری مطبوعہ لاہور ۱۹۶۰ء صفحہ ۳۱۱ ۔ شرافت نوشاہی

کلام بابا مولےٰ شاہ

تصنیف سیوں جناب مولےٰ شاہ سال تصنیف ۱۳۱۳ھ

کبس وچ دھرم کوٹ گجیائد، بارھا رسن ثابت ثبوت وچوں،
اللہ رکھا منجدین علماء اللہ، مولےٰ شاہ سائیں مرنوت وچوں، (ص ۲)
مولےٰ شاہ مرید ہے غوث اعظم سچا قادری ہے خاندان سائیں
جھنگی بخت جمال ہے پرخانہ توشہ پیر ہے دین ایمان سائیں
خواجہ بخت جمال دی نسل وچوں توشاہی خادری ہے خاندان سائیں
پوتا عبدالغفور دا غلام محی الدین مولےٰ شاہ دا پیر پرزان سائیں

Marfat.com
Marfat.com

شہر لاہور دے غریب خانہ اتے گدی نشین داتا گنج بخش
علم نور دا جو دشمنوں دور کردا مولا شاہ ہوراں قربان جائیں (صفحہ ۲۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ سی حرفی ۔ بارواں ماہ مولا شاہ ۔ آرسی نامہ

کافی دیگر دربار
جناب نوشہ گنج بخش صاحب قدس سرہ

نوشہ پیر جہناں نوں وا ایڈا کیہا آکھیا — میں مستی سان خورد عالم وچ ساہوں بکدا گاندا
بارہ نور دا نبی صلعم پوشاکاں اوہ ولا کیہا آکھیا — اوہ ان سر دی سوگند نوشہ نام ہر رکھیا
کہندا کوئی کھیال میرا کہ بھورے دا رکھ ناں — مرنی دی گھنگور سنا کے سکھیاں لا دتی جائیں
دل میرے نوں نوشہ کھچیا نندل رلقاں ناں دے کر — بھورے دا رکھ کر دکھا کے ناں نگے بن جمیاں
نوشہ کر دیدار کھلا دی دیکھ صورت شیوی حلق دی نور دی — وجد مستی چ نار دکھاوے ہو ہو حق دا نعرہ مارے
نوشہ شاہی دربار دا اللہ قدرت تے اسرار دا — ہر کوئی وچ دربار کرامت کی کی شور مچائے
مولا شاہ دی انت کم نبو حیقاں ناں دے — ہیرو کر جھولیاں دا اللہ سوال ورتا جاوے سکدا

(مناقب یا با مولا شاہ ۱۹۴۵ء مدون تنویر ترتیب ۔ صلح تور دیوبند)

در بیان تعریف جناب نوشہ گنج بخش

واہ واہ سلسلہ پاک نوشاہیاں دا جنہاں خاص رسولؐ حضوریاں جی
سر در کرم کیتا فرقے ایس اتے ہویاں دین جناب منظوریاں جی
بخشے فیض عالم نوشہ پیر سچا دامن لگیاں پیندیاں پوریاں جی
نوشہ تر خدا دا بھید قدرت ۔ کجھ خبر نہ ذہناں نوریاں جی
نوشہ پیر دے طالباں فخر پایا دنیا دین دے اہل شعوریاں جی
ذل عجز نیاز دے بھید ل دا مولے شاہ نے ملے غروریاں جی

(مستی پنوں ۔ مولا شاہ ۔ مطبوعہ لاہور)

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com

توں سائے ای رستے جان دا، گلی کوچے شہر بازار
من لئیں عالمشاہ دا واسطہ توں غوث پاک سرکار

متعلقہ صفحہ ۲۵۳

دیوان منور

میں نے دو قلمی نسخے قومی عجائب گھر پاکستان کراچی میں دیکھے ہیں۔

۱۔ نمبر ۹۲۸/۲۰ - ۱۹۵۷ : بخط نستعلیق خوش، کاتب غلام نبی ساکن لدھیانہ، بتاریخ ۲۷ ذی الحجہ ۱۲۹۵ھ۔ اس میں فارسی اور اردو، غزلیات، ترجیع بند، مخمسات، مثلثات، مثنویات، رباعیات اور مفردات ہیں۔

آغاز: نام نامی خدایست سرنامۂ ما - طرۂ بندگیش زینت عمامۂ ما

۲۔ نمبر ۲۵۵ - ۱۹۷۰ : نستعلیق، تیرہویں صدی ہجری کا مکتوبہ نسخہ ہے۔ اس میں بھی فارسی اور اردو غزلیات، مسدسات، مخمسات، مثنوی در مدح حضرت علیؑ اور رباعیات ہیں۔ ۴۵۰ صفحات۔ حاشیہ پر اضافات ہوئے ہیں۔

آغاز: کجا آید زمن حمدت الہا خالقا شاہا - خدایا پادشاہا ساترا لعیبہا شاہنشاہا

(فہرست نسخہ ہای خطی فارسی موزہ ملی پاکستان، کراچی، تالیف سید عارف نوشاہی ص ۵۳۰)

یہ دیوان پروفیسر ڈاکٹر محمد عبد اللطیف کی تصحیح اور مقدمہ کے ساتھ پیکجز لمیٹڈ لاہور کی جانب سے ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۳ء میں ۸۰ + ۵۵۴ صفحات میں چھپ چکا ہے۔

فقیر خانہ کے دونوں مخطوطات (جن کا ذکر شریف التواریخ کے زیر نسخہ حصہ کے صفحہ ۲۵۴ پر گذر چکا ہے اور قومی عجائب گھر کا اول الذکر مخطوطہ (جو اس وقت سید بابر علی کی ملکیت میں تھا) مصحح کے پیش نظر تھا۔ مصحح نے دیوان منور کے اشعار کی تعداد یوں معین کی ہے۔

۴۳۵ غزلیات و مناقب، ۲۵ مثنویات، ۷۷ قطعات، ۳۷ مسدسات، ۲۵۰ مخمسات، ۱۴۲ رباعیات اور دو بیتیاں، ایک مثلث، ۱۷۰۰ مفردات۔ کل تعداد ۶۸۲۲ شعر۔

ڈاکٹر عبد اللطیف کی بعض تحقیقات کے بارے میں ہم اپنی رائے کا اظہار کرنا چاہتے ہیں

Marfat.com

۱۔ فقیر خاندان کے مورث اعلیٰ فقیر غلام محی الدین کے لقب "نوشۂ ثانی" کا بڑے اہتمام سے ذکر کرتے ہیں (مقدمہ ص ۲۶، ۲۷، ۳۷، ۱۱۹ حاشیہ) لیکن یہ نہیں بتاتے کہ "نوشۂ اول" کون تھے۔ فقیر خاندان سے متعلق تمام کتابیں جو حال ہی میں پیکیجز لمیٹڈ لاہور کی طرف سے شائع ہوئی ہیں۔ ان میں بھی اس لقب کا اہتمام کے ساتھ ذکر موجود ہے لیکن کہیں بھی یہ نہیں بتایا گیا کہ "نوشۂ اوّل" کون تھے۔ کیا یہ فقیر خاندان کی سلسلہ نوشاہیہ سے وابستگی چھپانے کی دانستہ کوشش ہے یا مذکورہ طباعتی ادارے کے مؤلفین واقعی اس حقیقت سے اب تک بے خبر چلے آ رہے ہیں اور انہوں نے خود بھی "نوشۂ اوّل" کی تلاش و تحقیق نہیں کی؟ نوشۂ اوّل، خاندان نوشاہیہ کے مورثِ اعلیٰ حضرت نوشہ گنج بخش (م ۱۰۶۴ھ) ہیں۔

۲۔ مقدمہ ص ۲۷ پر فقیر غلام محی الدین کی جس مثنوی کا بلا نام ذکر ہوا ہے۔ وہی مثنوی شریف التواریخ جلد سوم حصہ پنجم صفحہ ۸۴ پر "وحدت نامہ" کے نام سے مذکور ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کے مخطوطہ کا نمبر ۵۱۵۷ لکھا ہے۔

۳۔ متن کے صفحہ ۱۱۹ پر منقبت

جناب حضرت نوشاہ امجد

بوَد لطف تو بیروں از حدُ عد

درج ہے اور مصحح نے حاشیہ پر "نوشاہ امجد" کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ شاعر کے والد فقیر سید غلام محی الدین ملقب بہ نوشۂ ثانی تھے۔ ڈاکٹر صاحب کے تتبع میں جناب خورشید احمد خان نے بھی اپنے ایک مقالہ مندرجہ "اورینٹل کالج میگزین" لاہور شمارہ ۱، ۲ جلد ۵۸ صفحہ 19 پر اس قصیدہ کو در مدح فقیر غلام محی الدین قرار دیا ہے۔ دونوں حضرات کی تصریح درست نہیں ہے۔

کیونکہ اس کے مقطع میں شاعر کہتا ہے:

من از نالائقی ماندم مقصر
وگرنہ بندہ ام من عن ابُ جد

Marfat.com

اگر یہ قصیدہ شاعر نے اپنے والد کی مدح میں لکھا ہوتا تو انہی کے سامنے یہ نہ کہتا کہ "میں باپ دادا سے تمہارا غلام ہوں"۔ باپ دادا سے یہ خاندان حضرت نوشہ گنج بخش ہی کے حلقہ ارادت میں داخل تھا۔ لہٰذا حضرت شرافت کا اس قصیدہ کو حضرت نوشہ گنج بخش کی مدح میں قرار دینا (شریف التواریخ ج ۲ حصہ اول ص ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸ زیر نظر حصہ ص ۲۵۳) بالکل درست ہے۔ عارف نوشاہی

فقیر خاندان

رؤسائے پنجاب

از سید ذوالفقار حسین خان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گجرات
اور سید حبیب علی خان خان بہادر رئیس لودھیانہ

سال تصنیف ۱۸۷۲ء

صفحہ ۲۴۱

— اولاد فقیر عزیز الدین م ۱۸۴۵ء / (۱۲۶۱)ھ

۱۔ نادر الدین ۔ م ۱۸۱۴ء / ۱۲۲۹ھ

۲۔ فضل الدین م ۱۸۴۲ء / ۱۲۵۸ھ

۳۔ شاہ دین م ۱۸۴۲ء / ۱۲۵۸ھ

۴۔ چراغ دین م ۱۸۵۱ء / ۱۲۶۷ھ

۵۔ جمال الدین م ۱۸۳۴ء / ۱۲۴۹ھ

۶۔ رکن الدین م ۱۸۴۰ء / ۱۲۵۶ھ

— اولاد چراغ دین ۔

۱۔ سراج الدین م ۱۸۵۳ء / ۱۲۶۹ھ

۲۔ شہسوار الدین م ۱۸۴۸ء / ۱۲۶۴ھ

۳۔ شہتوار الدین م ۱۸۵۸ء / ۱۲۷۴ھ

۴۔ مجیب الدین م ۱۸۴۹ء / ۱۲۶۵ھ

۵۔ حسین الدین م ۱۸۵۰ء / ۱۲۶۶ھ

— اولاد سراج الدین ؛

فیروز الدین ۔ ب ۱۸۳۲ء / ۱۲۴۸ھ

— اولاد فیروز الدین

سلطان الدین ب ۱۸۶۳ء / ۱۲۷۹ھ (روسائے پنجاب ص ۲۴۱)

— اولاد فقیر نور الدین ؛ ۱۸۵۲ء / ۱۲۶۸ھ

۱۔ ظہور الدین ب ۱۸۲۵ء / ۱۲۴۰ھ

۲۔ شمس الدین م ۱۸۷۲ء / ۱۲۸۹ھ

— ۳۔ قمر الدین ب ۱۸۲۷ء / ۱۲۴۲ھ

۴۔ حفیظ الدین ب ۱۸۵۹ء / ۱۲۷۴ھ

— اولاد شمس الدین

۱۔ برہان الدین ب ۱۸۴۲ء / ۱۲۵۸ھ

۲۔ زین العابدین ب ۱۸۴۵ء / ۱۲۶۱ھ

Marfat.com

— ۳ ۔ شہاب الدین پ ۱۸۵۰ء / ۱۲۶۶ھ

— اولاد قمر الدین ۔

مظفر الدین پ ۱۸۵۱ء / ۱۲۶۷ھ

— اولاد حفیظ الدین

محمد اقبال الدین پ ۱۸۶۰ء / ۱۲۷۷ھ (روسائے بنجاب ص ۲۴۱)

اولاد فقیر امام الدین م ۱۸۴۴ء ۱۲۶۰ھ

فقیر تاج الدین ۱۸۴۶ء ۱۲۶۲ھ

فقیر حوالہ الدین پ ۱۸۴۲ء ۱۲۵۸ھ

محمد جمال الدین پ ۱۸۶۳ء ۱۲۸۰ھ رکن الدین

(روسائے پنجاب ص ۲۴۱)

معاونین تالیف ۔

پنڈت من پھول اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لعل سکریٹری

سید محمد حسین خان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گجرات

۱۸۷۳ء

محمد علی خان خلف نہایت رئیس لودھیانہ ۔ سال التصنیف

۱۲۸۹ھ

Marfat.com

حاشیہ — امکان ہے کہ یہ بیان اس خاندان کا کردہ ہے خاندان کو بخارا کے سیدوں کی اولاد
بتاتے ہیں صحیح ہو مگر سب سے آدمیوں کا قول ہے کہ یہ جب فقط جب غزنوی
کو شروع حاصل ہوئی اور صاحب رسوخ ہوا تب ہی ہوا کہ اس نے اپنے آپ کو
سید ظاہر کیا۔ اور ایک دل لگی کی روایت اس کے شجرۂ نسب بنا لینے
اور مشہور کرنے کی ہے۔ یہ بات تو تحقیق ہے کہ جب راجہ شیر سنگھ کے زمانہ
تک اس خاندان کے فقیر اپنے آپ کو انصاری کہتے تھے۔ اور سرکاری تحریروں
میں بھی انصاری لکھے جاتے تھے ۱۸۴۰ء کے بعد انہوں نے اپنے آپ کو
بخاری قرار دیا۔ لیکن اس کے مقابلہ میں یہ بات ہے کہ فقیر عزیز الدین
ایسا سچا آدمی تھا کہ یہ بات یقین کرنی ممکن نہیں کہ وہ ایسے فریب کرنے
میں شریک اور راضی ہوا ہو۔ اور اس کو نام اور لقب کی طرف سے ایسی بے پروائی تھی
کہ اسکو لقب سید یا انصاری یا بخاری سب برابر تھے۔ وہ جانتا تھا کہ اس لقب
فقیر متقی اور بے دریغ دربار لاہور میں اس کے درمیانے حکم سندھی۔ اور جہاں راجہ جو
اوپر خطاب اور اعزاز بخشا چاہتے تھے اس نے کبھی منظور نہ کیا۔ (دیوان نیاب صفحہ ۲۴۲)

— فقیر شاہ دین لدھیانہ میں ۱۸۳۶ء/۱۲۵۲ھ میں صاحب رجسٹر انگریزی کے
پاس بطور وکیل سرکار لاہور تقرر ہوا تھا۔ دو سال کے بعد وہ فیروز پور
میں منصب وکالت پر مامور ہوا تھا۔ (دیوان نیاب صفحہ ۲۵۲)
شاہ دین جو ۱۸۴۸ء/۲۶۴ھ میں مرگیا تھا (دیوان)

Marfat.com

— فقیر چراغ الدین (بن عزیز الدین) ۱۸۳۸ء/۱۲۵۴ھ میں جگروٹہ کا ناظم مقرر ہوا تھا۔ اور تھوڑے عرصہ کے بعد شیر دل کھرک سنگھ کی حکومت میں مامور ہوا تھا ۱۸۴۳ء/۱۲۵۸ھ میں وہ اپنے بھائی کی جگہ فیروز پور میں دکمیل مقرر ہوا تھا۔ اور صدر اس کے رہ کر لیان دوبان کی حکومت میں وکالت پر مامور رہا۔ (ص ۲۵)

— فقیر جمال الدین (بن عزیز الدین) نے سرکار انگریزی کی نوکری میں سب سے اول گجرات کی تحصیلداری کی۔ بعد اسکے تبدیلی کوجرانوالہ میں ہوئی تھی۔ اور ۱۸۶۲ء/۱۲۷۸ھ میں اسکو علیحدہ نائب میر منشی محکمہ عدالت سرکار گورنمنٹ پنجاب میں ملا۔ اب فقیر جمال الدین عہدہ کرسی اور سند تحسین پر ممتاز ہے۔ اسکو اور اسکے بھائی رکن الدین کو ایک ہزار روپیہ سالانہ سند تحسین عنایت ہوئی ہے۔ (ص ۲۵۰)

— نصیر الدین جو فقیر عزیز الدین کا سب سے بڑا بیٹا تھا ۱۸۱۲ء/۱۲۲۷ھ سے [illegible] عمر تھا۔ مارگیا تھا۔ ایکسو پیر سپاہی کے ہاتھ سے۔ (ص ۲۵)

— سراج الدین (بن چراغ الدین) سادل خان نواب سادل خان کا [illegible] بعد حاجی خان و سادل خان وزیر ہو گیا۔ [illegible] (ص ۲۱۰)

— شہنواز الدین (بن چراغ الدین) سادل پور [illegible] بھرد شمنوں کے ہاتھ سے گرفتار ہوا۔ [illegible] ۸۰۰۰۰ روپیہ [illegible] (ص ۲۱۰)

Marfat.com

— تاج الدین (بن نظام الدین) پہلے الگزنڈر سکاٹ گوسپٹل گڑھ میں تعلیم حاصل
کی۔ باپ کے بعد دو برس زندہ رہے، (ص ۲۵۲)

— سراج الدین جو تاج الدین کا فقط ایک بھائی باقی رہا پانچ برس کا یتیم تھا
(ص ۲۵۲)

— فقیر ظہور الدین (بن نور الدین) کو ایک عمدہ ریاست موضع روپیہ سال
کی پنشن ملی تھی کہ فقیر ظہور الدین ہمارے ولیعہد سنگھ کی تعلیم کے
واسطے مقرر ہوا تھا۔ ہمارے کہنے گڑھ کو گیا تھا اور اس
طریق سے اس نے اس منصب کی حفاظت کو انجام دیا۔ قابل توقف تھا۔
۱۸۵۱ء کی خبر میں وہ بیمار کی رخصت کرتا اور ۱۸۵۵ء میں
۱۲۶۷ھ ۱۲۷۲ھ
بحیثیت داروغہ جو پیاں پر مقرر ہوا۔ اور بعد میں کے اس کی تعلیم
ہوگئی اور ۱۸۶۳ء میں رسکی ترقی عہدہ اسسٹنٹ کمشنر ہوئی۔ اور سیالکوٹ کو گیا۔ (ص ۲۵۴)
۱۲۸۰ھ

— فقیر قمر الدین (بن نور الدین) ۱۸۵۷ء میں آخری مخبر تھے۔ سالانہ
ریکنر اری روپیہ پنشن پاتا ہے۔ (ص ۲۵۵)

— فقیر حفیظ الدین (بن نور الدین) صنعے راولپنڈی میں تحصیلدار۔ ایکسٹرا
اسسٹنٹ روپیہ پنشن ملتی ہے۔ (ص ۲۵۵)

Marfat.com

شیخ شمس الدین فقیر نور الدین کا دوسرا بیٹا دوسرے جملہ سے معلوم ہوتا ہے
میں گویا بڈھا گدھا ہی تھا زوار تھا۔ اس منصب میں اس نے بہت وفاداری
سے خدمت کو انجام دیا اور ہر کارزار میں انگریزی کی فوج کے جوانوں کو
ایسے وقت میں کر دیا کہ اگر کچھ بھی وہ تامل کرتا تو کچھ دقت ہوتی
۱۸۵۰ء میں اسکو تحصیلداری شاہدرہ ملی تھی۔ مگر سال آئندہ
۱۲۶۶ھ
بسبب بیماری کے اس نے استعفا دے دیا تھا ۱۸۶۳ء میں شیخ امیر
۱۲۷۹ھ
شہر لاہور میں آ نوکری کی بجز ترک اور پنشن ملنے کے ایک عمدہ
تھا رہا۔ شیخ امیر بہت باہمت اور فیاض آدمی تھا۔ اور
باعلم آدمی تھا۔ اور اپنے ملک کے آدمیوں کی ترقی علم کے دیکھنے
جو تجویز کچھ ہوئی تھی۔ ان کی ترقی کے دیکھنے سے زیادہ خوش
قدمی کرتا تھا تعلیم مشورت کی ترقی سے بھی اس کے سبب لاہور
ہوئی ہے۔ اور انجمن پنجاب کے تقرر میں بھی اس نے بہت سعی کی
انجمن مشورت عرصہ سے مقرر ہوئی ہے بگڑا ہوا تھا
شیخ امیر چھوڑ گئے ۱۸۷۱ء
۱۲۸۸ھ
میں مرگئے۔ انکی وفات کے بعد کو تمت ہفدہ ۱۸۹۵ء اکبر آباد
پرگنہ واقع ضلع لاہور اس کے فرزند اکبر کو اس کی جگہ ملی

Marfat.com

فرمائی ہے۔ کہ اس کے جسم میں ضعف رہے گی۔ اور اسکی وفات
کے بعد قبر شمس الدین کے کسی وارث سلسلہ صابری کے ہاں واگذار
رہے گی۔ جس کو سرکار اختیار کرے گی۔ (صفحہ ۲۳۵)

Marfat.com